خُدا چاہتا ہے
رضائے محمد ﷺ

(حصہ چہارم)

تالیف

پیرطریقت رہبرشریعت

حضرت خواجہ صوفی محمد اشرف نقشبندی مُجدّدی مدظلہ العالی

تخریج و حواشی

حضرت علامہ مفتی محمد عطاءاللہ نعیمی دامت برکاتہم

رئیس دارالافتاء جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی، فون:32439799

نام کتاب	:	خُدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ
مؤلف	:	حضرت خواجہ صوفی محمد اشرف نقشبندی مُجدّدی مدظلہ
تخریج وحواشی	:	حضرت علامہ مفتی محمد عطاءاللہ نعیمی دامت برکاتہم
نظر ثانی	:	حضرت علامہ مولانا مولانا محمد عرفان ضیائی مدظلہ
		حضرت مولانا محمد عابد قادری
سن اشاعت	:	رجب المرجب ۱۴۳۱ھ/جون ۲۰۱۰ء
تعداد	:	۳۰۰۰
ناشر	:	جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر، کراچی، فون:32439799

خوشخبری: یہ رسالہ website: www.ishaateislam.net پر موجود ہے۔

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱ـ	پیش لفظ	6
۲ـ	حالات مصنف	7
۳ـ	۱ـ اللہ وحدہٗ ہی صرف عبادت کے لائق ہے	9
۴ـ	۲ـ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے	10
۵ـ	۳ـ نبی کریم ﷺ کی تابعداری ذریعہ نجات ہے	10
۶ـ	اتباعِ مصطفیٰ ﷺ کے متعلق امام ربانی کا قول	11
۷ـ	۴ـ حقیقتِ محمدی ﷺ	11
۸ـ	حدیث "اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ"	11
۹ـ	حدیث "خلقت من نور اللہ"	12
۱۰ـ	حضور ﷺ کی امت میں داخلے کی آرزو	12
۱۱ـ	۵ـ شانِ محبوبی ﷺ	13
۱۲ـ	حقیقت الحقائق کا مطلب	[illegible]
۱۳ـ	حدیثِ لولاک	15
۱۴ـ	۶ـ حضور ﷺ کو معراج وجود مبارک کے ساتھ ہوا	15
۱۵ـ	۷ـ حضور ﷺ اللہ کے نُور سے پیدا ہوئے	16
۱۶ـ	۸ـ حضور ﷺ کو اپنی طرح بشر کہنا منکر کی بے عقلی ہے	18
۱۷ـ	۹ـ نبی کریم ﷺ اور خُلفائے راشدین کی اتباع لازم ہے	18
۱۸ـ	۱۰ـ سنتِ نبی ﷺ پر عمل کرنا ہی بزرگی ہے	19

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱۹ـ	۱۱ـ شیخین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی فضیلت	20
۲۰ـ	۱۲ـ خلفائے اربعہ و دیگر صحابہ کرام کی فضیلت	25
۲۱ـ	۱۳ـ اللہ جل شانہٗ کی رضا	28
۲۲ـ	۱۴ـ انبیاء علیہم السّلام زندہ ہیں	30
۲۳ـ	۱۵ـ فُقرا کی محبت	35
۲۴ـ	۱۶ـ اولیاء اللہ کا مختلف مقامات پر حاضر ہونا	36
۲۵ـ	۱۷ـ بزرگوں کی دعا سے قضا بدل جاتی ہے	37
۲۶ـ	۱۸ـ کراماتِ اولیاء حق ہے	38
۲۷ـ	۱۹ـ تصوّرِ شیخ	38
۲۸ـ	۲۰ـ شیخ کا استعمال شدہ کپڑا فیوض و برکات کا باعث ہے	38
۲۹ـ	۲۱ـ عُرس کی حاضری	39
۳۰ـ	۲۲ـ ایصالِ ثواب	39
۳۱ـ	۲۳ـ [illegible]	40
۳۲ـ	۲۴ـ بدعتی کی صحبت کافر کی صحبت سے زیادہ نقصان دہ ہے	40
۳۳ـ	۲۵ـ سودی قرض میں سب کا سب روپیہ حرام ہے	42
۳۴ـ	۲۶ـ نفسِ امّارہ کی مذمت اور اس ذاتی مرض کا علاج	42
۳۵ـ	۲۷ـ حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں ضروری ہیں	44
۳۶ـ	۲۸ـ چند نصیحتیں جو ضروری ہیں	45
۳۷ـ	۲۹ـ اہلِ سنّت و جماعت کے عقائد کے مطابق عمل کرنا ذریعہ نجات ہے	48
۳۸ـ	۳۰ـ نبی کریم ﷺ کی شفاعت اور کلمہ طیبہ کے فضائل	48
۳۹ـ	۳۱ـ اہل اللہ کو باطن میں دنیا سے کوئی تعلق نہیں	50

نمبر	عنوان	صفحہ
۴۰۔	۳۲۔صُحبتِ صالح ،اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے	50
۴۱۔	۳۳۔مومن کی بلند شان اوراُس کو ایذاء دینے سے بچنا ضروری ہے	52
۴۲۔	۳۴۔حق تعالیٰ کی قضا پر راضی رہنا چاہئے	53
۴۳۔	۳۵۔قرآن مجید تمام احکامِ شرعیہ کا جامع ہے	53
۴۴۔	۳۶۔فضائلِ امامِ اعظم رضی اللہ عنہ اور نزولِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام	54
۴۵۔	۳۷۔اپنے پیر کے زندہ او رموجود ہونے کے باوجود دوسرے شخص کے پاس جا کر راہِ حق کی طلب کرے یہ جائز ہے	57
۴۶۔	۳۸۔توبہ ،وانابت ،وورع ،وتقویٰ	58
۴۷۔	۳۹۔کلماتِ اَذان کے معانی	63
۴۸۔	۴۰۔محبتِ اہلِ بیت	63
۴۹۔	آپ ﷺ کا حُلیہ مبارک	70
۵۰۔	مآخذ ومراجع	73

پیش لفظ

اس حصے میں اس عظیم ہستی کے جس نے مسلمانوں کے دلوں میں محبتِ رسول ﷺ کی وہ شمع روشن فرمائی جس کی پاسبانی کے لئے اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خاں مُحدّث بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے کاملین کو بھیجا جن کے ذریعے آج اہلِ سنت وجماعت کا بول بالا ہے، جن کو عوام وخواص امام ربانی مُجدِد والف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے جانتی ہے، چالیس فرمودات ''مکتوبات'' کو ذکر کیا گیا ہے، تا کہ مسلمان خصوصاً سلسلۂ نقشبندیہ سے وابستگان اپنی زندگی کے نشیب وفراز میں اُن کو پڑھ کر اپنے عقائد کی پختگی پر عمل پیرا ہو کر نجاتِ اَبدی حاصل کر سکیں۔

پیر طریقت، رہبر شریعت حضرت خواجہ محمد اشرف نقشبندی مُجدّدِی مدظلہ العالی نے امام [illegible] اہلسنت امام احمد رضا کے مشہور شعر کا ایک مصرعہ ''خُدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ'' [illegible] اس کو ترتیب دیا اور اسے ہی بنیاد بنا کر ایک مجموعہ تیار کیا جس کی تصحیح و تحقیق و تخریج [illegible] ادارے کے دارالافتاء کے سربراہ اور ہمارے مدرسہ ''جامعۃ الغوث'' کے شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی نے بڑی محنت سے انجام دیا ہے۔ اس ماہ [illegible] کا چوتھا اور آخری حصہ شائع کیا جا رہا ہے جمعیت اشاعت اہلسنّت اسے اپنے سلسلۂ مفت اشاعت کے 194 ویں نمبر پر شائع کر رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مؤلّف اور مُحشّی اور اراکین ادارہ کی اس سعی کو قبول فرمائے۔ اور اسے عوام وخواص کے لئے نافع بنائے۔ آمین

محمد عرفان الممانی

حالاتِ مصنف

پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت حضرت خواجہ محمد اشرف نقشبندی مجدّدی سُنی (بریلوی) حنفی کہ جنہیں حلقہ احباب میں صوفی صاحب اور مریدین و معتقدین میں میاں صاحب کے نام سے پہچانا جاتا ہے، آپ مسلکاً سنی (بریلوی) مشرباً نقشبندی مجدّدی اور نسباً آرائیں ہیں، آپ غلام نبی ولد ثانی نقشبندی مُجدّدی کے ہاں 1935ء کو چک نمبر 82 رسولپور آرائیاں تحصیل و ضلع شیخوپورہ میں متولد ہوئے۔

ابتدائی تعلیم چک نمبر 116 تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان میں حاصل کی، پھر ساہیوال کے اسلامیہ ہائی اسکول سے میٹرک اور گورنمنٹ کالج ساہیوال سے ایف اے کیا، "بہارِ شریعت" اور "مکتوبات امام ربانی" کا درس پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت حضرت خواجہ غلام رسول نقشبندی مجدّدی سے لیا، اور کچھ دینی تعلیم فیض ملت علامہ فیض احمد اویسی سے اس زمانے میں حاصل کی جب آپ علوم دینیہ کی تحصیل سے فراغت کے بعد اپنے گاؤں حامد آباد تشریف لائے تھے، اور آپ بچپن سے ہی ذکر فکر کی طرف میلان رکھتے تھے جس کی ایک [illegible] وجہ بزرگانِ نقشبندیہ سے نسبی و روحانی تعلق کی وجہ سے گھر کا ماحول بھی [illegible] آپ کے خاندان میں ولی کامل، عارف اسرار حقیقت حضرت میاں الٰہی بخش نقشبندی مجدّدی، پیرِ [illegible] منبع جود و سخا حضرت میاں شہاب الدین نقشبندی مجدّدی اور پیرِ طریقت رہبرِ شریعت عارف [illegible] خواجہ غلام رسول نقشبندی مجدّدی رحمہم اللہ تعالیٰ جیسے کامل ولی گزرے ہیں۔

جب آپ کالج میں زیرِ تعلیم تھے انہی ایام میں پیرِ طریقت رہبرِ شریعت حضرت میاں شہاب الدین نقشبندی مجدّدی علیہ الرحمہ کہ جن کا مزار مبارک منڈی یزماں سے کچھ آگے ہے سے شرف بیعت حاصل کیا۔ پھر آپ کے شیخ حضرت میاں شہاب الدین علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد جب اُن کی مسند پر پیرِ طریقت رہبرِ شریعت حضرت میاں غلام رسول نقشبندی مجدّدی علیہ الرحمہ متمکن ہوئے تو اُن سے خلافت حاصل کی اور حضرت کی حیات میں مریدین کی

تربیت کی ذمہ داری آپ کو سونپی گئی اور آپ کی حیات کے آخری تقریباً دس سال اس طرح گزرے کہ جب بھی کوئی بیعت ہونے کے لئے آتا تو حضرت اُسے آپ کی خدمت میں بھیج دیتے، حضرت میاں غلام رسول نقشبندی مجدّدی علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد حضرت میاں صاحب نے بالاتفاق آپ سے تجدید بیعت کیا اس طرح اس پر مسند پر آپ متمکن ہیں۔

آپ شیخوپورہ سے اپنے آباء کے ساتھ رحیم یار خان منتقل ہوئے، پھر وہاں سے ضلع مظفر گڑھ (حال ضلع لیہ)، وہاں سے 1964ء میں اپنے والد اور رفقاء حاجی عطا محمد اور حاجی محمد شفیع اور میاں غلام رسول نقشبندی مجدّدی علیہ الرحمہ کے برادر اکبر میاں عمر الدین کے بیٹوں کے ساتھ ٹھٹھہ سندھ منتقل ہوئے، گوٹھ حاجی عطا محمد وِلھ...... ضلع ٹھٹھہ میں مریدین کی تربیت کی ذمہ داری آپ کے ہی حوالے تھی اور باقاعدہ بعد نماز عشاء مکتوبات شریف کا درس دیا کرتے تھے اور اپنے سل[illegible] کے اوراد و اذکار کرایا کرتے تھے اور دینی میں لوگوں کی رہنمائی فرماتے، [illegible] فرزند محمد اکرم کے ساتھ رحیم یار خان (شہر) میں قیام پذیر ہیں۔

[illegible] 197[illegible] میں حاجی عطا محمد، حاجی محمد شفیع اور حاجی عمر الدین کے ہمراہ حج کے لئے تشریف [illegible] عمرہ و زیارت روضہ رسول ﷺ کے تشریف لے گئے ہیں، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کے طفیل آپ کے فیوض و برکات سے ہم سب کو مستفیض فرمائے۔

﴿۲﴾

اب چالیس فرمودات امام ربانی مُجدِّد الفِ ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱) کے "مکتوبات" سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں، تا کہ میرے مسلمان بھائی خصوصاً سلسلۂ نقشبندیہ سے وابستگان اپنی زندگی کے نشیب و فراز میں اُن کو پڑھ کر اپنے عقائد کی پختگی پر عمل پیرا ہو کر نجاتِ اَبَدی حاصل کر سکیں، یہ وہ عظیم ہستی ہے جس نے مسلمانوں کے دلوں میں محبتِ رسول ﷺ کی وہ شمع روشن فرمائی جس کی پاسبانی کے لئے اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خاں مُحدِّث بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے کاملین کو بھیجا جن کے ذریعے آج اہلِ سنت و جماعت کا بول بالا ہے۔

۱۔ اللہ وحدہٗ ہی صرف عبادت کے لائق ہے

ہمارا تمہارا بلکہ تمام جہان والوں یعنی آسمان و زمین اور اعلیٰ و اسفل دونوں کا پروردگار صرف ایک ہی ہے، اور وہ بیچون و بیچگون ہے، شبہ و مانند سے منزہ ہے شکل و امثال سے منزہ ہے، پدر و فرزند اللہ تعالیٰ کے حق میں محال ہے۔ اس بارگاہ میں ہمسر اور ہم شکل ہونے کی کیا مجال ہے؟ اتحاد و حلول کی آمیزش اُس سُبحانہ کی شان میں بُری ہے، اور کمون و بروز یعنی پوشید ہونے اور ظاہر ہونے کا گمان اُس جناب قُدس کے حق میں قبیح ہے، وہ زمانی نہیں کیونکہ زمانہ اُسی کا پیدا کیا ہوا ہے نہ وہ مکانی ہے کیونکہ مکان اُس کا بنایا ہوا ہے، اُس کے وجود کی کوئی ابتداء نہیں اور اُس کے بقا کی کوئی انتہاء نہیں، سب قسم کا خیر و کمال اُس سبحانہ کی ذات میں ثابت ہے اور سب قسم کا نقص و زوال اُس سے مسلوب ہے، پس عبادت کے مستحق اور پرستش

۱۔ آپ کا اسم گرامی "احمد" کنیت ابوالبرکات، لقب بدرالدین اور خطاب امام ربانی مجدد الف ثانی ہے اور یاد رہے کہ متبحر عالم علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی (ت ۱۰٦۸ھ/۱٦۵۸ء) نے آپ کے "مُجدّد الف ثانی" کے منصب جلیل کا سب سے پہلے اظہار فرمایا، آپ کی ولادت شب جمعہ ۱۴ شوال ۹۷۱ھ کو ہوئی شمسی تاریخ ۵ جون ۱۵٦۴ء تھی اور وفات روز سہ شنبہ ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ بمطابق نومبر ۱٦۲۴ء کو سرہند شریف میں ہوئی، بعض افراد نے ۲۷ اور بعض نے ۲۹ لکھی ہے اور یہ اختلاف مطالع کی بنا پر ہے دن سہ شنبہ کا ہی ہے جیسا کہ "ارمغان امام ربانی" (ص ٦۹) میں ہے۔

کے لائق وہی حق سبحانہٗ و تعالیٰ ہے۔(۲)

جاننا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ و تقدس بذاتِ خود موجود ہے، اور تمام اشیاء اُس کی ایجاد سے موجود ہیں اور حق تعالیٰ اپنی ذات و صفات اور افعال میں یگانہ ہے اور فی الحقیقت کسی اَمر میں خواہ وجودی ہو یا غیر وجودی، کوئی بھی اُس کے ساتھ شریک نہیں ہے، مشارکت اسمی اور مناسبت لفظی بحث سے خارج ہے۔(۳)

۲۔ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے

حضرت حق سبحانہٗ و تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾ (۴)

ترجمہ: جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اُس نے اللہ کا حکم مانا۔ (کنز الایمان)

حضرت حق سبحانہٗ و تعالیٰ رسول کی اطاعت کو عین اپنی اطاعت فرماتا ہے،(۵) پس خُدا تعالیٰ کی وہ اطاعت جو رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کے سوا ہو وہ حق تعالیٰ کی اطاعت نہیں ہے، یہ بات مطلب کی تاکید و تحقیق کے لئے کلمہ "قد" لایا تا کہ کوئی بوالہوس اِن دونوں اطاعتوں کے درمیان جدائی ظاہر نہ کرے اور ایک کو دوسرے پر اختیار نہ کرے۔(٦)

۳۔ نبی کریم ﷺ کی تابعداری ذریعہ نجات ہے

اصحاب کہف نے اتنا بڑا درجہ صرف ایک ہی نیکی کے باعث حاصل کیا، اور وہ نورِ ایمانی کے ساتھ دشمنوں کے غلبہ کے وقت خُدائے تعالیٰ کے دشمنوں سے ہجرت کر جانا تھا، مثلاً سپاہی دشمنوں اور مخالفوں کے غلبہ کے وقت اگر تھوڑا سا تردد کریں تو اس قدر نمایاں ہوتا ہے اور اس

۲۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد اول، دفتر اول، مکتوب نمبر ۱٦۷، ص ۵۰

۳۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ چہارم، مکتوب نمبر ۲٦٦، ص ۱۰٦

۴۔ سورۃ النساء: ۴/۸۰

۵۔ قاضی ابوالولید باجی لکھتے ہیں: پس اللہ عز وجل نے ہم پر اپنے رسول ﷺ کی اطاعت کو واجب کیا ہے جیسا کہ ہم پر اپنی اطاعت کو واجب کیا ہے (الإشارة فی أصول الفقه، فصل فی السّنّة، ص ۱٦۸)

٦۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ سوم، مکتوب نمبر ۱۵۲، ص ۲۸

کا اعتبار ہوتا ہے کہ امن کی حالت میں اس سے کئی گُنا اعتبار میں نہیں آسکتا۔

اور نیز جب آنحضرت ﷺ خُدائے تعالیٰ کے محبوب ہیں تو حضور کے تابعدار بھی، آپ کی تابعداری کے باعث محبوبیت کے درجے تک پہنچ جاتے ہیں (۷) کیونکہ مُحِب اُس آدمی کو بھی جس میں اپنے محبوب کی عادتیں اور خصلتیں دیکھتا ہے، اپنا محبوب ہی جانتا ہے اور مخالفوں کو اِسی پر قیاس کرنا چاہئے۔

محمدِ عربی کا بروی ہر دو سرا است ۔۔۔ کسی کہ خاکِ درش نیست خاک برسرِ او

وسیلہ دو جہان کُلی آبرو کا ہیں نبی سرور ﷺ

پڑے خاک اُس کے سر پر جو نہیں ہے خاک اِس در پر (۸)

۴۔ حقیقتِ محمدی ﷺ

اللہ تعالیٰ کی حمد ہے اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو، حقیقتِ محمدی ﷺ جو ظہورِ اول اور حقیقۃ الحقائق ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے حقائق کیا انبیاء کرام کے حقائق اور کیا ملائکہ عظام کے حقائق سب ظلال کی مانند ہیں، اور وہ تمام حقائق کا اصل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ" (۹)

سب سے اول خُدائے تعالیٰ نے میرے نُور کو پیدا فرمایا۔

۷۔ عارف محمد ہاشم کشمی بدخشانی نے نقل کیا کہ حضرت مجدد فرماتے ہیں "رسول اللہ ﷺ کے کسی عمل کی پیروی متابعت کے عوض ہزار احیائے لیالی کو میں نہ خریدوں" اور آپ کا ارشاد ہے "کوئی فضیلت آنحضرت ﷺ کی متابعت کی برابری نہیں کرسکتی" رمضان شریف کے اعتکاف کے سلسلے میں آپ نے مخلصین سے فرمایا "مصرف رسول اللہ ﷺ کی متابعت کی نیت کرو ہمارا تبتّل اور انقطاع کیا شئے ہے آپ کی متابعت حاصل ہونے کے لئے ہم کو سیاہ بندیاں قبول اور بے توسل متابعت ہم کو ہزار تبتّل اور انقطاع قبول نہیں" (زبدۃ المقامات، بیان وصول بخلعت حضرت خواجہ، فصل ششم، ص ۲۰۴)

۸۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ دوم، مکتوب نمبر ۴۴، ص ۱۳

۹۔ یہ حدیث شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے بھی نقل کی ہے دیکھئے: مدارج النبوۃ، باب اول در بیان خلقت و جمال، ۲/۱

"خُلِقْتُ مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَ الْمُومِنُوْنَ مِنْ نُوْرِیْ"

میں اللہ کے نُور سے پیدا ہوا ہوں اور مومن میرے نُور سے۔

پس وہ حقیقت باقی تمام حقائق اور حق تعالیٰ کے درمیان واسطہ ہے، اور آنحضرت ﷺ کے واسطہ کے بغیر کوئی مطلوب تک نہیں پہنچ سکتا:

فَھُوَ نَبِیُّ الْاَنْبِیَاءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ وَ اِرْسَالُہٗ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ عَلَیْہِ وَ عَلَیْھِمُ الصَّلَوٰاتُ وَ التَّسْلِیْمَاتُ

یعنی، پس وہ نبی الانبیاء والمرسلین ہیں اور اُن کا اِرسال تمام جہانوں کے لئے رحمت ہے۔

وہ تمام انبیاء اُولُو العزم باوجود اِصالت کے اُن کی معیت طلب کرتے رہے اور اُن کی اُمّت میں داخل ہونے کی آرزو کرتے رہے، (۱۰) جیسا کہ حدیث شریف (۱۱) میں

۱۰۔ امام اہلسنت امام احمد رضا کے والد گرامی حضرت علامہ نقی علی خان متوفی ۱۲۹۷ھ لکھتے ہیں: "لکھا ہے بہت پیغمبروں نے دعا کی ہے کہ خُدا تعالیٰ ہم کو اُمتِ محمد (ﷺ) میں داخل فرمائے۔ کہتے ہیں ایک پیغمبر علیہ السلام کسی غار کے متصل ٹھہرا تھا، ناگاہ اُس غار سے ایک آواز دردناک پیدا ہوئی کہ کوئی شخص کہتا ہے "[illegible] اجعلنی مِنَ الْاُمَّۃِ الْمَرْحُوْمَۃِ الْمَغْفُوْرَۃِ الْمُسْتَجَابِ لَھَا الْمُبَارَکَۃِ" دریافت کیا تو [illegible] (مواھب اللدنیہ) موسیٰ علیہ السلام دعا کرتے ہیں "اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ" خدایا مجھے احمد (ﷺ) کی اُمت میں داخل کر۔ ایک بار اُن کو خطاب ہوا اے موسیٰ! جو احمد کو نہ جانے گا اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ عرض کیا، الٰہی! احمد کون ہیں؟ فرمایا: وہ تمام خلق کا سردار ہے آسمان و زمین کی پیدائش سے پہلے میں نے اس کا نام عرش پر اپنے نام کے ساتھ لکھا۔ جب تک اس کی اُمت نہ داخل ہولے بہشت کو سب پر حرام کیا۔ عرض کیا اس کی اُمت کون ہیں؟ فرمایا وہ لوگ کہ ہر بلندی و پستی پر میری حمد کریں گے، ہر حال میں میری طاعت پر کمر باندھیں گے، اپنے ہاتھ پاؤں اور منہ پاک رکھیں گے، دن کو روزہ رکھیں گے رات کو عبادت کریں گے، اُن کی تھوڑی عبادت قبول کروں گا اور فقط کلمۂ توحید پر اُن کو بہشت میں داخل فرماؤں گا، موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا، الٰہی! مجھے اس اُمت کا پیغمبر کر، ارشاد ہوا کہ اُن کا پیغمبر انہیں میں سے ہوگا، عرض کیا مجھے اس پیغمبر کی اُمت میں کر، حکم ہوا تو میں اس سے مقدم ہے وہ تیرے بعد آئے گا مگر بہشت میں تجھ کو اور اس کو اکٹھا کروں گا (الکلام الأوضح فی تفسیر سورۃ "الم نشرح" ص ۷۹)

۱۱۔ اس حدیث شریف کو ابو نعیم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے اور "حلیۃ الأولیاء" میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے روایت کیا ہے اور ان احادیث کو امام جلال الدین سیوطی نے "الخصائص الکبریٰ" (۱۱/۱، ۱۲) میں نقل کیا ہے۔

وارد ہے۔(۱۲)

خود امتی بننے کی مالک سے تمنا کی   موسیٰ نے سُنا جب دم رُتبہ تری اُمت کا

(قبالۂ بخشش)

۵۔ شانِ محبوبی ﷺ

پس علم کو ذاتِ عالم کے ساتھ وہ اتحاد ہے جو غیر کو نہیں، یہاں ''احمد'' کا قُرب جو ''اَحد'' کے ساتھ ہے معلوم کرنا چاہئے اور جاننا چاہئے کہ اِن کے درمیان کونسا واسطہ ہے، وہ صفتِ علم ہی ہے جو ایک ایسا اَمر ہے جو مطلوب کے ساتھ اتحاد رکھتا ہے، پھر حجاب ہونے کی کیا گنجائش ہے، نیز علم کے لئے ایک ایسا ذاتی حُسن ہے جو صفات میں سے کسی اور کے لئے حُسن ثابت نہیں، اسی واسطے اِس فقیر کے خیال میں صفاتِ واجبی میں سے زیادہ محبوب حق تعالیٰ کے نزدیک صفتِ علم ہے، چونکہ اس کا حُسن بے چونی کی آمیزش رکھتا ہے اس لئے میں اِس کے اِدراک میں قاصر ہوں، اِس حُسن کا پورا پورا اِدراک عالمِ آخرت سے وابستہ [illegible] رُؤیت کا مقام ہے، جو خُدا تعالیٰ کو دیکھیں گے حضرت محمد ﷺ کے جمال کو بھی پائیں گے اگرچہ اِس جہان میں حُسن کا دو تہائی حصہ حضرت یوسف علیہ السلام [illegible] ہوا اور باقی تیسرا حصہ سب میں تقسیم ہوا، لیکن عالمِ آخرت میں سارا حُسن [illegible] ﷺ ہے اور تمام جمال جمالِ محمد ﷺ، جو خُدا تعالیٰ کو محبوب ہے، صفتِ علم کے حُسن کے ساتھ [illegible] کے حُسن کو کس طرح مشارکت ہو سکتی ہے، جب کہ اس کا حُسن مطلوب کے ساتھ متحد ہونے کے [illegible] ہے، یعنی حُسن عینِ مطلوب ہے، دوسرے کے لئے چونکہ اس قسم کا اتحاد نہیں اس لئے ایسا حُسن بھی نہیں، پس پیدائشِ محمدی (ﷺ) باوجود حدوث کے قِدمِ ذات کی طرف منسوب ہے، اور اُس کے احکام بھی وجوبِ ذات تعالیٰ تک منتہی ہیں، اور اُس کا حُسن حُسنِ ذات تعالیٰ ہے، جس میں حُسن کے سوا اور کسی چیز کی آمیزش نہیں یہی وجہ ہے کہ اُس کے ساتھ جمیل مُطلق کی محبت کا تعلق ہے اور (وہ ذات) حق تعالیٰ کی محبوب ہے:

۱۲۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر سوم، حصہ نہم، مکتوب نمبر ۱۲۲، ص ۱۲۷

''اَللّٰهُ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ'' (۱۳)

اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو دوست رکھتا ہے۔(۱٤)

حقیقتِ محمدی (ﷺ) جو حقیقت الحقائق ہے، (۱۵) اس حُب کا تعین اور ظہور ہے جو ظہورات کا مَبدأ اور مخلوقات کی پیدائش کا منشا ہے جیسا کہ حدیث قدسی میں آیا ہے:

''كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًا فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِأُعْرَفَ'' (۱٦)

میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا، میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں پس میں نے خَلق کو پیدا کیا کہ میں پہچانا جاؤں۔

اول اول وہ چیز جو اُس پوشیدہ خزانے سے میدانِ ظہور میں آئی، یہی حُب ہے، جو مخلوقات [illegible] پیدائش کا سبب ہوئی ہے، اگر یہ حُب نہ ہوتی تو ایجاد کا دروازہ نہ کُھلتا، عالم عدم [illegible] مُستقر رہتا، حدیث قُدسی

[illegible] صحیح مسلم، كتاب الإيمان، باب تحريم الكِبْر و بيانه برقم: ١٤٧ (٩١)، ص ٦٦۔
[illegible] مشكاة المصابيح، باب الآداب، باب الغضب و الكبر، الفصل، برقم: ٥١٠٨، ٣۔٤/٢٣٣
[illegible] مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر سوم، حصہ نہم، مکتوب نمبر ۱۰۰، ص ۷٦
[illegible] حقیقت الحقائق کا جو مطلب مُجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے وہ ارشاد نمبر ۴ پر ملاحظہ ہو اور حقیقت الحقائق کا مطلب پیر مہر علی شاہ علیہ الرحمہ یوں بیان کرتے ہیں ''میرے خیال میں ظہور و سریانِ حقیقتِ احمدیہ ﷺ بر عالم و ہر مرتبہ اور ذرّہ ذرّہ میں عند المحققین من الصُوفیہ ثابت ہے اس کو حقیقت الحقائق کہتے ہیں۔ (فتاویٰ مہریہ آنحضرت ﷺ کے متعلق سوالات کے جوابات، نمبر ۲، ص ۵)

۱٦۔ مکتوبات معصومية، دفتر اول، مکتوب ۱۱۳، ۱/۲۵۷
أيضاً المقاصد الحسنة، حرف الكاف، برقم: ۸۳۸، ص ۳۴۲
أيضاً الغَمّاز على اللُّمّاز، حرف الكاف، برقم: ۲۰۷، ص ۱۷۳
أيضاً الدّرر المنتثرة للسّيوطي، حرف الكاف، (برقم: ۳۳۰) ص ۲۲٤، قال علىّ القاري معناه صحيح مستفاد من قوله تعالى ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْإِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ﴾ اى ليعرفوني كما فسره ابن عباس رضى الله عنهما (حاشية مكتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر سوم، حصہ نہم، مکتوب نمبر ۱۲۲، ص ۱۲۸)

"لَوْ لَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ" (۱۷) (اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمان کو پیدا نہ کرتا)

کے سِرّ کو جو حضرت خاتم المرسل ﷺ کی شان میں واقع ہے، اس جگہ ڈھونڈنا چاہئے اور

"لَوْ لَاكَ لَمَا أَظْهَرْتُ الرُّبُوبِيَّةَ" (۱۸) (اگر تو نہ ہوتا تو میں اپنی ربوبیت کو ظاہر نہ کرتا)

کی حقیقت کو اس مقام میں طلب کرنا چاہئے۔ (۱۹)

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

وہ کنزِ نہاں یہ نورِ فشاں وہ کُن سے عیاں یہ بزمِ فکاں
یہ ہر تن و جاں یہ باغِ جناں یہ سارا سماں تمہارے لئے

۶۔ حضور ﷺ کو معراج وجود مبارک کے ساتھ ہوا

حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی قوم صرف رُؤیت یعنی دیدار کی طلب کے باعث ہلاک ہوگئی، اور حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام طلبِ رؤیت کے بعد ﴿لَنْ تَرَانِیْ﴾ (۲۰) سُن کر خود رفتہ ہوگئے، اور اس طلب سے [illegible] اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ جو ربّ العالمین کے محبوب اور تمام اوّلین و آخرین [illegible] میں سے بہتر ہیں، باوجود اِس کے معراج بدنی کی دولت سے مُشرّف ہوئے اور [illegible] سے گزر کر مکان و زمان سے بھی اُوپر چلے گئے۔ (۲۱)

۱۷۔ الزبدة العمدة فی شرح البُردة، ص ۱۵۵، مزید تفصیل کے لئے علامہ منظور احمد فیضی علیہ الرحمہ کی تصنیف "مقام رسول" (ص ۲۶۱، ۲۶۲) اور علامہ محمد نعمان شیراز حنفی کی تصنیف "احادیث لولاک کا ثبوت" بنام تنویر الأفلاك بحلال أحادیث لولاك کا مطالعہ کیجئے۔

۱۸۔ یہ حدیث شریف مکتوبات شریف کے علاوہ "جواهر البحار"، "شرح زلیخا" اور "دُرّ یکتا" میں بھی مذکور ہے جیسا کہ "مقام رسول" (ص ۲۶۶) میں ہے۔

۱۹۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر سوم، حصہ نہم، مکتوب نمبر ۱۲۲، ص ۱۲۸

۲۰۔ سورة الأعراف: ۱۴۳/۷

۲۱۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ پنجم، مکتوب نمبر ۲۷۲، ص ۱۴

خرد سے کہدو کہ سر جھکائے گمان سے گزرے گزرنے والے
پڑے ہیں یاں خود جہت کو لالے کسے بتائے کدھر گئے تھے
تبارک اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو وہ جوشِ لن ترانی کہیں تقاضے وصال کے تھے

(حدائق بخشش)

۷۔ حضور ﷺ اللہ کے نُور سے پیدا ہوئے

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے اُس حُسن و جمال کے بیان میں جو پروردگار عالمیان جل شانہ کی محبت کا باعث ہے اور جس کے سبب آنحضرت ربّ العالمین کے محبوب ہوئے، حضرت یوسف علیہ السّلام اگرچہ اس صباحت کے سبب جو اُن میں پائی جاتی تھی، حضرت یعقوب علیٰ نبینا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے محبوب تھے، لیکن ہمارے حضرت پیغمبر خاتم الرّسل ﷺ اُس [illegible] جو اُن میں موجود تھی خالقِ کائنات کے محبوب ہیں اور زمین و آسمان کو انہی [illegible] (۲۲)

جاننا چاہئے کہ پیدائشِ محمدی ﷺ تمام افرادِ انسان کی پیدائش کی طرح نہیں، بلکہ افرادِ [illegible] سے کسی فرد کی پیدائش کے ساتھ نسبت نہیں رکھتی، کیونکہ آنحضرت ﷺ باوجود عنصری پیدائش کے حق تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئے جیسے آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"خُلِقْتُ مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ" (۲۳)

۲۲۔ اُن کے حسنِ باملاحت پر نثار شیرۂ جاں کی حلاوت کیجئے (حدائق بخشش)

۲۳۔ قال صاحب تشيید المباني (في تخريج أحاديث مكتوبات امام ربّانی) ذكر المحدّث الشيخ عبد الحق الدّهلوی فی "مدارج النّبوة": "أَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مِنْ نُوْرِیْ" (حاشية مكتوبات امام ربّانی، دفتر سوم، حصہ نہم، ص ۷۵ اور حضرت مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند حضرت خواجہ محمد معصوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نقل کیا کہ حدیث شریف میں ہے "أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ" سب سے پہلی چیز جس کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا وہ نورِ محمدی تھا علیٰ صاحبها الصّلاة و السّلام و التّحية، اور تمام علوی و سفلی مخلوقات کو اس نور سے پیدا کیا (مکتوبات معصومیه، دفتر اول، مکتوب ۱۱۳، ۲۰۶/۲)

میں اللہ کے نور سے پیدا ہوا ہوں ۔(۲۴)

۲۴۔ اس حدیث شریف کو عارف باللہ حضرت خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمہ نے ان الفاظ کے ساتھ نقل فرمایا کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں: اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَنِیْ مِنْ نُوْرِہٖ (فصل الخطاب للعارف محمد پارساہ ص ۴٦۲) حدیث جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: "اے جابر! اللہ تعالیٰ نے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرمایا" محدثین، مفسرین اور اہلِ سیر نے اس حدیث کو مصنف عبدالرزاق کے حوالے سے اپنی اپنی کتابوں میں ذکر کیا اور صدیوں سے نقل کرتے چلے آرہے ہیں، ڈاکٹر محمد مسعود احمد لکھتے ہیں: گزشتہ چودہ صدیوں میں کسی نے اختلاف نہ کیا، تمام مکاتب فکر نے یہی عقیدہ رکھا کہ سب سے پہلے حضور ﷺ کا نور پیدا کیا گیا لیکن اب کچھ عرصہ سے قدیم کتابوں کے متون کی تخریج و تحقیق کے بہانے متون میں حذف و اضافے کی مہم چلی ہے، یہ حرکت اہلِ علم اور اہلِ تحقیق کی نظر میں سخت مذموم ہے، اس کا مقصد سیاسی نظر آتا ہے اور وہ مقصد یہ ہوسکتا ہے کہ حضور انور ﷺ کی عظمت کو گھٹایا جائے اور اسلاف کرام کا اعتبار اٹھایا جائے کیونکہ ان دونوں حقیقتوں نے ملت کو مستحکم رکھا ہے ڈاکٹر اقبال نے سچ کہا تھا "دورِ جدید میں ملتِ اسلامیہ کا اصل مرض سلف صالحین کے اعتبار و اعتماد کا اُٹھ جانا ہے" اس حدیث پاک میں حضور انور ﷺ کی عظمت ہے، عظمت کے احساس سے ایمان محکم ہوتا ہے اور دشمنانِ اسلام کا مقصد ایمان کو کمزور کرنا ہے، اس لئے اُن کے نزدیک عظمت کا انکار ضروری ہے الخ (خلقتِ محمدی ﷺ، ص ۵۰) اور لکھتے ہیں: اس حدیث کو [illegible] علمائے اہلسنت صدیوں سے مسلسل نقل کرتے چلے آرہے ہیں، چند حوالے نقل کیے جاتے ہیں (۱) نظام الدین حسین نیشاپوری، تفسیرِ نیشاپوری، جلد اول، ص ۵۵، [illegible] (۲) شیخ اسماعیل حقی تفسیر روح البیان، جلد اول، ص ۵۴۸، (۳) شیخ اسماعیل بن [illegible] کشف الخفاء، جلد اول، ص ۱۳۱۱، حدیث نمبر ۸۲۷، (۴) احمد قسطلانی، المواهب اللدنية، جلد اول، ص [illegible]، (۵) زرقانی، شرح المواهب اللدنية، جلد اول، ص ۵٦، (٦) عبدالحق محدث دہلوی، مدارج النبوۃ، جلد دوم، ص ۲، (۷) علامہ فاسی، مطالع المسرات، ص ۲۷، (۸) عبدالعزیز دباغ، ابریز، ص [illegible] (۹) شیخ روزبہان، تفسیر عرائس البیان، جلد اول، ص ۲۳۸، (۱۰) ابن حجر الہیتمی، فتاوی حدیثیة، ص ۵۹، ۶۰ ماضی قریب کے مختلف مکاتب فکر کے علماء نے بھی حدیث نور کا ذکر فرمایا مثلاً (۱) مولانا احمد رضا خاں بریلوی، صلوۃ الصفا فی نور المصطفیٰ، (۲) مولوی رشید احمد گنگوہی نے شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ کے حوالے سے حدیث نور کی تصدیق، تائید کی ہے، (۳) اشرف علی تھانوی، نشر الطیب، ص ۵ ورسالہ النور، ص ۲۳ تا ۲۵ نیز الرفع و الواضع، ص ۱۳، (۴) اسماعیل دہلوی، رسالہ یکروزی، ص ۱۱، (۵) نواب وحید الزماں، ھدیة المھدی، ص ۵٦ (خلقتِ محمدی ﷺ، حدیث جابر رضی اللہ عنہ کا تحقیقی جائزہ، ص ۴۹، ۵۰) اور اس حدیث شریف کی مزید تفصیل آیت ۳۳ کے تحت حاشیہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

اور دوسروں کو یہ دولت میسر نہیں ہوئی ۔(۲۵)

بزمِ آخر کا شمع فروزاں ہوا نورِ اول کا جلوہ ہمارا نبی ﷺ

(حدائق بخشش)

۸۔ حضور ﷺ کو اپنی طرح بشر کہنا منکر کی بے عقلی ہے

جن مجوبوں نے حضرت محمد ﷺ کو بشر کہا اور دوسرے انسانوں کی طرح تصوّر کیا،(۲٦) وہ مُنکر ہوگئے، اور جن سعادت مندوں نے اُن کو رسالت اور رحمتِ عالمیان کے طور پر دیکھا اور تمام لوگوں سے مُمتاز اور سرفراز سمجھا وہ ایمان کی دولت سے مُشرّف ہوئے اور نجات پا گئے۔

۹۔ نبی کریم ﷺ اور خُلفائے راشدین کی اتباع لازم ہے

پس آپ کو چاہئے کہ نبی کریم ﷺ کی متابعت اور اُن کے خلفائے راشدین ہادیین مہدیین کی متابعت کو لازم پکڑیں، کیونکہ وہ ہدایت کے ستارے ہیں اور ولایت کے آفتاب [illegible] پس جس شخص کو اُن کی تابعداری کا شرف حاصل ہوا ﴿فَقَدْ فَازَ فَوْزًا

[illegible] ربانی، جلد دوم، دفتر سوم، حصہ نہم، مکتوب نمبر ۱۰۰، ص ۷۴، ۷۵

[illegible] زمانہ حضور ﷺ کو محض بشر کہنا اور دوسرے انسانوں کی طرح تصور کرنا وہابیہ خذلھم اللّٰہ تعالیٰ کا شیوہ ہے [illegible] پیر مہر علی شاہ علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: بغیر انضمام کلماتِ تعظیم صرف لفظ بشر ذکر کرنا جائز نہیں (فتاوی مہریہ، ص ۵) کیونکہ کلماتِ تعظیم کے انضمام کا مطلب ہے کہ کہنے والا آپ ﷺ کو دوسرے انسانوں جیسا تصور نہیں کرتا اور ایک سوال کے جواب میں پیر مہر علی شاہ علیہ الرحمہ کہتے ہیں میرے خیال میں فریقین از علمائے کرام متنازعین اہلِ سنت والجماعت سے ہیں اور ذکر آنحضرت ﷺ کو بالأسماء المعظمه واجب اور ضروری اعتقاد کرتے ہیں لہٰذا ان سے ہرگز متصور نہیں کہ معاذ اللہ فرقۂ ضالہ نجدیہ وہابیہ کی طرح صرف بشر کا اطلاق جائز کہیں مگر میری رائے وہی ہے جو اوپر عرض کر چکا ہوں کہ صرف لفظ بشر کا اطلاق بغیر انضمام کلماتِ تعظیم نہ چاہئے کہ بوجہ شیوعِ عُرف وقصد فرقہ ضالہ صرف بشر کہتے ہیں ایہام اَمر ناجائز کا ہے (فتاوی مہریہ، آنحضرت ﷺ کے متعلق سوالات کے جوابات، سوال نمبر ۲، ص ۵)

۲۷۔ اس میں حضور ﷺ کے اس فرمان کی طرف اشارہ ہے کہ جس میں آپ ﷺ نے فرمایا: أَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّهِمُ اقْتَدَیْتُمْ اهْتَدَیْتُمْ، یعنی میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں اُن میں سے جس کی بھی اقتداء کرو گے ہدایت پاؤ گے (مشکاة المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب الصحابة، الفصل الثالث، برقم: ۶۰۱۸، ۳/۴_۲۱۴)

عَظِیْمًا﴾(۲۸) وہ دونوں جہان میں بڑھ کر کامیاب ہوا، اور جو اُن کی مخالفت میں پیدا ہوا
﴿فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِیْدًا﴾(۲۹) وہ سخت گمراہ ہوا۔(۳۰)

اہلِ سنّت کا ہے بیڑا پار اصحابِ حضور نجم ہیں، اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

(حدائقِ بخشش)

۱۰۔ سنتِ نبی ﷺ پر عمل کرنا ہی بزرگی ہے

بزرگی سنّت کی تابعداری سے وابستہ ہے،(۳۱) اور زیادتی شریعت کی بجا آوری پر منحصر ہے، مثلاً دوپہر کا سونا، جو اِس تابعداری سے وابستہ ہو، کروڑ کروڑ شب بیداریوں سے جو اِس تابعداری کے موافق نہ ہوں، اَولیٰ وافضل ہے،(۳۲) اور ایسے ہی عید فطر کے دن کا کھانا جس کا شریعت نے حکم کیا، خلافِ شریعت دائمی روزہ رکھنے سے بہتر ہے، شارع علیہ السّلام کے حکم سے جیتل (بمعنی دام) کا دینا اپنی خواہش سے سونے کا پہاڑ خرچ کرنے سے بزرگ تر ہے۔
امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن صبح کی نماز با جماعت ادا کر کے

۲۸۔ سورۃ الأحزاب: ۷۱/۲۳۔ ترجمہ: اس نے بڑی کامیابی پائی۔
۲۹۔ سورۃ النساء: ۱۱۶/۴۔ ترجمہ: وہ دُور کی گمراہی میں پڑا۔
۳۰۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ اول، مکتوب نمبر ۲۵، ص ۶۶
۳۱۔ اتباعِ سنّت کے بارے میں مُجدِّد کا اور فرمان پڑھئے آپ فرماتے ہیں [illegible] ضروری نصیحت یہ ہے کہ صاحبِ شریعت علیہ الصلاۃ والسلام والتحیۃ کی پیروی اپنے اوپر لازم کرلیں [illegible] سے بچیں، دنیا کی زیبائش وآرائش کی طرف مطلقاً توجہ نہ کریں اور اس کے حاصل ہونے یا نہ ہونے [illegible] نہ دیں کیونکہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کی نظر میں دنیا مبغوض ومردود ہے عند اللہ دنیا کی کوئی قدر نہیں بندگانِ خدا کو چاہئے کہ دنیا کے ہونے کی نسبت نہ ہونے کو بہتر جانیں اور دنیا کی بے وفائی اور جلد فنا ہونے کی بات تو مشہور بلکہ مشاہدہ ہے، دنیا سے محبت رکھنے والے کو اُن لوگوں کے حالات سے عبرت حاصل کرنی چاہئے جو پہلے ہو گزرے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں سید المرسلین علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسّلام کی پیروی کی توفیق مرحمت فرماتے ہیں، آمین (مکتوبات امام ربانی، جلد اول، حصہ دوم، دفتر اول، مکتوب نمبر ۴۴، ص ۶۱)
۳۲۔ یہ نبی ﷺ کے اس فرمان سے ماخوذ ہے کہ "عَمَلٌ قَلِیْلٌ فِیْ سُنَّۃٍ خَیْرٌ مِنْ عَمَلٍ کَثِیْرٍ فِیْ بِدْعَۃٍ" (الباعث لأبی شامۃ، ص ۲۷۔ أیضاً کتاب الاعتصام للشاطبی، الباب الثانی، برقم: ۱۵۹، ۵۳/۱)

یاروں میں نگاہ کی، اُن میں ایک آدمی موجود نہ پایا، اس کا سبب پوچھا، یاروں نے کہا کہ وہ شخص رات جاگتا رہا ہے، شاید اِس وقت سوگیا ہو، امیر المؤمنین نے فرمایا کہ اگر وہ تمام رات سوتا رہتا اور صبح کی نماز جماعت سے ادا کرتا، تو اُس کے لئے بہتر تھا۔(۳۳)

اُن کے جو ہم غلام تھے خُلق کے پیشوا رہے
اُن پھرے جہاں پھرا آئی کمی وقار میں

(دیوانِ سالک)

۱۱۔ شیخین کریمین(۳۴) رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی فضیلت

تمام اہلِ حق کا اِجماع ہے کہ پیغمبروں کے بعد تمام انسانوں میں سے افضل حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور اُن کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ،(۳۵)

۳۳۔ مکتوبات امام ربانی، جلد اول، حصہ دوم، مکتوب نمبر ۱۱۴، ص ۱۱۸ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اثر کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے المؤطا، کتاب صلاۃ الجماعۃ، (برقم: ۷، [illegible]) میں روایت کیا اور ولی الدین تبریزی نے مشکاۃ المصابیح، کتاب الصّلاۃ، باب الجماعۃ وفضلها، الفصل الثالث، (برقم: ۱۰۸۰، ۱۔۲/۲۱۶) میں نقل کیا۔
۳۴۔ یعنی حضرت ابوبکر صدیق وعمر فاروق رضی اللہ عنہما
۳۵۔ کتب مصنف علیہ التحیۃ والثناء کے اہلِ حق میں سب سے مقدم حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان ہیں کہ ساری اُمت کے صلحا مل کر کسی صحابی کے درجے و مرتبے کو نہیں پہنچ سکتے اُن صحابہ کا حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے متعلق نظریہ وعقیدہ یہ ہے صحابہ کرام میں سے کوئی بھی درجے و مرتبے میں شیخین کریمین کے برابر نہیں ہے اور یہ کسی ایک صحابی کا نظریہ نہیں ہے بلکہ جمیع صحابہ یہی اعتقاد رکھتے تھے چنانچہ امام بخاری کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:
کُنَّا نُخَیِّرُ بَیْنَ النَّاسِ فِیْ زَمَانِ النَّبِیِّ ﷺ فَنُخَیِّرُ أَبَا بَکْرٍ ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ (صحیح البخاری، کتاب فضائل الصحابۃ، باب فضل أبی بکرٍ بعد النبی ﷺ، برقم: ۳۶۵۵، ۴۵۱/۲)
یعنی، ہم نبی کریم ﷺ کے (ظاہری) زمانہ مبارکہ میں صحابہ کرام کے درمیان ترجیح دیا کرتے تھے تو حضرت ابوبکر کو ترجیح دیتے پھر حضرت عمر کو پھر حضرت عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)
اور امام ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:
کُنَّا فِیْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ لَا نَعْدِلُ بِأَبِیْ بَکْرٍ أَحَدًا، ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَتْرُکُ أَصْحَابَ

رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ لَا نُفَاضِلُ بَیْنَھُمْ (سُنَن أبي داود، كتاب السُّنَّة باب التفضيل، برقم:٤٦٢٧، ٥/٢٠، ٢١)

یعنی، ہم رسول اللہ ﷺ کے (ظاہری) زمانہ مبارکہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے تھے پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے، پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے، پھر ہم اصحاب رسول ﷺ کو چھوڑ دیتے تھے اُن کے مابین ایک کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے تھے۔

اور امام ترمذی کی روایت میں ہے:

كُنَّا نَقُوْلُ وَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ حَیٌّ أَبُوْ بَکْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ (سُنَن الترمذي، كتاب المناقب، باب في مناقب عثمان بن عفان، برقم:٣٧٠٧، ٤٨٦/٤)

یعنی، صحابہ کہا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ (ظاہری حیات کے ساتھ) حیات تھے ابو بکر، عمر، عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ظاہر ہے کہ یہ نظریہ صرف چند صحابہ کا نہیں تھا بلکہ جمیع صحابہ کرام یہی نظریہ رکھتے تھے اور یہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے فضیلتِ شیخین پر اجمالاً اجماع کی حکایت ہے جیسا کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے "قُرّۃ العینین" (مسلك سوم، ص٢٦) میں ذکر کیا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کے ظاہری زمانہ مبارکہ میں صحابہ کرام کے مابین یہی معروف تھا صرف معروف ہی نہ تھا بلکہ صحابہ کرام اپنی زبانوں سے کہا بھی کرتے تھے جیسا کہ ترمذی کی روایت میں "کُنّا نقول" کے الفاظ سے ظاہر ہے اور یہ نہیں ہوسکتا کہ جملہ صحابہ کرام ایک نظریہ رکھتے ہوں اور اپنی زبانوں سے اس کا اقرار بھی کرتے ہوں اور رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر نہ ہو اور رسول اللہ ﷺ [illegible] اطلاع پا کر اسے ردّ نہ فرمائیں تو اُسے تقریری حدیث کہا جاتا ہے جیسا کہ اہلِ علم پر مخفی نہیں۔

تو نتیجہ یہ نکلا کہ شیخین کی فضیلت تقریری حدیث سے ثابت ہے چنانچہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مذکورہ بالا تینوں روایات نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: این حدیث مشعر است بتقریر آنحضرت ﷺ (قرۃ العینین، مسلك سوم، ص٢٦) یعنی، یہ حدیث آنحضرت ﷺ کی تقریر کی خبر دیتی ہے۔

امام ترمذی کی روایت میں ہے کہ

عن جابر بن عبدالله قال قال عمر لأبي بكر: يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ، فَقَالَ أَبُوْ بَکْرٍ أَمَا إِنَّكَ إِنْ قُلْتَ ذَاكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: "مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰی رَجُلٍ خَیْرٍ مِنْ عُمَرَ" (سُنَن الترمذي، كتاب المناقب، باب في مناقب عمر بن الخطاب رضي الله عنه، برقم:٣٦٨٤، ٤٥٦/٤)

یعنی، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں (سب سے) بہتر تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر تم یہ کہتے ہو تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ آپ نے فرمایا: "عمر سے بہتر کسی شخص پر سورج طلوع نہیں ہوا"۔

اِس سے معلوم ہوا کہ شیخین کریمین اللہ اور اُس کے رسول کی جناب سے عطا ہونے والی اِس فضیلت کو خود بھی جانتے تھے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال سے قبل جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ مقرر کرنے کے لئے بلوایا تو لوگوں نے کہا آپ ایک سخت آدمی کو ہم پر خلیفہ مقرر کریں گے اور آپ جب اپنے ربّ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو اُسے کیا جواب دیں گے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بخدا تم مجھے ڈراتے ہو میں کہوں گا: اَللّٰھُمَّ اسْتَخْلَفْتُ عَلَیْھِمْ خَیْرَ خَلْقِكَ اے اللہ! میں نے اُن پر تیری مخلوق میں بہتر کو خلیفہ بنایا ہے (قُرّة العينين، مسلك سوم، ص٢٨ و قال أخرجه ابن أبي شيبة. أيضاً موسوعة السير للصّلّابي، فصل الخطاب في سيرة أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضي الله عنه، الفصل الثالث، ٨١/٤، ٨٥ بلفظ "خَيْرَ أَهْلِكَ"

اور شیخین کریمین کی افضلیت میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اتنی روایات مروی ہیں کہ علماء نے فرمایا کہ وہ حدِ تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں چنانچہ شاہ ولی اللہ مُحدّث دہلوی لکھتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خلافت کے ایام میں اپنی متعدد مجالس میں شیخین کریمین کی افضلیت کو بالترتیب بیان فرمایا اور ایک جماعت جو اس مسئلہ میں فاسد گمان رکھتی تھی اُسے زجر فرمائی اور فقہاء صحابہ حاضر ہوتے اُن میں سے کسی کی طرف سے اِس پر منع یا کوئی اعتراض ظاہر نہ ہوا اور یہ آثار تو اتر کی حد کو پہنچے ہوئے ہیں۔ (قُرّةُ العينين، مسلك سوم، ص٢٨)

امام بخاری کی روایت ہے کہ حضرت محمد بن حنفیہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے پوچھا نبی کریم ﷺ کے بعد لوگوں میں بہتر کون ہے؟ آپ نے فرمایا: حضرت ابوبکر، میں نے عرض کی پھر کون؟ فرمایا عمر الخ۔ (صحيح البخاري، كتاب فضائل الصحابة باب فضل أبي بكر بعد النبي ﷺ، برقم:٣٦٥٥، ٤٥١/٢)

امام احمد کی روایت ہے کہ حضرت ابو جحیفہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے ابا جحیفہ! کیا میں تجھے اِس اُمت کے نبی کے بعد اُمت میں سب سے افضل کی خبر نہ دوں تو میں نے عرض کی کیوں نہیں، فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی کو افضل نہیں سمجھتا تھا، آپ نے فرمایا اِس اُمت کے نبی کے بعد افضل حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المسند للإمام أحمد ١٠٦/١)

افضلیت کی وجہ جو کچھ اِس فقیر (۳۶) نے سمجھی ہے وہ فضائل و مناقب کی کثرت نہیں بلکہ ایمان میں سب سے سابق ہونا اور دین کی تائید اور مذہب کی ترقی کے لئے سب سے زیادہ مال و جان کو خرچ کرنا ہے کیونکہ سابق گویا دین کے اَمر میں لاحق کا استاد ہے اور لاحق جو کچھ پاتا ہے سابق کی دولت سے پاتا ہے، یہ تینوں کامل صفتیں حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی میں منحصر ہیں، اور یہ دولت اُس وقت میں اُن کے سوا کسی کو میسر نہیں ہوئی ۔(۳۷) رسول اللہ ﷺ نے علالتِ وصال باکمال میں فرمایا، ''لوگوں میں سے کوئی ایسا شخص نہیں، جس نے مجھ پر ابو بکر بن ابی قحافہ سے بڑھ کر مال و جان میں احسان کیا ہو، اگر میں کسی کو دوست بنانا چاہتا تو ابو بکر کو بناتا لیکن اسلامی دوستی افضل ہے، اس مسجد میں ابو بکر کے دریچہ کے سوا اور جتنے دریچے ہیں سب کو میری طرف سے بند کردو''۔(۳۸)

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف بھیجا، تم نے مجھے جھٹلایا اور ابو بکر نے میری تصدیق کی اور اپنی جان و مال سے میری ہمدردی کی اور غم خواری کی، کیا تم

اور اِس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، علقمہ بن قیس، نزال بن سبرہ، عبد خیر، صعصعہ بن صوحان وغیرہم سے مروی روایات ہیں تفصیل کے لئے شاہ ولی اللہ مُحدّث دہلوی کی ''قرۃ العینین'' ملاحظہ

۳۶۔ یعنی مُجدّدِ الفِ ثانی شیخ احمد فاروقی

۳۷۔ شاہ ولی اللہ مُحدّث دہلوی لکھتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجلس میں بر سر منبر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت بیان کی، کسی کی طرف سے رد اور سوال نہیں (قرۃ العینین، مسلک سوم، ص ۲۷) کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سمیت تمام صحابہ کا نظریہ یہی تھا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل البشر بعد الانبیاء ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ترمذی کی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی روایت میں ہے، آپ نے فرمایا کہ ابو بکر ہمارے سردار ہیں ہم سے بہترین اور ہم میں سے رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ پیارے ہیں (سُنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب أبی بکر الصّدیق رضی الله عنه، برقم: ۳۶۵۶، ۴/ ۴۴۴)

۳۸۔ صحیح البخاری، کتاب الصّلاۃ، باب الخوخة و الممرّ فی المسجد برقم: ۴۶۷، ۱/ ۱۱۹ أیضاً صحیح مسلم، کتاب فضائل الصّحابة رضی الله عنهم، باب فضائل أبی بکر الصّدیق رضی الله عنه، برقم: ۶۲۴۵ ـ ۲/ (۲۳۸۲)، ص ۱۱۶۱

میرے لئے میرا دوست (۳۹) نہیں چھوڑتے''۔(۴۰)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب نبی ہوتے''۔(۴۱)

حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا (۴۲) کہ حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اِس اُمت میں سب سے افضل ہیں، جو کوئی مجھے اُن پر فضیلت دے وہ مُفتری ہے، میں اُس کو اتنے کوڑے ماروں گا جتنے مُفتری کو لگاتے ہیں۔(۴۳)

۳۹۔ حدیث شریف میں ہے کہ ''ابو بکر نے تم پر نماز اور روزے کے سبب فضیلت نہیں پائی لیکن ایک شئی کے سبب جو اُن کے دل میں رکھی گئی ہے'' (المقاصد الحسنة، حرف المیم، برقم: ۹۷۰، ص ۳۷۰۔ أیضاً کشف الخفاء، حرف المیم برقم: ۲۲۲۶، ۲/ ۱۷۰۔ أیضاً الغمّاز علی اللّمّاز، حرف المیم برقم: ۲۴۵، ص ۱۹۵۔ أیضاً إتقان ما یحسن من الأخبار، باب المیم، برقم: ۱۶۳۸، ص ۳۹۶۔ أیضاً الشّذرۃ، حرف المیم، برقم: ۸۳۲، ۲/ ۱۱۱) اور امام سخاوی نے لکھا ہے کہ اسے امام غزالی نے ذکر کیا ہے اور حافظ عراقی نے فرمایا کہ میں نے اسے مرفوع نہیں پایا اور یہ حکیم ترمذی کے ہاں ''نوادرُ الأصول'' میں بکر بن عبداللہ مُزنی کے قول سے ہے اور نبی ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: أَنْتَ صَاحِبِیْ فِی الْغَارِ، وَ أَنْتَ صَاحِبِیْ عَلَی الْحَوْضِ یعنی، آپ غار میں میرے ساتھی ہیں اور حوضِ کوثر پر میرے ساتھ ہوں گے۔ (سُنن الترمذی، برقم: ۳۷۵۲، و شرح السُّنّة للبغوی، برقم: ۳۸۷۲، و فوائد العراقیین، من فضائل أبی بکر صدیق رضی الله تعالی عنه برقم: ۱۰، ص ۲۳، ۲۴)

۴۰۔ صحیح البخاری، کتاب فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب قول النبیّ ﷺ: ''لو کُنتُ مُتّخذًا خلیلًا''، برقم: ۳۶۶۱، ۲/ ۴۵۲

۴۱۔ سُنَن التّرمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب عمر بن الخطاب رضی الله عنه برقم: ۳۶۸۶، ۴/ ۴۵۷
أیضاً المسند للإمام أحمد، ۴/ ۱۵۴
أیضاً مشکاۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب عمر رضی الله عنه، الفصل الثّانی، برقم: ۶۰۴۷، ۳ـ ۴/ ۴۱۹

۴۲۔ اسے امام ذہبی وغیرہ نے بسندِ صحیح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے (حاشیہ مکتوبات امام ربّانی) اور امام عبداللہ بن احمد نے ''السُّنّة'' (برقم: ۱۳۲۲، ص ۲۴۲) میں روایت کیا ہے۔

۴۳۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر سوم، حصہ ہشتم، مکتوب نمبر ۱۷، ص ۳۷، ۳۸۔ حافظ اسماعیل ابن زنجویہ نے روایت کیا کہ کوفہ میں ایک روز ایک شخص نے حضرت علی

اُن کے دشمن پہ لعنت خُدا کی   اُن سب اہلِ محبت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش)

۱۲۔ خلفائے اربعہ و دیگر صحابہ کرام کی فضیلت

اور فضیلت کی ترتیب خلفائے راشدین کے درمیان خلافت کی ترتیب کے موافق ہے، (۴۴) لیکن شیخین کی افضلیت صحابہ اور تابعین کے اِجماع (۴۵) سے ثابت ہے۔(۴۶)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے اصحاب کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اور اُن کو میرے بعد نشانہ نہ بناؤ، جس نے اُن کو دوست رکھا، اُس نے گویا میری محبت کے باعث اُن کو دوست رکھا، اور جس نے اُن سے بُغض رکھا، اُس نے گویا میرے ہی بُغض کے باعث اُن سے بُغض رکھا، اور جس نے اُن کو ایذا دی اُس نے گویا مجھے اِیذا دی، اور جس نے مجھے اِیذا دی (۴۷) اُس نے اللہ تعالیٰ کو اِیذا دی، اور جس نے اللہ کو اِیذا دی وہ اُس کا مواخذہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے لوگوں میں بہتر! میرے معاملے میں نگاہ فرمایئے، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے آگے لاؤ، فرمایا کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے؟ اس نے کہا نہیں [illegible] فرمایا: کیا تو نے حضرت ابو بکر و عمر کو دیکھا ہے؟ اس نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا اگر تو [illegible] نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے تو میں تیری گردن ماردیتا اور اگر تو کہتا [illegible] حضرت ابو بکر و عمر کو دیکھا ہے تو تجھے سخت مارمارتا (مختصر كتاب الموافقة بين أهل [illegible] الصحابة، إنكار علىٰ من ذكرهما بسوء الخ، ص ۱۲۲)

۴۴۔ دیکھئے امام ابن ہمام حنفی کی "المسايرة" اور اس پر ابن ابی شریف کی شرح "المسامرة [illegible]" إيضاح عقيدة أهل السنّة و الجماعة ص ۳۲۸)

۴۵۔ شاہ ولی اللہ مُحدِّث دہلوی لکھتے ہیں کہ صحابہ و تابعین کا اِس پر اِجماع ہے کہ اُمت میں افضل حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اُن کے بعد عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(قُرّةُ العَينَين، مسلك سوم، ص ۲۶)

۴۶۔ مکتوبات امام ربانی، جلد دوم، دفتر اول، حصه چهارم، مکتوب نمبر ۲۶۶، ص ۱۲۹

۴۷۔ لہٰذا صحابہ کرام علیہم الرضوان کو سبّ و شتم حرام ہے چنانچہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ جس نے میرے صحابی کو گالی دی تو اُس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ اس کے صرف کو قبول نہیں کرے گا اور نہ عدل کو یعنی اس کے فرض و نفل کو قبول نہیں کرے گا (تاريخ جرجان، حرف العين، من اسمه عبد الله برقم: ۴۵۶، ص ۱۲۰) اور امام جلال الدین سیوطی نقل کرتے ہیں کہ

کرے گا (۴۸) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ﴾ (۴۹)

ترجمہ: بے شک جو ایذاء دیتے ہیں اللہ اور اُس کے رسول ﷺ اُن پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں۔(کنز الایمان)

اور جو کچھ صحابہ کے درمیان نزاع کی صورت میں واقع ہوئی ہے اُسے نیک توجیہ پر محمول کرنا چاہئے، (۵۰) ....

صحابہ کرام علیہم الرضوان کو سبّ و شتم کی تحریم کا ضروریاتِ دین سے ہونا معلوم ہے۔(إلقام الحجر لمن زكّى سابّ أبابكر و عمر، الفصل الثالث في حكم سابّ الشّيخين، ص ۷۱) اور صحابہ کرام علیہم الرضوان پر طعن درحقیقت قرآن و سنت پر طعن ہے، چنانچہ حضرت مجدد فرماتے ہیں: قرآن و احادیث صحابہ کرام کی تبلیغ سے ہم تک پہنچے ہیں، جب صحابہ کرام مطعون ہو جائیں تو جو دین اُن کے ذریعے ہم تک پہنچا ہے وہ بھی مطعون اور نا قابل اعتماد ہوگا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ۔ شاید اس [illegible] مقصد نبی آخر الزمان علیہ و علی آلہ الصلاۃ و السّلام کے دین کا ابطال اور آپ کی [illegible] ہے، ظاہر میں یہ اہلِ بیتِ رسول سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن حقیقت میں شریعت محمدیہ علیہ [illegible] کے دشمن ہیں، کاش! یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اُن کے موافقین کو سیلاب سے سالم [illegible] اور تقیہ کے داغ سے انہیں داغدار نہ کرتے جو فریب کاروں اور منافقین کی علامت ہے (مکتوبات امام ربانی، جلد دوم، دفتر ششم، مکتوب نمبر ۳۶، ص ۲۸)

۴۸۔ سنن الترمذي، كتاب المناقب، باب فيمن سبّ أصحاب النبيّ ﷺ برقم: ۳۸۶۲، ۵۳۵/۴
أيضاً المسند للإمام أحمد، ۸۷/۴
أيضاً مشكاة المصابيح، كتاب المناقب، باب مناقب الصّحابة، الفصل الثاني، برقم: ۶۰۱۴، ۳_۴/۴۱۴

۴۹۔ سورة الأحزاب: ۵۷/۳۳

۵۰۔ حضرت امام ربانی مُجدِّد الفِ ثانی رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں حدیث شریف میں ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: إِيَّاكُمْ وَ مَا شَجَرَ بَيْنَ أَصْحَابِيْ (مکتوبات امام ربانی، جلد دوم، حصه هفتم، دفتر دوم، مکتوب نمبر ۶۷، ص ۴۹)
یعنی جو اختلافات میرے صحابہ کے مابین ہوئے تم اس کا تذکرہ کرنے سے بچو۔
اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا ذُكِرَ أَصْحَابِيْ فَأَمْسِكُوْا یعنی، چون اصحاب من مذکور گردند واز منازعات ایشان یاد کردہ شود شما خود را نگاہ دارید و بیکدا بر دیگرے ساختیار نکنید (مکتوبات امام ربانی، جلد دوئم، دفتر دوم، حصہ ششم، مکتوب نمبر ۳۶، ص ۷۸) و قال المحشي: رواہ الطبرانی عن ابن مسعود و ثوبان و ابن علی عن عمر، تشید اور اس حدیث شریف کو علامہ سہمی نے "تاریخ جرجان" (حرف الكاف و قبل رقم: ۶۱۹، ص ۱۶۲) میں روایت کیا ہے۔

یعنی، جب میرے صحابہ کا ذکر کیا جائے اُن کے منازعات ذکر کئے جائیں تو تم اپنے آپ پر نگاہ رکھو ایک کو دوسرے پر اختیار نہ دو۔

(مطلب یہ ہے کہ) زبانوں کو طعنہ زنی سے روکو اور ان باتوں کے ذکر سے بچو جو اُن کی شان کے لائق نہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے اُس شخص کی زبان کاٹنے کا ارادہ فرمایا جس نے (صحابی رسول ﷺ) حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گالی دی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس بارے میں بات کی گئی آپ نے فرمایا میں اس کی زبان کاٹ دوں گا تا کہ یہ اس کے بعد نبی کریم ﷺ کے اصحاب کو گالی نہ دے سکے۔ (الشفاء بتعريف حقوق المصطفى، القسم الرابع، الباب الثالث، فصل: من سبّ آل بيته الخ، ص ۴۲۱، و إلقام الحجر، الفصل الثالث في حكم سابّ الشيخين، ص ۷۰)

حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مابین ہونے والے نزاع کے بارے میں کسی نے امام شافعی سے پوچھا تو آپ نے فرمایا:

عَصِمَ اللّٰهُ مِنْهَا دِمَائَنَا، فَلْنَعْصِمْ أَلْسِنَتَنَا (دفاع عن معاوية رضي الله عنه معاوية أمير الشام، ص ۹)

یعنی، (اے سائل) اللہ تعالیٰ نے ہمارے خونوں کو اس سے بچالیا (کہ ہم اس وقت موجود نہ تھے) پس چاہیے کہ ہم اپنی زبانوں کو اس (نزاع کے ذکر کرنے) سے بچائیں۔

حضرت مُجدّد الف ثانی لکھتے ہیں کہ مذکورہ بالا قول حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے (مکتوبات امام ربانی، جلد دوئم، حصہ ششم، دفتر دوم، مکتوب نمبر ۳۶، ص ۷۸)

امام ابن حجر ہیتمی شافعی لکھتے ہیں: صرّح ائمتنا و غيرهم في الأصول بأن يجب الإمساك عمّا شجر بين الصحابة رضي الله تعالى عنهم (تطهير الجنان و اللسان، الفصل الثالث، تنبيه ص ۳۱)

یعنی، ہمارے ائمہ وغیرہم نے اصول میں تصریح فرمائی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مابین جو اختلافات ہوئے اس کے تذکرے سے رُکنا واجب ہے۔

صدر الشریعہ محمد امجد علی حنفی متوفی ۱۳۶۷ھ ایک سوال "علامہ سعد الدین تفتازانی" "شرح مقاصد"

اور ہوا و تعصب سے دُور سمجھنا چاہئے۔ (۵۱)

حضرت خاتم الرُّسل ﷺ کے بعد امامِ برحق اور خلیفۂ مطلق حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، اُن کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اُن کے بعد حضرت عثمان ذُوالنُّورَین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد ازاں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور اُن کی اَفضلیت اِن کی خلافت کی ترتیب پر ہے۔ (۵۲)

ترے چاروں ہمدم ہیں یک جاں یک دل ابو بکر فاروق عثمان علی ہے
(حدائق بخشش)

۱۳۔ اللہ جلّ شانہٗ کی رضا

حق تعالیٰ اپنے نبی مکرم اور اُن کی بزرگوار آل ﷺ کے طفیل ظاہر و باطن کو حضرت مصطفیٰ ﷺ کی سنت کی متابعت سے آراستہ پیراستہ کرے، حضرت محمد رسول اللہ ﷺ حق تعالیٰ کے محبوب ہیں، اور جو چیز محبوب اور مرغوب ہے وہ حق تعالیٰ کے مطلوب و محبوب کے لئے ہے، اور اسی لئے حق تعالیٰ اپنے کلام میں فرماتا ہے:

﴿وَإِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ﴾ (۵۳)

ترجمہ: تمہاری خُو بُو بڑے شان کی ہے۔ (کنز الایمان)

میں لکھتے ہیں: "نكف عن ذكر الصحابة إلا بخير" اس کا مطلب کیا ہے؟" کے جواب میں لکھتے ہیں "اس کا مطلب ظاہر ہے کہ جو ایسی بات ہو کہ اس ظاہر پہلو اچھا نہ ہو اسے ذکر ہی نہ کریں گے اور اگر ذکر کریں گے تو اس کا صحیح محمل نکالیں گے کہ اُن کی تعظیم شان نہ ہو اور اگر محمل صحیح ذہن میں آتا ہو تو ذکر ہی نہ کریں۔ (فتاویٰ امجدیہ کتاب شتّٰی، ۴/۴۶۲، ۴۶۴)

اور اُن کے مابین واقع ہونے والے اختلافات خلافت کے لئے نہ تھے بلکہ اجتہادی خطا کی وجہ سے تھے چنانچہ علامہ سعد الدین تفتازانی لکھتے ہیں جو جھگڑے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے مابین وقوع پذیر ہوئے وہ خلافت کے بارے میں جھگڑے نہیں تھے بلکہ اجتہادی غلطی کی بنا پر تھے۔ (شرح العقائد النسفية، بحث الخلافة ثلاثون سنة الخ، ص ۱۰۲)

۵۱۔ مکتوبات امام ربانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ چہارم، مکتوب نمبر ۲۶۶، ص ۱۳۰، ۱۳۱

۵۲۔ مکتوبات امام ربانی، جلد دوئم، حصہ ہفتم، دفتر دوم، مکتوب نمبر ۶۷، ص ۴۷، ۴۸

۵۳۔ سورۃ القلم: ۶۸/۴

اور نیز فرماتا ہے:

﴿اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَO عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ﴾ (۵۴)

ترجمہ: بے شک تم سیدھی راہ پر بھیجے گئے ہو۔ (کنز الایمان)

اور نیز فرماتا ہے:

﴿وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ﴾ (۵۵)

ترجمہ: بے شک یہ ہے میرا سیدھا راستہ ہے تو اس پر چلو اور راہیں نہ چلو۔ (کنز الایمان) (۵۶)

۱۴۔ انبیاء علیہم السّلام زندہ ہیں

"اَلْاَنْبِیَآءُ [اَحْیَآءٌ] یُصَلُّوْنَ فِی الْقُبُوْرِ" (۵۷)

۵۴۔ سورۃ یٰس: ۳۶/۳،۲

۵۵۔ سورۃ الأنعام: ۶/۱۵۳

۵۶۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ دوم، مکتوب نمبر ۴۱، ص۲

۵۷۔ مسند أبی یعلی، برقم: ۳۴۲۵، ص۶۵۸ و إسناده صحیح کما قال الهیثمی فی "مجمع الزوائد" (برقم: ۱۳۸۱۲، ۸/۲۷۶) و الحلبی فی "جذب القلوب" (ص ۱۸۰، ۱۸۳) و "مدارج النبوۃ" (۲/۴۴۷) و السمهودی فی "وفاء الوفاء" (۲/۴/۱۸۱) وغیرهم من المحدّثین۔

أیضاً حیاۃ الأنبیاء صلوات الله علیهم بعد وفاتهم للبیهقی، برقم: ۲، ص[illegible] و إسناده صحیح کما قال العسقلانی فی "الفتح" و السخاوی فی "القول البدیع" (ص [illegible]، ۱۷۲) وغیرهما۔

أیضاً فردوس الأخبار، برقم: ۴۰۲، ۱/۷۴۔

أیضاً تاریخ أصبهان، ترجمة (۱۰۲۶) عبدالله بن إبراهیم بن الصبّاح المقری، ۲/۴۴۔

أیضاً کشف الأستار، کتاب علامات النبوّة، برقم: ۲۳۳۹، ۳/۱۰۰۔

أیضاً الکامل لابن عدی، ترجمة (برقم: ۴۶۰/۹۱) حسن بن قتیبة المدائنی، ۳/۱۷۳

أیضاً تاریخ مدینة دمشق، ذکر من اسمه الحسن، ترجمة (برقم: ۱۴۰۴) الحسن بن علی بن الوتاق، ۱۳/۳۲۶

أیضاً میزان الاعتدال للذهبی، حرف الحاء من اسمه الحسن، ترجمة (برقم: ۲۱۷۱) الحسن بن قتیبة الخزاعی المدائنی، ۱/۵۱۱، ۵۱۲

انبیاء کرام علیہم الصّلاۃ و السّلام (زندہ ہیں) قبروں میں نماز پڑھتے ہیں۔ (۵۸)

۵۸۔ جن علما اعلام نے حدیث "الأنبیاء أحیاء" الحدیث (نبی زندہ ہیں) کو صحیح قرار دیتے ہوئے اسے نقل کیا اور اس سے استدلال کیا اُن کی فہرست طویل ہے اُن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں۔

امام فخر الدین رازی شافعی متوفی ۶۰۶ھ "التفسیر الکبیر" (سورۃ الأسراء الآیة: ۸۵، ۷/۲۱/۳۹۵، وفی أخری القدیمة ۲۱/۴۱) میں امام ابو عبداللہ محمد بن احمد قرطبی متوفی ۶۷۱ھ "التذکرۃ" (باب قول الله تعالیٰ: ﴿وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ الآیة﴾، ص۱۷۶، ۱۷۷) میں علامہ ابن القیم متوفی ۷۵۱ھ اپنی کتاب "الروح" (المسئلة الرابعة: هل تموت الروح؟ ص۴۹، دار الفکر، وفی ص ۱۲۰، دار ابن کثیر) میں امام تقی الدین سبکی شافعی متوفی ۷۵۶ھ "شفاء السقام" (ص ۱۸۷) میں امام شرف الدین طیبی متوفی ۷۴۳ھ "شرح الطیبی" (کتاب الصلاۃ، باب الجمعة، الفصل الثانی برقم: ۱۳۶۱۔ (۳)، ۳/۲۱۱) میں شارح صحیح بخاری امام شمس الدین محمد بن یوسف کرمانی متوفی ۷۸۶ھ "الکواکب الدراری" (کتاب بدء الخلق، باب بعد باب قول النبی ﷺ: "لو کنت متخذاً خلیلاً" الخ الآیة: ۳۴۲۳، ۱۴/۲۱۰) میں حافظ زین الدین عبدالرحمن احمد بن رجب حنبلی متوفی ۷۹۵ھ "أهوال القبور" (الباب التاسع: فصل ما یمتنع من الدخول الخ ص ۱۶۴، المؤید، وفی ص۱۹۶، دار الکتاب العربی) میں امام احمد بن ابی بکر بوصیری متوفی ۸۴۰ھ "إتحاف الخیرۃ المهرۃ" (کتاب علامات النبوّة، باب: الأنبیاء أحیاء فی قبورهم، برقم: ۸۸۰۲، ۹/۱۹۴) میں شارح صحیح البخاری حافظ شہاب الدین ابن حجر عسقلانی شافعی متوفی ۸۵۲ھ "فتح الباری" (کتاب فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب قول النبی ﷺ: "لو کنت متخذاً خلیلاً" قال أبو سعید، برقم ۳۶۵۶۔۳۶۷۸، تحت قوله: لا یذیقك الله الموتتین ۷/۹۰/۳۶) میں اور "مختصر زوائد مسند البزار" (باب بدء الخلق و قصص الأنبیاء برقم: ۱۸۵۲، ۲/۲۱۷) میں اور "المطالب العالیة" (کتاب بدء الخلق، باب حیاۃ الأنبیاء علیهم السلام فی قبورهم، برقم [۳۴۶۲/۲]، ۸/۹۳) میں اور "لسان المیزان" (من اسمه الحجاج، ترجمة (۱۷۳۰) (۲۳۲۷) حجاج بن الأسود، ۲/۲۱۲) میں شارح صحیح البخاری علامہ بدر الدین عینی حنفی متوفی ۸۵۵ھ "عمدۃ القاری" (کتاب فضائل الصحابة، باب بعد باب قول النبی ﷺ "لو کنت متخذاً خلیلاً" بعد الحدیث برقم: ۳۶۷۰، تحت قوله: لا یذیقك الله الموتتین" ۱۱/۴۰۲، ۴۰۳) میں علامہ ابن الضیاء حنفی متوفی ۸۵۸ھ اپنی "تاریخ" (الفصل التاسع فی حکم زیارۃ الرسول ﷺ الخ، ص۳۳۶) میں حافظ شمس الدین سخاوی شافعی

آپ نے سُنا ہو گا اور ہمارے پیغمبر علیہ الصّلوٰۃ والسّلام معراج کی رات جب حضرت

متوفی ۹۰۲ھ "القول البدیع" (فوائد نختم بها الباب الرابع، السادسة: رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ حَیٌّ عَلَی الدَّوَام، ص ۱۷۲،۱۷۱) میں امام جلال الدین سیوطی شافعی متوفی ۹۱۱ھ "إنباءُ الأذكِياءِ بِحَيَاةِ الأنْبِيَاء" (برقم: ۳، ص ۱۱۷، طبع جمعية إشاعة أهل السُّنّة، و ۱۳۹/۲ في ضمن "الحاوی للفتاوی") میں اور "الجامعُ الصَّغِير" (حرف الهمزة: المحلّى بأل من حرف الهمزة، برقم: ۳۰۸۹، ۶۳۸/۲) میں علامہ نور الدین علی بن احمد سمہودی متوفی ۹۱۱ھ "وفاءُ الوَفاء" (الباب الثامن، الفصل الثاني: في بقية أدلّة الزيارة، ۱۸۱/٤/۲) میں شارحِ صحیح البخاری علامہ احمد بن محمد قسطلانی متوفی ۹۲۳ھ "المَوَاهِبُ اللَّدُنِيَّة" (الفصل السّادس، الفصل الثالث، ٤۱۸/۲ والمقصد العاشر، الفصل الثاني، ٤۱۳/۳) میں علامہ محمد بن یوسف صالحی شامی متوفی ۹۴۲ھ "سُبُلُ الهُدىٰ والرَّشاد" (الباب الحادي عشر في حياته في قبر وكذالك سائر الأنبياء عليه وعليهم أفضل الصّلاة والسّلام، ۳۵۷/۱۲) میں حافظ ابن حجر مکی شافعی متوفی ۹۷۳ھ "الجَوْهَرُ المُنَظَّم" (الفصل الثاني، تنبيه، ص ۸۰) میں اور "الإيضاح" پر اپنے حاشیہ (الباب السّادس ص ٤۸۳) میں مُلّا علی قاری حنفی متوفی ۱۰۱۴ھ "شرحُ الشِّفا" (القسم الثاني، الباب الثالث في تعظيم أمره ﷺ، فصل: واعلم أنّ حرمة الخ ۷۲،۷۱/۲، وفي أخرىٰ ۳۹۶/۳) میں اور "مرقات المفاتيح" (كتاب الصّلوٰة، برقم: ۱۳٦۱ـ (۸)، ٤۱۰/۳) میں حافظ زین الدین محمد عبد الرؤف مناوی متوفی ۱۰۳۱ھ "فيضُ القَدِير" (حرف الهمزة، فصل المحلّى بأل من هذا الحرف، برقم: ۳۰۸۹، ۲۳۹/۳ وقال: هو حديث صحيح) میں اور "التّيسير" (حرف الهمزة، فصل المحلّى بأل من هذا الحرف، ٤۲٦/۱، وقال: قال السّمهودي رجاله ثقات، وصحّحه البيهقي) میں علامہ علی بن برہان الدین حلبی متوفی ۱۰۴۴ھ "السِّيرة الحلبية" (بابُ ذِكر الأسراء والمعراج الخ ۵۱٦/۱) میں شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ "جذب القُلوب" (ص ۱۸۲،۱۸۰) میں اور "مدارج النُّبوّة" (كتاب الصّلوٰة، باب الجمعة الفصل الثاني، ٤٤۷/۲) میں اور "لمعاتُ التّنقيح" (كتاب الصّلوٰة، باب الجمعة، الفصل الثاني برقم: ۱۳٦۱ـ (۸)، تحت قوله: انّ اللّٰه حرّم الحديث، ۱٦۱/٤ وقال: والمذهب أنّ الأنبياء أحياء حياةً حقيقية دنياوية الخ۔ میں علامہ شہاب الدین خفاجی حنفی متوفی ۱۰٦۹ھ "نسيمُ الرّياض" (القسم الثاني، الباب الثالث في تعظيم أمره ﷺ، فصل: واعلم أن حرمة الخ ٤۸٦/۳، وفي أخرىٰ ۳۹۸/۳) میں علامہ حسن بن عمار شرنبلالی حنفی متوفی ۱۰٦۹ھ "مراقي الفلاح" (كتاب الحج، باب زيارة النّبيّ ﷺ، ص ٤۳۱) میں علامہ شمس الدین محمد احمد شوبری شافعی متوفی ۱۰٦۹ھ "فتوىٰ في

موسیٰ کلیم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی قبر پر سے گزرے تو دیکھا کہ قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں، (۵۹)

كرامات الأولياء" (ص ۱) میں علامہ علی بن احمد عزیزی متوفی ۱۰۷۰ھ "السِّراجُ المُنِير" (حرف الهمزة، ۲۵٦/۲) میں محشی صحاح ستہ علامہ ابو الحسن سندھی کبیر متوفی ۱۱۳۸ھ "حاشية السّندي على السّنن للنّسائي" (كتاب الجمعة، باب إكثار الصّلوٰة على النّبيّ ﷺ يوم الجمعة، برقم: ۱۳۷۰، ۹۰/۳/۲) میں امام محمد بن عبد الباقی زرقانی مالکی متوفی ۱۱۲۲ھ "شرح الزّرقاني على المواهب" (المقصد السّادس، النّوع الثالث في وصفه مقاله بالشهادة الخ ۳۵۷/۸، ۳۰۸، وفي ٦/۱٦۹ النّسخة الأزهرية المصرية ۱۳۲۷ ھ) میں علامہ فقیر اللہ علوی حنفی متوفی ۱۱۹۵ھ نے "قطب الإرشاد" (الفصل الثاني في فوائد الصّلاة المقصد السّادس في الصّلاة على النّبيّ ﷺ الخ ص ۳۷٦) میں۔

۵۹۔ جیسا کہ "صحيح مسلم"، (كتاب الفضائل، باب من فضائل موسىٰ عليه السّلام، برقم: ٦۲۳۳/ ۱٦٤، و ٦۲۳٤/۱٦۵ـ (۲۳۷۵)، ص ۱۱۵۵، ۱۱۵٦) میں ہے، اسی طرح اس حدیث شریف کو امام احمد نے اپنی "مسند" (۱۲۰/۳، ۱٤۸، ۲٤۸ و ۵۹/۵) میں، امام ابو یعلیٰ موصلی نے اپنی "مسند" (برقم: ۳۳۲۵/۵٦۹، ص ٦٤۳ عن ثابت البناني عن أنس و برقم: ٤۰٦۷/۱۳۱۱، ص ۷٦۲ و برقم: ٤۰۸۵/۱۳۲۹، ص ۷٦٤ عن سليمان التيمي عن أنس) میں، امام عبد الرزاق نے "المصنّف" (كتاب الجنائز، باب السّلام على قبر النّبيّ ﷺ، برقم: (۱۸۳۳ـ ٦۷۵٦، ۲۸٤/۳) میں، امام ابن حبان نے اپنی "صحيح" (الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان، كتاب الأسراء، ذكر خبر أوهم عالماً من النّاس الخ، برقم: ٤۹، و ذكر الموضع الذي فيه رأى المصطفى ﷺ موسى الخ، برقم: ۵۰، ۱۳۱/۱) میں امام نسائی نے "سُنن المجتبى" (كتاب قيام الليل و تطوّع النّهار، باب ذكر صلاة نبي اللّٰه موسىٰ عليه السّلام، برقم: ۱٦۲۷ تا ۱٦۳۳، ۲۱۲/۳/۲، ۲۱۳) میں اور "السُّنن الكبرىٰ" (كتاب قيام اللّيل و تطوّع النّهار، (۵۷٤) ذكر صلاة نبي اللّٰه موسىٰ عليه السّلام باللّيل، برقم: ۱۳۳۰ تا ۱۳۳۳، ۱۲۸/۲، ۱۲۹) میں امام بیہقی نے "حياة الأنبياء" (برقم: ٦، ۷، ۸، ص ۷۸، ۷۹، ۸۰) میں امام عبد بن حُمید نے اپنی "مسند" (مسند أنس بن مالك، برقم: ۱۲۰۵، ص ۳٦۲) میں، امام طبرانی نے "المعجم الكبير" (۹۱/۱۱) میں، امام سہمی نے "تاريخ جُرجان" (حرف العين، من اسمه عبد اللّٰه برقم: ٤۵۲، ص ۱۱۹) میں روایت کیا ہے۔

حضرت مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلے حدیثِ انس ذکر کی اس کے بعد اس حدیث شریف کو لائے تو آپ یہ حدیث شریف لا کر یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ حدیث شریف "اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِهِمْ یُصَلُّوْنَ" "معنوی

اور جب اُسی وقت آسمان پر پہنچے تو حضرت کلیم اللہ علیہ السلام کو وہاں پایا۔ (۶۰)

لحاظ سے بھی صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قبر میں نماز پڑھنا واقع ہو چکا ہے اور ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے مشاہدہ فرما کر ہمیں اس کی خبر دی، لہٰذا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام سے قبر میں نماز پڑھنا ثابت ہے جس میں کسی کو انکار کی کوئی گنجائش نہیں تو دیگر انبیاء علیہم السلام کے اپنی قبروں میں نماز پڑھنے کو کوئی شئے مانع نہیں جب انبیاء علیہم السلام کا اپنی قبروں میں نماز پڑھنا ثابت ہے تو اُن کا زندہ ہونا بطریقِ اَولیٰ ثابت ہوا۔

۶۰۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر دوم، حصہ ششم مکتوب نمبر ۴۳۔ محشّی عُفی عنہ کہتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبی ﷺ نے اپنی قبر میں نماز پڑھتے دیکھا مسجد اقصیٰ تشریف لے گئے تو وہاں موجود پایا پھر آسمانوں پر تشریف لے گئے تو وہاں پایا، علامہ سخاوی لکھتے ہیں کہ اگر یہ کہا جائے کہ یہ (یعنی قبر میں نماز پڑھنا) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ خاص ہے تو اس کے جواب میں ہم یہ کہیں گے کہ ہم نے حدیثِ ابی ہریرہ سے جسے امام مسلم نے مرفوعاً روایت کیا ہے اِس کے شواہد پائے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا "بے شک میں نے اپنے آپ کو جماعتِ انبیاء علیہم السلام میں دیکھا پھر دیکھا کہ ایک پتلے دُبلے گھنگریالے بالوں والے ہیں گویا وہ قبیلہ شنوءہ سے ہیں اور ان میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں اُن کے ساتھ تمہارے صاحب (یعنی حضور ﷺ) بہت زیادہ مشابہ ہیں، پھر نماز کا وقت آیا میں نے جماعتِ انبیاء کی امامت کی" بیہقی نے کہا کہ سعید بن المسیب کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث میں ہے آپ اُن کو بیت المقدس میں ملے۔ اور واقعہ معراج میں حضرت ابو ذر اور مالک بن صعصعہ [illegible] سے ہے کہ آپ ﷺ جماعتِ انبیاء علیہم السلام سے آسمانوں میں ملے، پھر آپ نے اُن سے کلام فرمایا اور [illegible] تمام حدیثیں "صحیح" ہیں بعض بعض کی مخالف نہیں کہ حضور ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی قبر میں نماز پڑھتے دیکھا پھر رات ہی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور دیگر انبیاء علیہم السلام کو بیت المقدس کی سیر کرائی گئی تو آپ ﷺ نے ان کو آسمانوں میں دیکھا جیسا کہ آپ ﷺ نے اِس کی خبر دی، کہا کہ انبیاء علیہم السلام کا مختلف اوقات میں مختلف جگہوں پر تشریف لے جانا عقلاً جائز ہے جیسا کہ اس پر سچے کی خبر (یعنی نبی ﷺ کا فرمان) وارد ہے، اور اِن تمام میں انبیاء علیہم السلام کے زندہ ہونے پر دلالت ہے (القول البدیع، فوائد الباب الرابع، فائدۃ السادسۃ، رسول اللہ ﷺ حیّ علی الدوام، ص ۱۷۲، ۱۷۳) اور احادیثِ معراج میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر میں اور مسجد اقصیٰ میں اور آسمانوں پر موجود ہونے کا ذکر ہے حضور ﷺ نے جاتے وقت انہیں اپنی قبر میں نماز پڑھتے دیکھا، مسجد اقصیٰ پہنچے پر انہیں وہاں بھی پایا تو سوال یہ ہے کہ حضور ﷺ تو مسجد اقصیٰ براق پر تشریف لے گئے تو موسیٰ علیہ

السلام کس پر گئے، نماز کی حالتِ قیام میں تھے، نماز پوری کر کے گئے یا چھوڑ کر۔ اس کا جواب یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں بھی موجود تھے اور مسجد اقصیٰ اور آسمان میں بھی تشریف فرما ہوئے کیونکہ ان مقامات میں آپ کی موجودگی کے بارے میں احادیث وارد ہیں چنانچہ امام بیہقی نے لکھا اور اُن سے امام ابن حجر ہیتمی نے نقل کیا کہ یہ سب صحیح ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں نماز پڑھتے دیکھے گئے، پھر آپ اور دوسرے انبیاء کو بیت المقدس لے جایا گیا جیسا کہ ہمارے نبی ﷺ کو سیر کرائی گئی پھر حضرات انبیاء علیہم السلام کو آسمانوں کی طرف لے جایا گیا جیسا کہ ہمارے نبی ﷺ تشریف لے گئے، پس آپ ﷺ نے انہیں وہاں دیکھا جیسا کہ آپ نے اس کی خبر دی اور انبیاء علیہم السلام کا مختلف اوقات میں مختلف مقامات پر موجود ہونا عقلاً جائز ہے جیسا کہ اس پر سچے کی خبر وارد ہے اور اس تمام میں انبیاء علیہم السلام کی حیات پر دلالت ہے (حیاۃ الانبیاء للبیھقی، ص ۸۵۔ أیضاً الجوھر المنظم للھیتمی، الفصل الثانی، ص ۸۱ دار الحاوی) اور عارف باللہ امام عبد الوہاب شعرانی لکھتے ہیں: واقعۂ معراج سے یہ بھی ہے کہ ایک جسم کا ایک وقت میں دو جگہ حاضر ہونا جیسا کہ حضور سید عالم ﷺ نے اپنی ذاتِ مقدسہ کو بنی آدم کے نیک بخت افراد میں دیکھا جب کہ حضور ﷺ پہلے آسمان میں آدم علیہ السلام کے ساتھ جمع ہوئے، اور اسی طرح آدم و موسیٰ اور اُن کے علاوہ انبیاء کرام صلی اللہ علیہ و علیہم وسلم زمین میں اپنی قبروں میں بھی موجود ہیں اور اُسی وقت آسمانوں میں بھی ساکن۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے آدم کو دیکھا، میں نے موسیٰ کو دیکھا، میں نے ابراہیم کو دیکھا (صلی اللہ علیہ و علیہم وسلم) اور روح کی قید لگا کر یہ نہیں فرمایا کہ میں نے روحِ آدم کو دیکھا اور نہ یہ فرمایا کہ میں نے روحِ موسیٰ کو دیکھا، پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ آسمانوں میں گفتگو فرمائی، حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بعینہٖ زمین میں اپنی قبرِ انور کے اندر کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا۔

پس اے وہ شخص جو یہ کہتا ہے کہ ایک جسم دو جگہ نہیں پایا جا سکتا اِس پر تیرا ایمان کیسے ہوگا؟ (الیواقیت و الجواھر، الجزء الثانی، المبحث الرابع و الثلاثون فی بیان صحۃ الإسراء الخ، ص ۲۷۷، وفی النسخۃ الأزھریۃ، ۲/ ۴۰۔ أیضاً مقالات کاظمی، ۲/ ۵۰)

اور ایک وقت میں متعدد مقامات پر موجود ہونا یہ نبی کا معجزہ اور ولی کی کرامت ہے چنانچہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامت ہے کہ رمضان کے مہینے میں آپ تشریف فرما تھے ایک مرید نے آکر روزہ افطار کرنے کی دعوت دی آپ نے قبول فرمائی اس سے آنے کا وعدہ فرمالیا کچھ دیر بعد دوسرا آیا اُس نے افطار کی دعوت دی آپ نے قبول فرمائی، تیسرا آیا افطار کی دعوت دی آپ نے وعدہ فرمالیا، ایک شخص آپ کی بارگاہ میں موجود تھا کراماتِ اولیاء کا قائل نہ تھا، تین اشخاص کے ساتھ آپ کے افطار

۱۵۔ فُقرا کی محبت

آپ کا شریف اور لطیف خط صادر ہوا، الحمدللہ کہ اس کے مضمون سے فُقرا کی محبت اور اُن کی طرف توجہ کا حال معلوم ہوا، جو سرمایۂ آخرت ہے کیونکہ یہی لوگ اللہ کے ہمنشین ہیں (۶۱)

کے وعدے کو دیکھ کر دل ہی دل میں سوچنے لگا کہ افطار ایک ہی وقت ہوتا ہے ایک شخص ایک ہی جگہ افطار کر سکتا ہے اور وعدہ خلافی مؤمن کی شان کے بھی لائق نہیں یہ تو اللہ کے ولی کہلاتے ہیں، آج تو یہاں رُکنا چاہیئے اور یہ تماشا دیکھنا چاہیئے اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ آپ نے شام تک ستر آدمیوں سے افطار کا وعدہ فرمالیا اور جب افطار کا وقت آیا تو کہیں بھی تشریف نہ لے گئے، وہیں روزہ افطار فرمالیا وہ شخص دل ہی دل میں خوش ہونے لگا کہ آج مجھے اِن کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے کا موقع مل گیا لوگ آئے، نمازِ مغرب پڑھ کر گھروں کو چلے گئے، عشاء کے لئے آئے تراویح نماز سے فارغ ہو کر بیٹھے تو ایک مرید نے کہا آج اللہ تعالیٰ کا کرم ہوا کہ حضرت ہمارے ہاں افطار پر تشریف لائے، دوسرے نے کہا نہیں نہیں حضرت تو ہمارے ہاں تھے، اس طرح ستر کے ستر کہنے لگے حضرت نے ہمارے ہاں افطار کیا ہے وہ شخص حیرت زدہ پوچھنے لگا کہ تم سچ کہتے ہو سب نے کہا ہاں ہاں ہم حلفیہ کہتے ہیں کہ حضرت نے ہمارے ہاں ہمارے ساتھ افطار کیا ہے، پھر سب مل کر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں گئے، معاملہ عرض کیا آپ نے فرمایا، بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو وہ طاقت عطا فرماتا ہے کہ وہ ایک وقت میں [illegible] مقامات پر حاضر ہونا چاہیں تو حاضر ہو سکتے ہیں، ع

گئے اِک وقت میں ستر مریدوں کے یہاں [illegible]
سمجھ میں آ نہیں سکتا معمہ غوثِ اعظم [illegible]

تو نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس وقت اپنی قبر میں بھی تھے اور مسجد اقصیٰ اور آسمانوں میں بھی تشریف فرما ہوئے، یہ نبی کا معجزہ ہے اور ولی کی کرامت۔ آئندہ سطور میں ارشاد نمبر ۱۹ میں حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس باب میں کلام منقول ہے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک وقت میں چالیس مقامات پر حاضر ہونے اور حاشیہ میں شیخ ابو الفتح جونپوری علیہ الرحمہ سے ایک ہی وقت دس جگہ تشریف لے جانے اور اپنے حجرے میں بھی موجود رہنے کی کرامت بھی نقل کی گئی ہے۔

۶۱۔ یہ جملہ حدیث شریف "وَ أَنَا مَعَ عَبْدِیْ إِذَا ذَکَرَنِیْ" سے ماخوذ ہے کیونکہ فقیر کبھی غافل نہیں ہوتا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ﴾ (حاشیہ مکتوبات امام ربّانی) أخرجه البخاری، تعلیقاً فی باب ﴿وَ لَا تُحَرِّکْ بِهٖ لِسَانَکَ لِتَعْجَلَ بِهٖ﴾، و نقله التبریزی فی "مشکاة المصابیح"، برقم: ۲۲۸۵ و نقله السخاوی فی "المقاصد الحسنة"، برقم: ۱۸۶، ص ۱۱۴

اور یہ وہ لوگ ہیں جن کا ہم نشین بد بخت نہیں ہوتا، (۶۲) رسول اللہ ﷺ فقرائے مہاجرین کی طفیل اللہ تعالیٰ سے فتح طلب کرتے تھے (۶۳) اور آنحضرت ﷺ نے انہی کے حق میں فرمایا، (۶۴) ''بہت سے ایسے پریشان ہیں جو دروازہ سے ہٹائے ہوئے ہیں اگر خُدا کی قسم کھائیں تو البتہ پورا کردے، اس کو اللہ تعالیٰ'' ۔(۶۵)

۱۶۔ اولیاء اللہ کا مختلف مقامات پر حاضر ہونا

اگر کاملین کی ارواح کو یہ طاقت عطا کی جائے تو کونسی تعجب کی بات ہے، اور دوسرے بدن کی اُن کو کیا حاجت ہے، (۶۶) اس قسم کی ہیں وہ حکایتیں جو بعض اولیاء اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک ساعت میں مختلف مکانوں میں حاضر ہوتے ہیں اور مختلف کام اُن سے وقوع میں آتے ہیں، یہاں بھی اُن کے لطائف مختلف جسدوں میں متجسد ہو کر اور مختلف شکلوں میں متشکل ہو جاتے ہیں، اس طرح اِس عزیز (۶۷) کا حال ہے، جو ہندوستان میں رہتا ہے اور کبھی [illegible] باہر نہیں نکلا، بعض حضرات مکہ معظمہ سے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے اِس [illegible] دیکھا ہے اور ہمارے اور اِس عزیز کے درمیان ایسی ایسی باتیں ہوئیں

لفظ البخاری "هُمُ الْجُلَسَاءُ"، و لفظ مسلم "هُمُ الْقَوْمُ"

[۶۳۔] "مشكاة المصابیح" میں حدیث شریف کے ابتدائی کلمات ہیں: كان رسول الله ﷺ يستفتح

۶۴۔ جیسا کہ صحیح مسلم (کتاب البرّ و الصّلة و الآداب، باب فضل الضّعفاء و الخاملین، برقم: ۲۶۲۲، ص ۱۲۶۱)۔ اور "مشکاة المصابیح" (کتاب الرّقاق، باب فضل الفقراء و ما كان من عیش النّبیّ ﷺ، الفصل الأول، برقم: ۵۲۳۱، ۳۔۴/۲۵۳ میں ہے۔

۶۵۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ دوم، مکتوب نمبر ۷۴، ص ۶۰، ۶۱

۶۶۔ حضرت مُجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسرے مقام پر لکھتے ہیں: جب جنوں کو قدرتِ الٰہی سے یہ قدرت حاصل ہے کہ وہ مختلف شکلوں میں متشکل ہو کر عجیب و غریب کام سرانجام دیتے ہیں تو اگر اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کو یہ طاقت عنایت فرمادے تو کونسی تعجب کی بات ہے اور ان کو دوسرے مثالی بدنوں کی کیا ضرورت ہے۔ اسی طرح بعض اولیاء اللہ سے منقول ہے کہ وہ آنِ واحد میں متعدد مقامات پر حاضر ہوتے ہیں اور اُن سے مختلف قسم کے کام وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ (مکتوبات امام ربّانی، مکتوب نمبر ۱۸)

۶۷۔ اس سے حضرت مُجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی رضی اللہ عنہ نے اپنا حال بیان فرمایا ہے اور عزیز سے خود کو مراد لیا ہے۔

ہیں، بعض نقل کرتے ہے کہ ہم نے اِس کو رُوم میں دیکھا ہے اور بعض بغداد میں دیکھ کر آتے ہیں، سب اِس عزیز کے لطائف ہیں جو مختلف شکلوں میں ظاہر ہوتے ہیں۔(۶۸)

۱۷۔ بزرگوں کی دعا سے قضا بدل جاتی ہے

میرے حضرت قبلہ گاہی قدس سرہٗ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت سید محی الدین جیلانی (غوث الاعظم) قدس سرّہ نے اپنے بعض رسالوں میں لکھا ہے کہ قضائے مُبرم میں کسی تبدیلی کی مجال نہیں مگر مجھے اختیار دیا گیا ہے کہ اگر چاہوں تو میں اس میں بھی تصرُّف کروں۔

اس بات سے بہت تعجب کیا کرتے ہیں اور بعید از فہم فرماتے ہیں، یہ نقل مدت تک اِس فقیر کے ذہن میں رہی، یہاں تک کہ حضرت حق تعالیٰ نے اِس دولت سے مشرف فرمایا ایک دن ایک بلیّہ کے دفع کرنے کے درپے ہوا جو کسی دوست کے حق میں مقرر ہو چکی تھی، اُس وقت بڑی اِلتجا اور عاجزی اور نیاز سے عرض کی .... اور معلوم ہوا

۶۸۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر دوم، حصہ ہفتم، مکتوب نمبر ۵۸، ص ۲۰[illegible]

۲۵۔ میر عبدالواحد بلگرامی علیہ الرحمۃ الباری لکھتے ہیں:
مخدوم شیخ ابوالفتح جونپوری قدس سرہ کے پاس ماہِ ربیع الاوّل میں بتقریب میلاد [illegible] رسول اللہ ﷺ دس جگہ سے استدعا آئی کہ بعد نمازِ ظہر تشریف لائیں، آپ نے [illegible] قبول کر لیا، حاضرین نے عرض کیا کہ اے مخدوم آپ نے دسوں جگہ کا بلاوا قبول کر لیا اور [illegible] بعد چلنا ہے یہ کیسے ہو گا؟ فرمایا کہ کرشن چندر (ہندوؤں کا آوارہ پیشوا) تو کافر تھا بیک دم (بطور استدراج) سینکڑوں جگہ پہنچا، اگر ابوالفتح دس جگہ موجود ہو جائے تو حیرت کی کیا بات ہے، چنانچہ نمازِ ظہر [illegible] سے ڈولی پہنچی، مخدوم حجرہ سے باہر تشریف لائے پالکی پر سوار ہو گئے اور تشریف [illegible] دوسری جگہ کی سواری آئی، الغرض دسوں جگہ کی سواری آئی، مخدوم ہر مرتبہ حجرہ سے باہر تشریف لاتے پالکی پر سوار ہوتے اور تشریف لے جاتے اور (لطف یہ کہ) حجرہ میں بھی تشریف فرما رہتے۔

اس واقعہ کے بعد ولی کامل عارف باللہ سیدی عبدالواحد بلگرامی فرماتے ہیں: اے عقل مند! تو اسے تمثیل مت سمجھ لینا یعنی یہ خیال نہ کرنا کہ شیخ کا مثالی وجود اتنے مقامات پر تشریف لے گیا، نہیں خُدا کی قسم خود شیخ کی ذات ہر جگہ تشریف لے گئی بلکہ یہ تو صرف ایک شہر اور ایک مقام کا واقعہ ہے جب کہ بحرِ توحید میں مستغرق رہنے والے تو تمام عالم میں خواہ علویات ہوں یا سفلیات موجود رہتے ہیں۔(سبع سنابل مترجم، ترجمہ: مفتی خلیل خان برکاتی، چھٹا سنبلہ، حقائق وحدت اور آثار محبت و معرفت کے ظہور میں، ص ۳۴۴، ۳۴۵، حامد اینڈ کمپنی، لاہور، الطبع الثانی ۱۹۹۹م)

کہ حق تعالیٰ نے اُس بلیّہ کو دفع فرما دیا۔(۶۹)

میری تقدیر بُری ہو تو بھلی کر دے کہ ہے
محو و اثبات کے دفتر پہ کڑورا تیرا

(حدائقِ بخشش)

۱۸۔ کراماتِ اولیاء حق ہے

اولیاء اللہ کی کرامتیں حق ہیں اور اُن سے بکثرت خرقِ عادات کے واقع ہونے کے باعث اُن کی یہ بات عادتِ مُستمرہ ہو گئی ہے اور کرامت کا مُنکر علم عادی اور ضروری کا مُنکر ہے، نبی کا مُعجزہ دعویٰ نبوت کے ساتھ ملا ہوتا ہے اور کرامت اِس بات سے خالی ہے بلکہ اُس نبی کی متابعت کے اقرار کرنے کے ساتھ ملی ہوتی ہے۔(۷۰)

۱۹۔ تصوّرِ شیخ

[illegible] محبت کے نشان والے طالب اِس دولت کی تمنا کرتے ہیں اور ہزاروں میں سے [illegible] والا شخص کامل مناسبت کی استعداد رکھتا ہے، اور شیخ مقتداء کی تھوڑی صحبت سے اُس کے تمام کمالات کو جذب کر لیتا ہے، رابطہ کی نفی کیوں کرتے ہو، رابطہ مسجود الیہ ہے نہ مسجود [illegible] اور مسجدوں کی نفی کیوں نہیں کرتے، اِس قسم کی دولت سعادت مندوں کو میسر آتی ہے تاکہ تمام احوال میں صاحبِ رابطہ کو اپنا وسیلہ جانیں اور تمام اوقات اُسی کی طرف مُتوجہ رہیں، نہ اُن بدبخت لوگوں کی طرح جو اپنے آپ کو مستغنی جانتے ہیں، اور توجہ کے قبلہ کو اپنے شیخ کی طرف سے پھیر لیتے ہیں اور اپنے معاملہ کو درہم برہم کر لیتے ہیں۔(۷۱)

۲۰۔ شیخ کا استعمال شُدہ کپڑا فیوض و برکات کا باعث ہے

ہاں اگر شیخ کامل سے کوئی کپڑا تبرک کے طور پر تجھے ہاتھ لگے اور اعتقاد و اخلاص کے

۶۹۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ سوم، مکتوب نمبر ۲۱۷، ص ۱۲۴
۷۰۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ چہارم، مکتوب نمبر ۲۶۶، ص ۱۲۹
۷۱۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر دوم، حصہ ششم، مکتوب نمبر ۳۱، ص ۶۸

ساتھ تو اُسے پہن کر زندگی بسر کرنا چاہے تو اِس صورت میں بے شمار فائدوں اور ثمروں کے حاصل ہونے کا قوی احتمال ہے۔(۷۲)

۲۱۔ عُرس کی حاضری

حضرت خواجہ قدس سرّہٗ کے عُرس شریف کے دنوں میں دہلی حاضر ہو کر ارادہ تھا کہ آپ کی خدمت عالی میں بھی پہنچے۔ (۷۳)

۲۲۔ ایصالِ ثواب

نیز آپ نے پوچھا تھا کہ کلام اللہ ختم کرنا اور نمازِ نفل کا پڑھنا اور تسبیح و تہلیل کرنا اور اس کا ثواب ماں، باپ یا استاد یا بھائیوں کو بخشنا بہتر ہے یا کسی کو نہ بخشنا بہتر ہے، واضح ہو کہ بخشنا بہتر ہے کیونکہ اِس میں اپنا بھی نفع ہے اور غیر کا بھی اور عجب نہیں کہ اُس عمل کو دوسروں کے طفیل قبول کرلیں اور نہ بخشنے میں صرف اپنا ہی نفع ہے۔(۷۴)

آپ نے پے در پے مصائب کی ماتم پُرسی(۷۵) کی بابت لکھا تھا "اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ" (۷۶) یاروں اور دوستوں کو فرمائیں کہ ستر ستر ہزار بار کلمہ طیبہ "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" پڑھ کر خواجہ محمد صادق مرحوم اور اُن کی ہمشیرہ اُمِ کلثوم مرحومہ کی روح [illegible] بخشیں، یعنی ستر ہزار بار پڑھ کر ایک کی روح کو بخشیں اور ستر ہزار بار دوسرے کی روح کو۔ [illegible] دوستوں سے دعا و فاتحہ مسئول و مطلوب ہے۔(۷۷)

۷۲۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ سوم، مکتوب [illegible]، ص ۷۷

۷۳۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ چہارم، مکتوب ۲۳۳، ص ۲۳

۷۴۔ مکتوبات امام ربانی، جلد دوم، دفتر دوم، حصہ ہفتم، مکتوب ۷۷، ص ۷۸

۷۵۔ مکتوب شریف کی عبارت یہ ہے "عزائے مصائب" اور "غیاث اللغات" میں ہے کہ "عزا" زبر کے ساتھ ہے جس کے معنی مصیبت پر صبر کرنا، اور صبر کرنا اور اس میں استقامت، اور عرف میں بمعنی ماتم پرسی کے ہے۔

۷۶۔ اور یا اللہ عز وجل کے حکم ﴿اَلَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ لا قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ﴾ (سورۃ البقرۃ:۲/۱۵۶) کی بجا آوری ہے۔

۷۷۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر دوم، حصہ ششم مکتوب ٦٤، ص ۳۹

۲۳۔ اعمالِ مقربہ

اعمالِ مقربہ (یعنی وہ عمل جن سے درگاہِ الٰہی میں قُرب حاصل ہوتا ہے) فرض ہیں یا نفل، فرضوں کے مقابلے میں نفلوں کا کچھ اعتبار نہیں، فرضوں میں ایک فرض کا ادا کرنا، ہزار سالہ نفلوں کے ادا کرنے سے بہتر ہے، اگرچہ وہ نفل خالص نیت سے ادا کئے جائیں، اور خواہ وہ نفل از قسم نماز، روزہ، ذکر و فکر وغیرہ ہوں بلکہ کہتے ہیں کہ فرائض کے ادا کرنے کے وقت سنتوں میں سے کسی سنت اور مستحبات میں سے کسی مستحب کی رعایت کرنا یہی حکم رکھتا ہے۔(۷۸)

۲۴۔ بدعتی(۷۹) کی صُحبت کافر کی صحبت سے زیادہ نقصان دہ ہے (۸۰)

یقینی طور تصور فرمائیں کہ بدعتی (یعنی بدعقیدہ) کی صحبت کا فساد ....

۷۸۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ اول، مکتوب نمبر ۲۹، ص ۷۵

۷۹۔ [illegible] بدعقیدہ

۸۰۔ [illegible] کافر سے بدتر ہے اس لئے اس کی صحبت کافر کی صحبت سے زیادہ نقصان دہ بھی ہے، آج کا [illegible] خود کو مہذب سمجھتا ہے، بااخلاق گردانتا ہے وہ بدعقیدہ لوگوں سے نفرت اور اُن کی مخالفت [illegible] بُری ہوئی حرکت قرار دیتا ہے حالانکہ کفار کی مخالفت خُلقِ عظیم میں داخل ہے جب اُن کی مخالفت خُلقِ عظیم میں داخل ہے تو بدعقیدہ لوگوں کی مخالفت اور مرتدین سے نفرت و بیزاری اور اُن سے عداوت بطریقِ اولیٰ خُلقِ عظیم میں داخل ہوگی، حضرت مُجدّد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسّلام کو جو خُلقِ عظیم سے متصف ہیں، کفار سے جہاد کرنے اور ان پر سختی فرمانے کا حکم دیا، اس سے معلوم ہوا کہ کفار پر سختی کرنا خُلقِ عظیم میں داخل ہے۔ پس اسلام کی عزت کرنے سے اُن کی خوانخواہ تعظیم کرنا انہیں اونچی جگہ بٹھانا مراد نہیں بلکہ انہیں اپنی مجالس میں جگہ دینا ان کے ساتھ بیٹھنا اُٹھنا اور اُن سے گفتگو کرنا بھی اعزاز میں شامل ہے انہیں کتوں کی طرح دُور رکھنا چاہئے، اگر کوئی دنیاوی غرض یا کام اِن کے سوا حاصل نہ ہوسکے تو انہیں بےقدر جانتے ہوئے بقدرِ ضرورت اُن سے معاملہ کرنا چاہئے بلکہ اسلامی کمال تو یہ ہے کہ دنیاوی اغراض کے لئے بھی اُن سے رابطہ قائم نہ کیا جائے، اور کسی طرح اُن سے میل جول نہ رکھا جائے، حق سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں اپنا اور اپنے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسّلام کا دشمن قرار دیا ہے۔ پس اللہ و رسول کے دشمنوں سے میل جول اور محبت و الفت رکھنا بہت بڑی خطاؤں میں شامل ہے، دشمنانِ حق سے اُنس و محبت رکھنے کا کم از کم ضرر یہ ہے کہ احکام شرعیہ جاری کرنے اور نشاناتِ کفر مٹانے کی قوت مغلوب اور کمزور ہو جاتی ہے۔ علاقہ و دوستی ایسا کرنے سے مانع ہوتا ہے اور یہ بہت بڑا نقصان ہے، خُدا کے دشمنوں کی محبت اللہ تعالیٰ سے

......(۸۱) کافر کی صحبت کے فساد سے زیادہ ہے،(۸۲) اور تمام بدبختی (بدمذہب و بدعقیدہ) فرقوں میں بدتر اُس گروہ کے لوگ ہیں جو پیغمبرِ خُدا ﷺ کے اصحاب کے ساتھ بُغض رکھتے ہیں (۸۳)

دشمنی رکھنے کی جانب کھینچ کرلے جاتی ہے اور اس کے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام سے دشمنی رکھنے کا سبب بن جاتی ہے۔ انسان کو یہی گمان رہتا ہے کہ وہ زُمرۂ اہلِ اسلام سے ہے، اللہ و رسول ﷺ پر ایمان رکھتا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ اس کے اِس کرتوت کی چنگاریوں نے اُس کے خرمنِ دین و ایمان کو خاکستر کردیا۔(مکتوبات امام ربانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ سوم، مکتوب نمبر ۱۶۳، ص ۴۳، ۴۴)

حضرت مجدد کے اس مکتوب کی روشنی میں حضرت مجدد رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سے وابستگی رکھنے والے وہ لوگ جو بدمذاہب کے ساتھ محبت و دوستی رکھتے ہیں اُن کے ساتھ کھاتے، پیتے، بیٹھتے اُٹھتے ہیں، قادیانی جن کے مرتد ہونے میں کسی مسلمان کو شک نہیں اُن سے بھی میل جول رکھتے ہیں تو اسے اخلاق حسنہ قرار دیتے ہیں، ایسے لوگ اپنا انجام جان لیں کہ اُن کا دین و ایمان خاکستر ہو چکا ہے اور وہ [illegible] نہاد پیر جو جھوٹی عزت اور دنیاوی جاہ و رفاقی دولت کے حصول کی خاطر بدمذہب، بدعقیدہ لوگوں کو توبہ کروائے بغیر اپنے حلقہ میں داخل کرتے ہیں اس طرح وہ صحیح العقیدہ مسلمانوں کے ساتھ بدمذاہب کے میل جول کا اہتمام کر کے صحیح العقیدہ مسلمانوں کے ایمانوں کو خراب کرنے کی [illegible] سعی کرتے ہیں، مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسے شکاریوں کے دام سے اپنے آپ کو [illegible] مجدد کے سلسلہ سے وابستہ ہو کر اُن کا فیض چاہتے ہو تو حضرت مجدد [illegible] کے حامل اُن کی تعلیمات کے حامل کسی شیخ کی تلاش کریں۔

۸۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس فساد کی تشریح یوں فرمائی کہ [illegible] بدمذہبوں کی ہم نشینی دلوں کو بیمار کردیتی ہے" (کتاب القدر، باب ما روی فی الأهواء [illegible] فی القدر، برقم: ۴۱۳، ص ۱۵۱)

۸۲۔ حضرت مُجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فرمان مسلمانوں کے لئے عموماً اور مشائخ نقشبندیہ کے لئے خصوصاً اور پھر اُن کے واسطے سے نقشبندیت سے وابستگان کے لئے نص ہے کہ وہی شخص آپ کا مرید اور آپ کے سلسلے سے وابستہ ہے جو بدمذہبوں سے اجتناب کرتا ہوگا اور جو بدمذہب لوگوں سے دوستی و موالات رکھتا ہو پھر چاہے اپنے نام کے ساتھ سلسلہائے طریقت میں سے جتنے سلاسل کی نسبت چسپاں کرلے اس کا تعلق کسی سلسلہ کے ساتھ بھی نہیں ہے سلسلہ سے وابستگی تو دُور کی بات ہے اس کا تو ایمان ہی خطرے میں ہے وہ اپنے ایمان کی خیر منائے۔

۸۳۔ حضرت مُجدد علیہ الرحمہ کا یہ فرمان اُس وقت کا ہے جب بدمذہبوں میں سے رافضی فتنہ سرزمین ہند میں زوروں پر تھا تو آپ نے اُن کی مذمت فرمائی، ردّ و ابطال فرمایا، وہابیت کی پیداوار اور اس کی ہند میں

(یعنی رافضی)۔(۸۴)

۲۵۔ سودی قرض میں سب کا سب روپیہ حرام ہے

آپ اس دن فرماتے تھے کہ رِباء قرض سودی میں صرف زیادتی ہی حرام ہے، اور بارہ تنگہ کے عوض دس تنگہ قرض لینے میں صرف یہی دو تنگہ زیادتی حرام ہے، لیکن جب فقہ کی کتابوں کی طرف رجوع کیا تو معلوم ہوگیا کہ شریعت میں جس عقد میں زیادتی ہے اس میں رِبا (سود) بھی ہے، پس ناچار یہ عقد حرام ہوگا اور جو کچھ حرام کے سبب سے حاصل کریں، وہ بھی حرام ہوگا، پس دہ تنگہ بھی رِبا (سود) ہوگا اور حرام۔(۸۵)

۲۶۔ نفسِ امّارہ کی مَذمّت اور اس ذاتی مرض کا علاج

[illegible]ے مخدوم و مکرم! نفسِ امّارہ انسانی حُب و جاہ و ریاست پر پیدا کیا گیا ہے اور اِس کا [illegible]وں پر بلندی کا حاصل کرنا ہے، اور وہ بالذات اِس بات کا خواہاں ہے کہ [illegible] اس کا محتاج اور اُس کے اَمر و نہی کے تابع ہو جائے اور وہ خود کسی کا محتاج اور محکوم [illegible] خدائے بے مثل کے ساتھ اُلوہیت اور شرکت کا ہے بلکہ وہ بے سعادت [illegible] ہے، چاہتا ہے کہ حاکم صرف آپ ہی ہو اور سب اُس کے محکوم۔

حدیث قُدسی میں آیا ہے: "اپنے نفس کو دشمن رکھ کیونکہ وہ میری دشمنی میں

آمد بہت بعد کی ہے اگر وہابیت اس وقت ہوتی تو اس کی بھی پُر زور مذمت فرماتے اس کے باوجود آپ کے معتقدات و اعمال سے وہابیت کا ردّ ہو جاتا ہے جس پر آپ کے مکتوبات اور دیگر تصانیف شاہد ہیں اسی لئے جب امام اہلسنت امام احمد رضا مُحدث بریلوی کا زمانہ آیا تو رافضیت کے بعد وہابیت سرزمین ہند پر اپنے پنجے گاڑ رہی تھی، اور اس کے بارے میں عوام تو عوام بہت سے علماء بھی ابھی تردّد کا شکار تھے تو آپ نے اسلاف کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے اس ضروری اور اہم کام کی جانب توجہ فرمائی اور سب سے زیادہ ردّ فتنۂ وہابیت کا فرمایا اگرچہ آپ نے رافضیت اور قادیانیت وغیرہما کا بھی ردّ فرمایا ہے۔

۸۴۔ مکتوبات امام ربانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ دوم، مکتوب نمبر ۵۴، ص ۲۷

۸۵۔ مکتوبات امام ربانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ دوم، مکتوب نمبر ۱۰۲، ص ۱۰۳

کھڑا ہے'' ۔(۸۶)

دیگر حدیثِ قُدسی میں ہے: ''تکبر میری چادر ہے، اور عظمت میرا کپڑا، پس جس نے اِن دونوں میں سے کسی میں میرے ساتھ جھگڑا کیا میں اُس کو دوزخ میں داخل کروں گا اور مجھے کچھ پرواہ نہیں'' ۔ (۸۷)

دنیا کمینی جو خُدا تعالیٰ کی ملعونہ اور مبغوضہ ہے اِس باعث سے ہے کہ دنیا کا حاصل ہونا نفس کی کی مراد کے حاصل ہونے میں مدد دیتا ہے پس جو کوئی دشمن کی مدد کرے، وہ لعنت ہی کے لائق ہے، اور فقر فخرِ محمدی ﷺ ہے(۸۸) کیونکہ فقر میں نفس کی نامرادی اور عاجزی ہے،

۸۶۔ "تعادِ نفسَكَ فإنّها انتصبت بِمُعاداتي" بعض فرماتے ہیں کہ یہ قدسیاتِ داؤد علیہ السّلام سے ہے "معرب" (حاشیہ مکتوبات امام ربّانی)

۸۷۔ صحیح مسلم، کتاب البرّ و الصّلة باب تحريم الکبر، برقم: ۶۷۷۳/۱۳۶ ـ (۲۶۲۰) ص ۱۲۶۱
أيضاً مُتن أبي داؤد، کتاب اللّباس، باب ما جاء في الکبر، برقم: ۴۰۹۰، ۲۲۶/۴، ۲۲۷
أيضاً مُتن ابن ماجة، کتاب الزُّهد، باب البراءة من الکبر الخ برقم: ۴۱۷۴، ۹۹/۴
أيضاً الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان، کتاب البرّ و الإحسان، باب ما جاء في الطّاعات الخ برقم: ۳۲۸، ۲۷۲/۱
أيضاً مسند إسحاق بن راهويه من رجال الکوفيين، برقم: [illegible]
أيضاً المسند للإمام أحمد: ۲۴۸/۲، ۳۷۵/۲، ۴۱۴/۲
أيضاً نقله البرکلي في "الطّريقة المحمّدية"، برقم: ۱۹۶، ص ۳۵
أيضاً السّخاوي في "المقاصد الحسنة" برقم: ۷۹۴، ص ۳۱۹

۸۸۔ یہ نبی ﷺ کے فرمان "الفقرُ فخري" کی طرف اشارہ ہے جو لوگوں میں معروف ہے، علامہ ابن حجر عسقلانی شافعی نے لکھا کہ اِس کی کوئی اصل نہیں ہے اور قاضی عیاض نے "شفاء شریف" میں اِسے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ذکر کیا بعض نسخوں میں مذکور بالا الفاظ کے ساتھ اور بعض نسخوں میں "العجزُ فخري" کے الفاظ سے ہے، مُلا علی قاری نے "شرح شفا" میں فرمایا کہ اس کے موضوع اور باطل ہونے کا حکم اس کے سنت اور حدیث ہونے کے اعتبار سے ہے نہ کہ اس کے معنی کے اعتبار سے، معنی تو کتاب اللہ کے موافق ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَ اللّٰهُ الْغَنِيُّ وَ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ﴾ کے موافق ہیں (حاشیہ مکتوبات امام ربّانی، دفتر اول، حصہ دوم، ص ۲۵) امام دیلمی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا کہ تُحفةُ المُؤمنِ في الدُّنيا الفقرُ، یعنی مومن کا تحفہ دنیا میں فقر ہے۔ دیلمی کی اس روایت کے بارے میں امام سخاوی لکھتے ہیں: سندہ لا

انبیائے علیہم الصّلوٰۃ والسّلام کی بعثت سے مقصود اور شرعی تکلیفوں میں حکمت یہی ہے کہ نفسِ اَمّارہ عاجز اور خراب ہو جائے، شرعی احکام نفسانی خواہشوں کے دفع کرنے کے لئے وارد ہوئے ہیں، جس قدر شریعت کے موافق عمل کیا جائے اُس قدر نفسانی خواہشیں کم ہوتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ احکامِ شرعی میں ایک حکم کا بجالانا نفسانی خواہشوں کے دُور کرنے میں اُن ہزار سالہ ریاضتوں اور مجاہدوں سے جو اپنے پاس سے کئے جائیں، کئی درجہ بہتر ہے بلکہ ایسی ریاضتیں اور مجاہدے جو شریعتِ غرّا کے موافق نہ کئے جائیں، نفسانی خواہشوں کو مدد اور قوت دینے والے ہیں۔(۸۹)

رضا جو دل کو بنانا تھا جلوہ گاہِ حبیب
تو پیارے قیدِ خودی سے رہیدہ ہونا تھا

حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں ضروری ہیں

میرے سعادت مند بھائی! آدمی کو جس طرح حق تعالیٰ کے اوامر و نواہی کے بجالانے [illegible] ویسے ہی خُلق کے حقوق کو ادا کرنے اور اُن کے ساتھ غم خواری کرنے سے [illegible]

التّعظيم لأمر اللّٰه و الشّفقة على خلق اللّٰه (۹۰)

"اللہ تعالیٰ کے اَمر کی تعظیم اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر شفقت کرنا" میں انہی دو حقوق کے ادا کرنے کا بیان فرمایا ہے، اور دونوں طرف کو مدِّ نظر رکھنے کی ہدایت کرتا ہے، پس اِن دونوں میں سے صرف ایک ہی طرف پر اقتصار کرنا سراسر قصور ہے اور کُل کو چھوڑ کر جزو پر کفایت کرنا کمالیت سے دُور ہے، پس خُلق کے حقوق کو ادا کرنا اور اُن کی ایذاء کو برداشت کرنا ضروری

بأس به اور یہ حدیث عند الدیلمی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت سے بہت ضعیف سند کے ساتھ بھی مروی ہے (المقاصد الحسنة، حرف الفاء، برقم: ۷۴۵، ص ۳۰۷)

۸۹۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ دوم، مکتوب نمبر ۵۲، ص ۲۴، ۲۵

۹۰۔ مُلا علی قاری نے "مرقاۃ" میں فرمایا کہ "مقصود یہ ہے اللہ تعالیٰ کے اَمر کی تعظیم اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر شفقت کرنا ہے" (حاشیہ مکتوبات امام ربّانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ سوم، ص ۵۵)

ہے اور اُن کے ساتھ حُسنِ معاشرت یعنی اچھی طرح رہنا سہنا واجب ہے، بد دماغی اور لاپرواہی اچھی نہیں۔

گرچہ عاشق حُسن میں ہو خود جہان کا نازنین
نازِ محبوبی کے آگے نازگی اچھی نہیں

عاشقوں کا نازنین ہونا سراسر غلط ہے۔(۹۱)

۲۸۔ چند نصیحتیں جو ضروری ہیں

۱۔ اپنے عقائد کو فرقۂ ناجیہ یعنی علماءِ اہلِ سنت و جماعت جو کہ فرقہ ناجیہ ہیں کے عقائد کے موافق دُرست کریں۔(۹۲)

۹۱۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ سوم، مکتوب نمبر ۱۷۰، ص ۵٤

۹۲۔ اے میرے نقشبندی بھائیو! غور کرو، ہمارے سلسلہ کے رہبر، دوسرے ہزار کے مُجدِّد ہمیں پہلی نصیحت کیا فرماتے ہیں آپ فرماتے ہیں کہ "اہلِ سنت و جماعت فرقہ ناجیہ ہیں اور اُن کے مطابق عقائد درست کرو"، تو ہمیں چاہئے کہ ہم علماءِ اہلسنت و جماعت کی تعلیمات کی روشنی میں اپنے عقائد درست رکھیں، قادیانیت، رافضیت، خارجیت، وہابیت وغیرہا کے عقائد و نظریات کو اپنے دل میں ہرگز جگہ نہ دیں جگہ دینا تو دُور کی بات ہے اُن کے عقائد و نظریات [illegible] دیں، [illegible] زمانہ بہت سے ایسے بھی ہیں جو اپنے آپ کو نقشبندی کہتے ہیں [illegible] نظریات وہی ہیں جو بدمذاہب کے ہیں ایسے لوگوں کا نقشبندیت سے دُور کا بھی کوئی واسطہ نہیں ہے۔ ایسے پیر بھی ملیں گے جو نقشبندی کہلاتے ہوں گے اور عقائد و نظریات کے اعتبار سے وہابی ہوں [illegible] کو پسند کرتے اور اُن کی تعلیمات کو عام کرتے ہوئے نظر آئیں گے کہ جن سے بارگاہِ رسالت ﷺ میں گستاخیاں سرزد ہوئی ہیں اور وہ علماء عرب و عجم کے نزدیک کافر قرار پائے جن کے بارے میں علماء نے لکھا کہ جو اُن کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے تو ایسے نام نہاد نقشبندیت کے داعی پیروں سے دُور رہئے۔ اے نقشبندیو! تمہارے پیر تو وہ ہیں جو حضرت مُجدِّد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عقائد و نظریات کے حامل اور اُن کی تعلیمات کے عامل ہوں اور حضرت مُجدِّد رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو حضور ﷺ کو نُور مانتے ہیں جیسا کہ ارشاد نمبر ۷۴ میں گزرا، حضرت مُجدِّد تو حضور ﷺ کو اپنی مثل بشر ماننے والوں کو مُنکر گردانتے ہیں جیسا کہ ارشاد نمبر ۹ میں گزرا، حضرت مُجدِّد رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو حضور ﷺ کی جسمانی معراج کے قائل ہیں جیسا کہ ارشاد نمبر ۶ میں گزرا اور حضرت مُجدِّد رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو فرماتے ہیں اگر حضور ﷺ نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ اپنی ربوبیت کو ظاہر نہ فرماتا جیسا کہ ارشاد نمبر ۵ میں ہے حضرت مُجدِّد تو

۲۔ عقائد کے دُرست کرنے کے بعد احکامِ فقہیہ کے مطابق عمل بجالائیں، کیونکہ جس چیز کا اَمر ہو چکا ہے اُس کا بجالانا ضروری ہے اور جس چیز سے منع کیا گیا ہے اُس سے ہٹ جانا لازم ہے۔

۳۔ پنج وقتہ نماز کو سُستی اور کاہلی کے بغیر شرائط اور تعدیلِ ارکان کے ساتھ ادا کریں۔

۴۔ نصاب کے حاصل ہونے پر زکوٰۃ ادا کریں، امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عورتوں کے زیور میں بھی زکوٰۃ کا ادا کرنا فرمایا ہے۔(۹۳)

۵۔ اپنے اوقات کو کھیل کود میں صرف نہ کریں اور قیمتی عمر کو بیہودہ اُمور میں ضائع نہ کریں پھر اُمورِ منہیہ اور محظوراتِ شرعیہ کے بارے میں کیا تاکید کی جائے۔

۶۔ سُرود و نغمہ یعنی گانے بجانے کی خواہش نہ کریں، اور اُس کی لذّت پر فریفتہ نہ ہوں، یہ ایک قسم کا زہر ہے جو شہد میں ملا ہوا ہے اور سمِ قاتل (یعنی قاتل زہر) ہے جو شکر سے

حضور ﷺ کی شفاعت کو مانتے ہیں کہ کبیرہ گناہوں کے عذاب کو دُور کرنے میں حضور ﷺ کی شفاعت [illegible] حضرت مُجدِّد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ یہ ہے کہ "انبیاء علیہم السلام زندہ ہیں" جیسا کہ ارشاد [illegible] وہ لوگ جو حضور ﷺ کے نور کے مُنکر، حضور ﷺ کو اپنی مثل بشر مانیں، حضور ﷺ کی جسمانی معراج سے انکاری ہوں، حیاۃ انبیاء کا انکار کریں اور جو کہیں کہ کوئی شفاعت کرنے والا نہیں، بھلا ایسے گمراہ تمہارے پیر کیسے بن سکتے ہیں اگر وہ خود اِن اُمور کا انکار نہیں کرتے تو انکار کرنے والوں کو حق پر مانتے ہیں انہیں اپنا امام گردانتے ہیں تو یہ بھی اُن میں سے ہوئے اگر آپ کسی ایسے دھوکے باز کے چکر میں آگئے ہوں تو فوراً اس سے لاتعلق ہو جایئے کہ ایسا شخص خود گمراہ ہے، آپ کو بھی گمراہ کر دے گا، اگر آپ کو معلوم نہیں ہے تو اس کی تقریروں اور تحریروں کو نوٹ کیجئے کہ وہ کہیں کسی بدمذہب کی تعریف تو نہیں کرتا، اس کے اپنے عقائد تو خراب نہیں، نہ سمجھ آئے تو اس کی تحریر و تقریر کو صحیح العقیدہ سُنی علماء پر پیش کیجئے ان کی مدد لیجئے پھر اگر ایسی بات نہ ملے تو شکر کیجئے اور اگر اس کے عقائد میں کوئی خرابی نظر آئے تو علیحدگی اختیار کرنے میں دیر نہ کیجئے، میرا مقصد صرف آپ لوگوں کو بدمذہبوں سے بچانا اور حضرت مُجدِّد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عقائد کے حامل آپ کی تعلیمات پر عامل سچے نقشبندی پیروں کی جستجو میں لگانا ہے کیونکہ جو لوگ خود گمراہ ہوں وہ آپ کو کیا راہ دکھائیں گے پھر بدمذہب کی تعظیم حرام اور اُس کی صحبت زہرِ قاتل ہے جیسا کہ اس پر احادیث و آثار و اقوال پہلے گزر چکے ہیں اور اس بارے میں آپ حضرت مُجدِّد رضی اللہ تعالیٰ کا ارشاد نمبر ۴۷ پر ضرور پڑھ لیجئے۔

۹۳۔ یعنی زکوٰۃ کی فرضیت کا حکم فرمایا ہے۔

آلودہ ہے۔(۹۴)

۷۔ لوگوں کی غیبت اور نُکتہ چینی سے اپنے آپ کو بچائیں، شریعت میں اِن دونوں بُری خصلتوں کے حق میں بڑی وعید آئی ہے۔

۸۔ جہاں تک ہوسکے جھوٹ بولنے اور بہتان لگانے سے پرہیز کریں کیونکہ یہ دونوں بُری عادتیں تمام مذہبوں پر حرام ہیں، اور اِن کے کرنے والے پر بڑی وعید آئی ہے۔

۹۔ خلقت کے عیبوں اور گناہوں کا ڈھانپنا اور اُن کے قُصوروں سے درگزر کرنا اور معاف کرنا بڑے عالی حوصلہ والے لوگوں کا کام ہے۔

۱۰۔ غلاموں اور ماتحتوں پر شفیق و مہربان رہنا چاہئے اور اُن کے قصوروں پر مواخذہ نہ کرنا چاہئے، موقع اور بے موقع اُن نامُرادوں کو مارنا، کوٹنا اور گالی دینا اور اِیذا [illegible] نامناسب ہے۔

۱۱۔ اپنی تقصیروں کو نظر کے سامنے رکھنا چاہئے، جو ہر ساعت حق تعالیٰ کی پاک بارگاہ کی نسبت وقوع میں آرہی ہیں اور حق تعالیٰ اُن کے مواخذہ میں جلدی نہیں کرتا، اور روزی نہیں روکتا۔

۱۲۔ عقائد کے درست کرنے اور احکام فقہیہ کے بجا لانے کے بعد اپنے اوقات کو ذِکرِ الٰہی میں بسر کریں، اور جس طرح ذکر کا طریقہ بتایا گیا ہے اسی طرح عمل میں لائیں اور جو کچھ اُس کے منافی ہو اُس کو اپنا دشمن جان کر اُس سے اجتناب کریں۔

هر چه جز ذِکرِ خدائے احسن ست　　گر شکر خوردن بود جان کندن ست

عشقِ حق کے ما سوا جو کچھ کہ ہے ہر چند اَحْسَن ہے
شکر کھانا بھی گر ہو گا عذاب جان کندن ہے (۹۵)

۹۴۔ حدیث شریف ہے کہ "الغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ" (الجامع الصغیر، برقم: ۵۸۱۰، ۱۱۸۵/۲) یعنی گانا بجانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے۔

۹۵۔ مکتوبات امام ربانی، جلد دوم، دفتر سوم، حصہ ہشتم، مکتوب نمبر ۳۴، ص ۸۵، ۸۶

۲۹۔ اہلِ سنّت و جماعت کے عقائد کے مطابق عمل کرنا ذریعہ نجات ہے

یعنی اول لازم ہے کہ اپنے عقائد کو اہلِ سنّت و جماعت شکر اللہ تعالیٰ سعیہم کے موافق دُرست کریں،(۹۶) دوسرے احکامِ شرعیہ فقہیہ کے موافق عمل کریں اور تیسرے صوفیہ کرام قدس سرّہم کے بلند طریقہ پر سلوک کریں جس کو اِن سب کی توفیق حاصل ہوگئی، وہ دونوں جہان میں بڑا کامیاب ہوگیا اور جو اِن سے محروم رہا اُس کو بڑا خسارہ حاصل ہوا۔(۹۷)

حضرت خواجہ احرار قدس سرّہٗ سے منقول ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر تمام احوال و مواجید کو ہمیں دے دیں، اور ہماری حقیقت کو اہلِ سنّت و جماعت کے عقائد کے ساتھ آراستہ نہ کریں تو سوائے خرابی کے ہم کچھ نہیں جانتے اور تمام خرابیوں کو ہم پر جمع کر دیں لیکن ہماری حقیقت کو اہلِ سنت و جماعت کے عقائد سے نوازش فرمائیں تو پھر کچھ خوف نہیں۔(۹۸)

۳۰۔ نبی کریم ﷺ کی شفاعت اور کلمہ طیبہ کے فضائل

[illegible] اس کلمہ طیبہ کو رحمت کے اُن ننانوے حصوں کے خزانہ کی کنجی معلوم کرتا ہے، جو آخرت کے لئے ذخیرہ فرمائے ہیں، اور جانتا ہے کہ کفر کی ظلمتوں اور شرک کی کدورتوں کو دفع کرنے کے لئے اس کلمہ طیبہ سے بڑھ کر زیادہ شفیع اور کوئی کلمہ نہیں، جس شخص نے اِس کلمہ طیبہ کی تصدیق کی ہو، اور ذرہ ایمان حاصل کرلیا ہو اور پھر کفر و شرک کی رسموں میں مبتلا

۹۶۔ حضرت مجدد الفِ ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ "پیغمبر خُدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل میں اکہتر (۷۱) فرقے بن گئے تھے جن میں ایک کے سوا سب جہنمی تھے، قریب کہ میری اُمت کے تہتر (۷۳) فرقے بن جائیں، جن میں سے ایک جنتی ہوگا اور باقی سب جہنمی"۔ صحابہ نے عرض کی کہ وہ نجات پانے والا فرقہ کون سا ہوگا؟" آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ اسی طریقے پر ہوگا جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں" اور اسی نجات پانے والے فرقہ کا نام اہلسنت وجماعت ہے اور وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی تابعداری کو ضروری قرار دیتے ہیں اور آنحضرت ﷺ کے صحابہ کی پیروی کرتے ہیں، اے اللہ! ہمیں اہلسنت و جماعت کے عقیدے پر قائم رکھنا اور اسی جماعت میں رہتے ہوئے موت آئے اور ان حضرات کے ساتھ ہمارا حشر ونشر ہو (مکتوبات امام ربانی، جلد دوئم، مکتوب نمبر ۶۷، ص ۱۰)

۹۷۔ مکتوبات امام ربانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ سوم، مکتوب نمبر ۱۷۷، ص ۶۴

۹۸۔ مکتوبات امام ربانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ سوم، مکتوب نمبر ۱۹۳، ص ۸۱

ہو (۹۹) تو اُمید ہے کہ اِس کلمہ کی شفاعت سے اُس کا عذاب دُور ہو جائے گا اور دوزخ کے دائمی عذاب سے نجات پا جائے گا۔

جس طرح کہ اس اُمت کے تمام کبیرہ گناہوں کے عذاب کو دُور کرنے میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شفاعت نافع اور فائدہ مند ہے اور یہ جو میں نے کہا ہے کہ اس اُمت کے کبیرہ گناہ تو اس لئے کہا ہے کہ سابقہ اُمتوں میں کبیرہ گناہوں کا ارتکاب بہت کم ہے، بلکہ کفر و شرک کی رسمیں بھی بہت کم پائی جاتی ہیں، شفاعت کی زیادہ محتاج یہی اُمت ہے، گزشتہ اُمتوں میں بعض لوگ کفر پر اڑے رہتے اور بعض اخلاص کے ساتھ ایمان لاتے اور اَمر بجالاتے تھے۔

اگر کلمہ طیبہ اُن کا شفیع نہ ہوتا اور حضرت خاتم الرُسل ﷺ جیسے شفیع اُن کی شفاعت نہ فرماتے تو یہ اُمت پُر گناہ ہلاک ہو جاتی:

أُمَّةٌ مُذْنِبَةٌ وَرَبٌّ غَفُوْرٌ

اُمت گنہگار ہے اور ربّ بخشنے والا ہے۔

حق تعالیٰ کی عفو و بخشش جس قدر اِس اُمت کے حق میں کام آئے گی، معلوم نہیں کہ گزشتہ اُمتوں کے حق میں اِس قدر کام آئے، گویا رحمت کے ننانوے حصوں کو اِسی پُر گناہ اُمت کے لئے ذخیرہ کیا ہوا ہے۔

کہ ہیں گناہ گار لائق [illegible]

چونکہ حق تعالیٰ عفو و مغفرت کو دوست رکھتا ہے اور عفو و مغفرت کے [illegible] کے برابر کوئی محل نہیں، اس لئے یہ اُمت خیرالاُمم ہو گئی اور کلمہ جو ان کی شفاعت کرنے والا ہے، افضل الذِکر بن گیا اور اِن کی شفاعت فرمانے والے پیغمبر نے سیّد الانبیاء کا خطاب پایا۔

یہ وہ لوگ ہیں جن کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے، اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

ہاں ارحم الراحمین اور اَکرمُ الاَکرمین ایسا ہی ہونا چاہئے۔

۹۹۔ یعنی کفار و مشرکین کی ایسی رسوم میں مبتلا ہو جو اُن کے مذہبی شعار نہیں ہے کیونکہ کفار کی ایسی رسم میں مبتلا ہونا جو اُن کی مذہبی شعار ہو اسے فقہاء کرام نے کفر لکھا ہے جیسا کہ "فتاویٰ تتارخانیہ" اور "فتاویٰ ہندیہ" وغیرہما میں ہے۔

کریموں پر نہیں ہے کام دشوار (۱۰۰)

۳۱۔ اہلُ اللہ کو باطن میں دنیا سے کوئی تعلق نہیں

خدا تعالیٰ کی معرفت اُس شخص پر حرام ہے جس کے باطن میں دنیا کی محبت رائی کے دانہ جتنی بھی ہو، یا اُس کے باطن کو دنیا کے ساتھ اِس قدر تعلق ہو، یا دنیا کی اتنی مقدار اُس کے باطن میں گزرتی ہو، (۱۰۱) باقی رہا ظاہر، اُس کا ظاہر جو باطن سے کئی منزلیں دُور پڑا ہے، اور آخرت سے دنیا میں آیا ہے، اور اُس کو لوگوں کے ساتھ اختلاط پیدا کیا ہے، تا کہ وہ مناسبت حاصل کرے، جو افادہ اور استفادہ میں مشروط ہے، اگر دنیاوی کلام کرے اور دنیاوی اسباب میں مشغول رہے تو گنجائش رکھتا ہے اور کچھ مذموم نہیں بلکہ محمود ہوتا ہے تا کہ بندوں کے حقوق ضائع نہ ہوں اور استفادہ اور افادہ کا طریق بند نہ ہو جائے، ظاہر میں لوگ اُس کو اپنی طرح [illegible] نما جو فروش تصور کرتے ہیں اور اُس کے ظاہر کو اس کے باطن سے بہتر جانتے ہیں، [illegible] ہیں کہ بظاہر بے تعلق دکھائی دیتا ہے مگر باطن میں گرفتار ہے یا اللہ! تو ہمارے اور ہمارے [illegible] درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر، تو سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا ہے۔ (۱۰۲)

۳۲۔ صُحبتِ صالح، اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے

آپ کا صحیفہ شریفہ جو کمالِ محبت و اخلاص سے صادر فرمایا تھا مع ہدیوں اور تحفوں کے پہنچا، اللہ تعالیٰ آپ کو اس گروہ کی محبت پر استقامت عطا فرمائے، اور قیامت کو انہی کے ساتھ

۱۰۰۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر دوم، حصہ ششم، مکتوب نمبر ۳۷، ص ۹۶

۱۰۱۔ حضرت مُجدّد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمان سے ظاہر ہے کہ دنیا کے طالب پر اللہ تعالیٰ کی معرفت حرام ہے پھر حضرت مُجدّد کے سلسلہ سے وابستگی کے دعویدار اس نام نہاد پیر کے بارے میں کیا خیال ہے جو اپنے مریدین و معتقدین سے اعلانیہ کہے کہ اپنے روپے پیسے مجھے دے دو، یا جس کی نظر مریدوں کے مال و دولت پر ہو، یا جو پیر مال کی ایسی ہوس رکھتا ہو کہ سود جو حرام قطعی ہے اس کے لین دین سے بھی گریز نہ کرتا ہو، کیا ایسے شخص سے بیعت اور اس سے وابستگی کسی مسلمان کو روا ہو گی، ہرگز نہیں کیونکہ پیر سے مسلمان اپنا تعلق اس لئے جوڑتا ہے کہ اُسے معرفتِ الٰہی حاصل ہو تو جس پر اللہ تعالیٰ کی معرفت حرام ہو چکی ہو اس کے ذریعے کسی کو کیا معرفت حاصل ہو گی۔

۱۰۲۔ مکتوباتِ امام ربّانی، جلد دوم، دفتر دوم، حصہ ششم، مکتوب ۳۸، ص ۹۸

اٹھائے، یہ وہ لوگ ہیں جن کا ہم نشین بد بخت نہیں ہوتا،(۱۰۳) اور ان کا انیس و حبیب محروم نہیں ہوتا:(۱۰٤)

هُمْ جُلَسَاءُ اللّٰهِ (۱۰۵)

یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ایسے ہم نشین کہ اُن کو دیکھنے سے خُدا یاد آجاتا ہے۔

نَظَرُهُمْ دَوَاءٌ وَ كَلَامُهُمْ شِفَاءٌ وَ صُحْبَتُهُمْ ضِيَاءٌ وَ بَهَاءٌ، هُمْ مَنْ

۱۰۳۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر و الدعاء باب فضل مجالس الذکر، برقم:۲٦۸۹، ص۱۰۳۷ بلفظ "وَ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ"
أيضاً المقاصد الحسنة، باب حرف الهاء، برقم:۱۲۸۰، ص٤٥۲، و قال: متفق عليه عن أبی هريرة مرفوعاً
أيضاً سنن الترمذی، كتاب الدعوات، باب ما جاء "إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِی الْأَرْضِ" برقم:۳٦۰۰، ٤۱۷/٤، بلفظ "هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى لَهُمْ جَلِيْسٌ"

۱۰٤۔ وَلَا يَحْرُمُ أَنِيْسُهُمْ وَلَا يَخِيْبُ مُحِبُّهُمْ

۱۰۵۔ "صحيح البخاری" (كتاب الدعوات، باب فضل ذكر الله عز و جل، برقم:٦٤۰۸، ۱۸۷/٤ هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ) إِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ۔
أيضاً المقاصد الحسنة، حرف الهاء، برقم:۱۲۸۰، ص٤٥۲ و قال و فی الباب عن ابن عباس فی "الطبرانی الصغير" و عن أنس فی "البزار" [illegible] لا يشقى بهم جليسهم) (یہاں تک کے کلمات کو امام ابن ماجہ نے اپنی "سنن" [illegible] الزهد، باب من لا يُؤبه له، برقم:٤۱۱۹، ٤۷۳/٤ میں روایت کیا الفاظ یہ ہیں: "ألا أنبئكم بخياركم؟" قالوا: بلى يا رسول الله قال: "خِيَارُكُمُ الَّذِيْنَ إِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ" [illegible] نے "الأدب المفرد" کے باب (۱۵۰) النمام، برقم:۳۲٦، ص ۱۱۰ [illegible] امام احمد نے "المسند" (٤۵۹/٦، برقم:۲۸۱۵۱، ۲۸۱۸۳) میں اور عبد بن حمید نے اپنی "مسند" (کے من (۱٤۰) حديث أسماء (برقم:۱۵۸۰، ص٤۵۷) میں روایت کیا ہے اور ابن المبارک اور حکیم ترمذی نے روایت کیا کہ عن سعيد بن جبير (عن ابن عباس)، قال: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَوْلِيَاءُ اللّٰهِ؟ قال: "الَّذِيْنَ إِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ" (الزهد و الرقاق، لابن المبارك، باب تعظيم ذكر الله عز و جل، برقم:۲۰۵، ص۱۷۱، و نوادر الأصول، الأصل الرابع و المئة برقم:٦۲۳، ۱٤۹/۳، و فی نسخة أخرى (الأصل الثالث و المئة ۵٦۷/۲)) یعنی حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ اولیاء اللہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "وہ جب انہیں دیکھا جائے تو اللہ عزوجل یاد آجائے"۔

رَأٰى ظَاهِرَهُمْ خَابَ وَ خَسِرَ وَ مَنْ رَأٰى بَاطِنَهُمْ نَجٰى وَ أَفْلَحَ

یہ وہ لوگ ہیں جس نے اِن کو پہچانا اُس نے اللہ تعالیٰ کو پالیا(۱۰٦) اور اُن کی نظر دوا ہے اور اُن کا کلام شفا اور اُن کی صحبت سراپا نور و ضیاء ہے یہ وہ لوگ ہیں جس نے اُن کے ظاہر کو دیکھ لیا وہ محروم و نا اُمید ہوا اور جس نے اُن کے باطن کو دیکھا بزرگ ہو گیا او رنجات و خلاصی پا گیا۔

کسی نے کیا اچھا کہا ہے کہ اِلٰہی یہ کیا ہے جو تو نے اپنے دوستوں کو عطا کیا ہے، کہ جس نے اُن کو پہچانا اُس نے تجھے پالیا اور جب تک تجھے نہ پایا اُن کو نہ پہچانا یعنی اُن کا پہچاننا اور تیرا پانا ایک دوسرے سے الگ نہیں۔(۱۰۷)

۳۳۔ مومن کی بلند شان اور اُس کو ایذا دینے سے بچنا ضروری ہے

دل اللہ تعالیٰ کا ہمسایہ ہے جس قدر دل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے قریب ہے اُس قدر کوئی اور شے قریب نہیں، دل خواہ مومن (نیکو کار) ہو یا گنہگار، اُس کی اِیذاء سے اپنے آپ کو بچانا [illegible] خواہ عاصی او رنافرمان ہو پھر بھی اُس کی حمایت اور مدد کی جاتی ہے، پس [illegible] ڈرنا چاہئے کیونکہ کفر کے بعد جو اللہ تعالیٰ کی ایذاء کا باعث ہے، دل کی [illegible] اور کوئی نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف پہنچنے والی چیزوں سے زیادہ اقرب [illegible] ہے، نیز خلق سب کی سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور کسی شخص کے غلام کو مارنا یا اُس کی اہانت کرنا اُس کے مولا و مالک کی اِیذاء کا موجب ہے، تو پھر اُس مولا کا کیا حال ہوگا جو مالک و مختار ہے، اُس کی خلق میں جتنا کہ اُس نے حکم دیا ہے اُس سے بڑھ کر تصرف نہ کرنا چاہئے، کیونکہ وہ (یعنی اس قدر) اِیذا میں داخل نہیں بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری ہے، مثلاً بکر زانی کی حد سو کوڑے ہے اگر کوئی سو کوڑے سے زیادہ مارے تو ظلم ہے اور ایذا میں داخل ہے۔(۱۰۸)

۱۰٦۔ وَ هُمْ مَنْ عَرَفَهُمْ وَجَدَ اللّٰهَ

۱۰۷۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر دوم، حصہ ہفتم، مکتوب نمبر ۵۲، ص٤۰۳

۱۰۸۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر سوم، مکتوب ٤۵، ص۱۰۵، ۱۰٦

۳۴۔ حق تعالیٰ کی قضا پر راضی رہنا چاہئے

رنج و خوشی اور عافیت و بلا میں اللہ ربّ العالمین کی حمد ہے، اُس حکیم جلّ شانہٗ کا کوئی کام حکمت و بہتری سے خالی نہیں ہوتا اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کرتا ہے اُس میں سراسر اِصلاح و بہتری ہوتی ہے۔

﴿وَ عَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْــٴًـا وَّ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ۚ وَ عَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَیْــٴًـا وَّ هُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ (۱۰۹)

اور قریب ہے کوئی بات تمہیں بُری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بُری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ (کنزالایمان)

پس آپ اُس کی بلا (آزمائش) پر صبر کریں، اُس کی قضا پر راضی رہیں، اُس کی اطاعت پر ثابت قدم رہیں، اور اُس کی نافرمانی سے بچیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَ مَاۤ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ وَ یَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍ﴾ (۱۱۰)

اور تمہیں جو مصیبت پہنچی اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت کچھ تو معاف فرما دیتا ہے۔ (کنزالایمان)

اپنے افعال سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ و استغفار کریں اور اُس سے عفو و عافیت طلب کریں۔ (۱۱۱)

۳۵۔ قرآن مجید تمام احکامِ شرعیہ کا جامع ہے

قرآن مجید تمام احکام شرعیہ بلکہ تمام گزشتہ شریعتوں کا جامع ہے اس شریعت کے بعض

۱۰۹۔ سورۃ البقرۃ: ۲/۲۱۶

۱۱۰۔ سورۃ الشوریٰ: ۴۲/۳۰

۱۱۱۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر سوم، حصہ ہشتم، مکتوب نمبر ۱۹، ص ۴۵

احکام اِس قسم کے ہیں جو نص کی عبارت اور اِشارت اور دلالت اور اقتضا سے مفہوم ہوتے ہیں، اِس قسم کے احکام کے فہم میں تمام خاص و عام اہلِ لُغت برابر ہیں۔

دوسری قسم کے احکام وہ ہیں جو اجتہاد اور استنباط سے مفہوم ہوتے ہیں، یہ فہم آئمہ مجتہدین کے ساتھ مخصوص ہے، جن میں اول آنحضرت ﷺ بقول جمہور، پھر آنحضرت ﷺ کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم، پھر آنحضرت ﷺ کی اُمّت کے تمام مجتہدین ہیں.......

قرآن مجید کی تیسری قسم کے احکام اِس قسم کے ہیں جن کو سمجھنے سے انسان کی طاقت عاجز ہے، جب تک احکام کے نازل کرنے والے جلّ شانہٗ کی طرف سے اطلاع نہ ملے اُن احکام کو کچھ سمجھ نہیں سکتے، اِس اعلام و اطلاع کا حاصل ہونا پیغمبر خُدا ﷺ کے ساتھ مخصوص ہے، پیغمبر کے سوا کسی اور کو یہ اطلاع نہیں دیتے، یہ احکام اگرچہ کتاب سے ہی ماخوذ ہیں، لیکن چونکہ اِن احکام کے مظہر پیغمبر ﷺ ہیں اِس لئے یہ احکام سنّت کی طرف منسوب ہوئے ہیں، کیونکہ ہیں کہ مظہر سنّت ہے، جس طرح احکام اجتہادیہ کو قیاس کی طرف منسوب کرتے ہیں اسی اعتبار سے کہ قیاس ان احکام کا مظہر ہے، پس سنّت و قیاس دونوں احکام کے مظہر ہیں۔ (۱۱۲)

۳۶۔ فضائل امام اعظم رضی اللہ عنہ اور نزولِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

ہاں ہمارے پیغمبر ﷺ کی پچھلی سنّت پہلی سنّت کی ناسخ ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو نزول کے بعد اِس شریعت کی متابعت کریں گے، آنحضرت ﷺ کی سنّت کا اتباع بھی کریں گے، کیونکہ اِس شریعت کا نسخ جائز نہیں، عجب نہیں کہ علماء ظاہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اجتہادات سے ان کے ماخذ کے کمال دقیق اور پوشیدہ ہونے کے باعث انکار کر جائیں اور اُن کو کتاب و سنت کے مخالف جانیں، حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلوٰۃ و السّلام کی مثال حضرت امام اعظم کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سی ہے جنہوں نے ورع و تقویٰ کی برکت اور سنت کی متابعت کی دولت سے اجتہاد و استنباط میں وہ بلند درجہ حاصل کیا ہے، جس کو دوسرے لوگ سمجھ نہیں سکتے، اور اُن کے مجتہدات کو دقّتِ معانی کے باعث کتاب و سنّت کے مخالف جانتے ہیں، اُن کو اور اُن کے اصحاب کو اصحاب رائے خیال کرتے ہیں، یہ سب کچھ اُن کی حقیقت تک

۱۱۲۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر دوم، حصہ ہفتم، مکتوب نمبر ۵۵، ص ۱۱

نہ پہنچنے اور اُن کے فہم وفراست پر اطلاع نہ پانے کا نتیجہ ہے۔(۱۱۳)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جنہوں نے اُن کی فقاہت کی باریکی سے تھوڑا سا حصہ حاصل کیا ہے فرمایا ہے:

اَلْفُقَهَاءُ كُلُّهُمْ عِيَالُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ (۱۱٤)

۱۱۳۔ امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسرے مقام پر لکھتے ہیں: امام ابوحنیفہ فقہ کے بانی ہیں تین چوتھائی فقہ ان کے لئے مسلّم ہے جب کہ باقی آئمہ ایک چوتھائی میں سارے شریک ہیں، فقہ میں صاحب خانہ امام ابوحنیفہ ہیں، اور باقی سب اُن کے عیال بچے ہیں باوجود اس کے کہ میں مذہب حنفی کا پابند ہوں لیکن مجھے امام شافعی سے گویا ذاتی محبت ہے اور انہیں بزرگ جانتا ہوں اس لئے بعض نفلی کاموں میں اُن کی تقلید کرلیتا ہوں، لیکن کیا کروں دوسرے آئمہ مجتہدین کو وافر علم اور کمال تقویٰ کے باوجود امام ابوحنیفہ کے سامنے بچوں کی طرح دیکھتا ہوں (مکتوبات امام ربانی، جلد دوئم، حصہ ہفتم، مکتوب نمبر ۵۵، ص ۱۵) اور دوسری کتاب میں لکھتے ہیں: حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بزرگوں کے بزرگ ترین امام ہیں، وہ امام اجل پیشوائے اکمل ہیں، ان کی بلندی شان کو بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ وہ امام مالک، امام احمد بن حنبل اور امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب سے زیادہ عالم اور متقی ہیں، اُن کا مقام ان تمام سے بلند تر [illegible] امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں "تمام فقہائے اسلام امام ابوحنیفہ کے سامنے [illegible] ہیں" امام شافعی جب امام ابوحنیفہ کی قبر پر فاتحہ کے لئے حاضر ہوتے تو [illegible] کو چھوڑ دیتے تھے اور اپنی رائے پر عمل کرنے کی بجائے امام ابوحنیفہ کو ترجیح [illegible] فرمایا کرتے تھے کہ مجھے شرم آتی ہے کہ میں اس شخص کے سامنے اپنی رائے کا اظہار کروں جس کی رائے مجھ سے فائق اور بلند ہے، آپ کا یہ معمول تھا کہ حضرت امام ابوحنیفہ کے مزار کی زیارت کو روانہ [illegible] کے دوران امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنا چھوڑ دیا کرتے تھے اور فجر کی نماز میں قنوت بھی ترک کر دیا کرتے تھے، حقیقت یہ ہے کہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقام اور شان کو امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی صحیح طور پر جانتے تھے۔(مبدء و معاد، حضرت امام اعظم کی عظمت، ص ۸۲)

۱۱٤۔ تهذيب التهذيب من اسمه النعمان، برقم: ۸۳۹۹ بلفظ "النَّاسُ عِيَالٌ فِي الْفِقْهِ عَلٰى أَبِيْ حَنِيْفَةَ"

أيضاً عقود الجمان، ص ۱۸۷ بلفظ "مَنْ أَرَادَ أَنْ يَتَبَحَّرَ فِي الْفِقْهِ فَهُوَ عِيَالٌ عَلٰى أَبِيْ حَنِيْفَةَ"۔

أيضاً الانتقاء الجزء الثالث ذكر أبي حنيفة، برقم: ۲۲، قول الشافعي فيه ص ۲۱۰۔

أيضاً تاريخ بغداد، باب النون، ذكر من اسمه النعمان، ۲٤٦/۱۱۔

أيضاً الانتصار و الترجيح للمذهب الصحيح، الباب الأول، ص ٤٥٦۔

أيضاً تبييض الصحيفة، ص ۱۰٤ بلفظ "النَّاسُ عِيَالٌ عَلٰى أَبِيْ حَنِيْفَةَ فِي الْفِقْهِ"

یعنی، فقہاء سب امام ابوحنیفہ کے عیال ہیں۔(۱۱۵)

اِن کم ہمتوں کی جرأت پر افسوس ہے کہ اپنا قصور دوسروں کے ذمے لگاتے ہیں:

قاصرے گر کند این قافلہ را طعن قصور — حاش لِلّٰہ کہ برارم بزبان این گلہ را

ہمہ شیرانِ جہاں بستۂ این سلسلہ اند — روبہ از حیلہ چسان بگسلد این سلسلہ را

اگر کوئی قاصر لگائے طعن اُن کے حال پر — توبہ توبہ گر زبان پر لاؤں میں اِس کا گلہ

شیر ہیں باندھے ہوئے اِس سلسلہ میں سب کے سب — لومڑی حیلہ سے توڑے کس طرح یہ سلسلہ

اور یہ جو خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ نے "فصول ستہ" میں لکھا ہے کہ "حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد امام ابوحنیفہ کے مذہب کے موافق عمل کریں گے" ممکن ہے کہ اِسی مناسبت کے باعث جو امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہے لکھا ہے [illegible] حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کا اجتہاد حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اجتہاد کے موافق ہوگا، نہ یہ کہ اُن کے مذہب کی تقلید کریں گے، کیونکہ حضرت روح اللہ علیہ [illegible] السلام کی شان اِس سے برتر ہے کہ علمائے اُمت کی تقلید کریں، بلا تکلف و تعصب کہا جاتا ہے [illegible] مذہب حنفی کی نورانیت کشفی نظر میں دریائے عظیم کی طرح دکھائی دیتی ہے اور دوسرے تمام مذاہب حوضوں اور نہروں کی طرح نظر آتے ہیں۔

بڑے تعجب کی بات ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سنت کی پیروی میں سب سے آگے ہیں حتی کہ احادیث مُرسَل کو احادیث مُسند کی طرح متابعت کے لائق جانتے اور اپنی رائے پر مقدم سمجھتے ہیں اور ایسے ہی صحابہ کے قول کو حضرت خیر البشر ﷺ کی شرفِ صحبت کے باعث اپنی رائے پر مقدم جانتے ہیں، دوسروں کا ایسا حال نہیں، پھر بھی مخالف اُن کو

۱۱۵۔ احمد بن سریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام شافعی سے سُنا آپ نے فرمایا کہ میں نے امام مالک بن انس سے پوچھا کیا آپ نے امام ابوحنیفہ کو دیکھا ہے اور اُن سے مناظرہ کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں، میں نے ایسے شخص کو دیکھا وہ اگر اس پتھر کے ستون کو دیکھے اور کہہ دے کہ یہ سونے کا ہے تو دلائل سے ثابت کردے (الانتصار و الترجیح للمذهب الصحیح، الباب الأول، ص ٤٥٦) اسے نقل کرنے کے بعد سبط ابن الجوزی متوفی ۶۵۴ھ نے لکھا کہ اسے شیخ ابو اسحاق شیرازی نے "طبقات الفقهاء" میں حکایت کیا ہے۔

صاحب رائے کہتے ہیں اور بہت بے ادبی کے لفظ اُن کی طرف منسوب کرتے ہیں حالانکہ سب لوگ اُن کے کمالِ علم و ورع وتقویٰ کا اقرار کرتے ہیں۔(۱۱۶)

۳۷۔ اپنے پیر کے زندہ اور موجود ہونے کے باوجود دوسرے شخص کے پاس جا کر راہِ حق کی طلب کرے یہ جائز ہے

جاننا چاہئے کہ مقصود حق تعالیٰ ہے اور پیر حق تعالیٰ کی جناب تک پہنچانے کا وسیلہ ہے، اگر طالب رشید اپنے آپ کو کسی اور شیخ کے پاس لے جائے تو اُس کی صُحبت میں اپنے دل کو جمع پائے تو جائز ہے کہ پیر کی زندگی میں پیر کے اِذن کے بغیر طالب اُس شیخ کے پاس جائے، اور اُس سے رُشد و ہدایت طلب کرے، لیکن چاہئے کہ پیر اول کا انکار نہ کرے، اور نیکی کے ساتھ اُس کو یاد رکھے،(۱۱۷) خاص کر پیری مریدی اِس وقت رسم اور عادت رہ گئی ہے(۱۱۸) اکثر اِس وقت کے پیروں کو اپنی خبر نہیں، اور کفر و ایمان کا پتہ نہیں، تو پھر خُدا تعالیٰ کی کیا خبر بتلائیں گے، اور مریدوں کو کونسا راستہ دکھلائیں گے۔

آنکہ از خویشتن چونیست جنین | کے خبر دارد از چنان و چنین

۱۱۶۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر دوم، حصہ ہفتم، [illegible] ص ۱۳، ۱۴

۱۱۷۔ اور حضرت پیر مہر علی شاہ علیہ الرحمہ ایک سوال کہ ایک شخص [illegible] سے بیعت کر سکتا ہے مشہور تو یہ ہے کہ ایک کے سوا دوسرے سے بیعت کرنے میں رجعت ہو جاتی [illegible] کی کیا اصلیت ہے؟ کہ جواب میں لکھتے ہیں کہ ایک شخص کئی اشخاص سے بیعت تبرک و فیض [illegible] ہے بشرطیکہ شیخ اول کی تحقیر و توہین نہ کرے ورنہ رجعت ہوگی (فتاویٰ مہریہ [illegible] جوابات، سوال نمبر ۲۱، ص ۴۹، ۵۰)

۱۱۸۔ پیری مریدی اس زمانے میں رسم اور عادت کے ساتھ ساتھ میراث بھی بن گئی ہے کہ پیر کا بیٹا ہی پیر بنے گا چاہے وہ جاہل مطلق ہو اور ساتھ بدعمل اور فاسق ہو، حرام و حلال میں تمیز، جائز و ناجائز میں فرق نہ کرتا ہو، مال و دولت کے حصول میں اتنا حریص کہ اپنا ہو یا پرایا، حلال ذریعے سے آیا ہو یا حرام سے، اس کی پرواہ نہ کرے، پھر اگر کوئی کہہ دے کہ یہ شخص اہل نہیں تو جاہل مرید اس کے طرفدار بن جاتے ہیں اور خود صاحبزادہ صاحب کا مطالبہ یہ ہوتا ہے میرے باپ کی مسند ہے اس لئے میں ہی اس کا حقدار ہوں، ایسے شخص نے جو کیا سو کیا مگر افسوس اُن مریدوں پر جو ایسے پیر پر اعتقاد کر کے بیٹھ جائے دوسری کی طرف رجوع نہ کریں، خُدا کا راستہ تلاش نہ کریں جیسا کہ حضرت مُجدد کے فرمان سے ظاہر ہے۔

جنہیں کو جب کہ خبر اپنی کچھ نہیں | کیا بتائے گا پھر وہ چنان و چنین

ایسے مرید پر ہزار افسوس ہے کہ اِس طرح کے پیر پر اعتقاد کر کے بیٹھ جائے، اور دوسرے کی طرف رُجوع نہ کرے،(۱۱۹) اور خُدا تعالیٰ کا راستہ تلاش نہ کرے، یہ شیطانی خطرات ہیں جو پیر ناقص کی زندگی کے باعث طالب کو حق تعالیٰ سے ہٹا کر رکھتے ہیں، جہاں دل کی جمعیت اور ہدایت ہو بے توقف اُدھر رُجوع کرنا چاہئے اور شیطانی وسوسہ سے پناہ مانگنی چاہئے۔(۱۲۰)

۳۸۔ توبہ، وانابت، وورع، وتقویٰ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (۱۲۱)

اور اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرو اے مسلمانو! سب کے سب اِس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔ (کنز الایمان)

[illegible]

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ﴾ (۱۲۲)

اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے قریب ہے کہ تمہارا ربّ تمہاری برائیاں تم سے اُتار دے، اور تمہیں

۱۱۹۔ اس سے بڑھ کر ہزار ہا بار بلکہ بے شمار بار افسوس اس مرید پر کہ جس کا پیر بدمذہب ہو یا بدمذہبوں سے محبت و دوستی رکھتا ہو ان کی تعریف و توصیف کرتا ہو اور وہ اس طرح کے پیر پر اعتقاد کر کے بیٹھ جائے بلکہ اپنا متاعِ ایمان لُٹا کر بیٹھ جائے پھر کسی ناصح کی نصیحت، خیر خواہ کی خیر خواہی قبول کرنے کو تیار نہ ہو۔

۱۲۰۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر دوم، حصہ ہفتم، مکتوب نمبر ٦٣، ص ۳۵، ۳٦

۱۲۱۔ سورۃ النور: ۳۱/۲٤

۱۲۲۔ سورۃ التحریم: ۸/٦٦

باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں بہیں۔(کنزالایمان)

اور فرمایا:

﴿وَ ذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَ بَاطِنَهٗ﴾ (۱۲۳)

اور چھوڑ دو کُھلا اور چُھپا گناہ۔(کنزالایمان)

گناہوں سے توبہ کرنا ہر شخص کے لئے فرض عین ہے، کوئی بشر اِس سے مُستغنی نہیں ہو سکتا جب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام توبہ سے مستغنی نہیں ہوئے تو پھر اوروں کا کیا ذکر ہے۔(۱۲۴)

حضرت سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

وَ إِنَّهٗ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِيْ، وَ إِنِّيْ لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ وَ اللَّيْلَةِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً (۱۲۵)

یعنی، میرے دل پر پردہ آ جاتا ہے اِس لئے رات دن میں ستّر بار اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہوں۔(۱۲۶)

۱۲۳ـ سورۃ الأنعام:٦/ ١٢٠

۱۲۴ـ انبیاء علیہم السلام معصوم ہیں تو توبہ و استغفار سے مقصود گناہوں کی بخشش ہی نہیں اللہ تعالیٰ کی [illegible] خوشنودی بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی بارگاہ میں آہ وزاری کرنے [illegible] استغفار کرنے والے پسند ہیں، اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوتا ہے جو اس کی بارگاہ میں [illegible] استغفار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا سے انبیاء علیہم السلام بھی مستغنی نہیں ہیں۔

۱۲۵ـ أخرجه مسلم في "صحيحه" في كتاب الذكر و الدعاء الخ، (باب [illegible] الاستغفار الخ، برقم: ٤١/٦٩٥٧ـ (٢٧٠٢)، ص ١٢٩٤، ١٢٩٥) و أبو داود في "[illegible]" الصلاة (باب في الاستغفار، برقم: ١٥١٥، ٢/ ١٢٠) و أحمد في "مُسنده" (٤/ ٢١١) و عبد بن حميد في "مُسنده" (برقم: ٣٦٤، ص ١٤٢) و النسائي في "عمل اليوم و الليلة" (كم يستغفر في اليوم و الليلة برقم: ٤٤٧، ص ١٤٤) و الطبراني في "الكبير" (برقم: ٨٨٧، ٨٨٨، ٨٨٩، ١/ ٢٠٣) و البيهقي في "الشعب" (برقم: ٦٣١، ٢/ ١٤٧) ...... بلفظ "مأة مرّة"

۱۲۶ـ استغفار کے بے شمار فوائد ہیں اُن میں سے غم سے نجات، تنگی سے چھٹکارا اور رزقِ حلال کی فراوانی ہیں چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے استغفار کو لازم کر لیا (ہمیشہ استغفار کیا یا کثرت سے استغفار کیا) تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر تنگی سے

پس اگر گناہ اِس قسم کے ہیں کہ جن کا تعلق اللہ تعالیٰ کے حقوق کے ساتھ ہے اور بندوں کے مظالم اور حقوق کے ساتھ تعلق نہیں رکھتے جیسے کہ زنا اور شراب کا پینا اور سرود و ملاہی کا سُننا اور غیر مَحرم کی طرف بنظرِ شہوت دیکھنا اور بغیر وضو قرآن مجید کو ہاتھ لگانا، اور بدعت پر اعتقاد رکھنا وغیرہ وغیرہ، تو اُن کی توبہ ندامت اور استغفار اور حسرت و افسوس اور بارگاہِ الٰہی میں عذر خواہی کرنے سے ہے۔(۱۲۷)

اگر فرائض میں سے کوئی فرض ترک ہو گیا تو توبہ میں اُس کا ادا کرنا بھی ضروری ہے اور

نکلنے کی راہ اور ہر غم سے نجات عطا فرمائے گا اور اُسے وہاں سے روزی دے گا جہاں سے اس کا وہم و گمان بھی نہ ہو''۔(سُنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب في الاستغفار، برقم: ١٥١٨، ٢/ ١٢١ـ أيضاً سُنن ابن ماجة، كتاب الأدب، باب الاستغفار، برقم: ٣٨١٩، ٤/ ٢٩٤ـ أيضاً السُّنن الكبرىٰ للنسائي، برقم: ١٠٢٩٠ـ أيضاً كتاب عمل اليوم و الليلة، ثواب [illegible] برقم: ١٠٢١٧، ٩/ ١٧١ـ أيضاً المسند للإمام أحمد، ١/ ٢٤٨ـ أيضاً المعجم الكبير للطبراني، ١٠/ ٢٨١ـ أيضاً نوادر الأصول، برقم: ٨٧٤، ٤/ ١٠١)

۱۲۷ـ [illegible] ہے کہ گناہ ہو جانے کے بعد سچے دل سے رُجُوع اِلَی اللہ لازمی ہے جب رُجوع اِلَی اللہ پایا [illegible] کے تقاضے پورے ہو جائیں گے تو گناہوں کے بخشے جانے کی قوی اُمید ہے جیسا کہ حضرت [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ''جس نے گناہ کیا، پس اُس نے جانا کہ اُس کا ربّ ہے [illegible] ہے تو [illegible] معاف فرما دے، چاہے تو عذاب دے تو حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے بخش دے''۔ (الجامع الصغير، حرف الميم، برقم: ٨٣٨٠، ٤/ ١٦٧٩) یہاں بھی رجوع الی اللہ پایا گیا، اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ''جس نے گناہ کیا، پھر اس نے جانا کہ اللہ تعالیٰ اُس کے اِس گناہ پر مطلع ہے تو اس کی بخشش ہو گئی اگرچہ اس نے بخشش طلب نہ کی''۔ (الجامع الصغير، برقم: ٨٣٨١، ٤/ ١٦٧٩) یہاں بھی رجوع الی اللہ پایا گیا اور جب کسی طرح بھی رُجوع نہ پایا جائے تو گناہ کرنے والا اپنے گناہ کے سبب عذاب کا مستحق قرار پاتا ہے چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ''جس نے گناہ کیا حالانکہ وہ ہنس رہا ہو تو وہ روتے ہوئے دوزخ میں داخل ہو گا'' (الجامع الصغير، حرف الميم، برقم: ٨٣٨٢، ٤/ ١٦٧٩) یہاں دوزخ میں جانے کا سبب اس کا گناہ کے بعد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رُجوع نہ کرنا ہے کیونکہ جو شخص گناہ کر کے ہنسے تو یقیناً وہ اپنے گناہ پر پشیمان نہ ہوا اور جو گناہ کر کے پشیمان نہ ہوا تو اس سے رُجوع اِلَی اللہ نہ پایا گیا آج بہت سے لوگ جن میں عوام و خواص دونوں شامل ہیں اس میں مبتلا نظر آتے ہیں، گناہ یقیناً بُرا ہے لیکن اس سے زیادہ بُرا یہ ہے کہ گناہ کر کے اس پر پشیمانی نہ ہو۔

اگر گناہ اِس قسم کے ہیں جو بندوں کے مظالم اور حقوق سے تعلق رکھتے ہیں تو اُن سے توبہ کا طریق یہ ہے کہ بندوں کے حقوق اور مظالم ادا کئے جائیں اور اُن سے معافی مانگیں اور اُن پر احسان کریں اور اُن کے حق میں دعا کریں اور اگر مال و اسباب والا شخص مرگیا ہو تو اُس کے لئے استغفار کریں اور اُس کا مال اُس کے وارثوں اور اولاد کو دے دیں اور اگر اُس کا وارث معلوم نہ ہو تو مال جنایت کے برابر صاحبِ مال اور اُس شخص کی نیت کر کے جس کو ناحق ایذا دی ہو فقرا و مساکین میں صدقہ و خیرات کردیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما سے جو صادق ہیں سُنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس کسی بندہ سے گناہ سرزد ہو تو وضو کرے اور نماز پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی بخشش چاہے تو اللہ تعالیٰ ضرور اُس کے گناہ بخش دیتا ہے۔(۱۲۸)

۱۲۸۔ سُنَن أبی داؤد، کتاب الصّلاة، باب فی الاستغفار، برقم: ۱۵۲۱، ۱۲۲/۲
أیضاً سُنَن الترمذی، أبواب الصّلاة، باما جاء فی الصّلاة عند التوبة برقم: ۴۰۶، ۱/۲...
أیضاً کتاب عمل الیوم و اللیلة، ما یفعل من بُلی بذنب و ما یقول، برقم: ۴۱۷، ص۱۳۸، ۱۳۹
أیضاً کتاب عمل الیوم و اللّیلة لابن السُّنّی، باب [illegible] ما یقول اذا أذنب ذنباً برقم: ۳۶۰، ۱/۴۱۳، ۴۱۴، ۱۵
أیضاً سُنَن ابن ماجة، کتاب إقامة الصّلاة، باب ما جاء فی ان الصّلاة کفّارة برقم: ۱۳۹۵، ۱۷۸/۲، ۱۷۹
أیضاً کتاب الدّعا للطّبرانی، باب (۲۷۱) فضل الاستغفار فی أدبار الصّلوات، برقم: ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ص۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸
أیضاً المسند للإمام أحمد، ۲/۱
أیضاً مورد الظّمآن، کتاب التّوبة، باب فیمن أذنب ثم صلّی الخ برقم: ۲۴۵۴، ص۶۰۸
أیضاً عُدّة الحِصن الحصین، الباب الرّابع، صلاة التّوبة ص۶۵
أیضاً تحفة المخلصین، الجزء الثّالث، الباب الرّابع، صلاة التّوبة برقم: ۲۴۶، ۲/۳/۸۳۶
أیضاً مختصر کتاب الموافقة بین أهل البیت و الصّحابة باب ماروی علی عن أبی بکر الخ ص۵۶

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَ مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ یَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ یَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ یَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا﴾ (۱۲۹)

جو شخص بُرائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگے تو اللہ تعالیٰ کو غفور رحیم پائے گا۔

ایک حدیث میں ہے، جو شخص گناہ کر کے نادم ہوا تو یہ ندامت اُس کے گناہ کا کفارہ ہے۔(۱۳۰)

ایک اور حدیث میں ہے، ”آج کل کرنے والے ہلاک ہوگئے“۔(۱۳۱)

حدیث قدسی ہے: ”میرے بندے جو کچھ میں نے تجھ پر فرض کیا ہے، ادا کر، تو سب لوگوں سے زیادہ عابد ہو جائے گا اور جن باتوں سے منع کیا ہے ہٹ جا، تو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو جائے گا، اور جو کچھ میں نے تجھے رزق دیا ہے اُس پر قناعت کر تو سب سے غنی ہو جائے گا“۔(۱۳۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں(۱۳۳) کہ قیامت کو پرہیزگار اور زاہد

۱۲۹۔ سورة النساء: ۴/ ۱۱۰
۱۳۰۔ أخرجه أحمد فی ”مسنده“ (۲۸۹/۱) و الطبرانی فی ”المعجم الکبیر“، (۱۳۴/۱۲) و البیهقی فی ”الشعب“، (برقم: ۶۶۳۸، ۲۶۶/۹) عن ابن مرفوعاً بلفظ کَفَّارَةُ الذَّنْبِ النَّدَامَة، و قال العسقلانی فی ”تشدید القوس“ فی نسخة سمعان بن مهدی عن أنس ”مَنْ أَذْنَبَ ذَنْباً ثُمَّ نَدِمَ عَلَیْهِ فَهُوَ التَّوْبَةُ“ ”تشیید المبانی“ (حاشیه مکتوبات امام ربّانی، دفتر دوم، حصه هفتم، ص۳۸)
۱۳۱۔ ”هَلَكَ الْمُسَوِّفُوْنَ یَقُوْلُوْنَ سَوْفَ نَتُوْبُ“ مُسَوِّفُوْنَ بمعنی سَوْفَ أَفْعَلُ“ ہے رواه الدیلمی فی ”مسند الفردوس“ و الخطیب و البخاری فی ”التاریخ“ و لکن بألفاظ آخر، تشیید المبانی (حاشیه مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر دوم، حصه هفتم، ص۳۸)
۱۳۲۔ رواه صاحب الکنز الخفی، تشیید المبانی (حاشیه مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر دوم، حصه هفتم، ص۳۸)
۱۳۳۔ جُلَسَاءُ اللّٰهِ تَعَالٰی غَدًا أَهْلُ الْوَرَعِ وَ الزُّهْدِ فِی الدُّنْیَا (الجامع الصّغیر، برقم: ۳۵۹۷، ۷۴۶/۲۔ أیضاً کنز العمّال، کتاب الجهاد، قسم الأقوال، حرف الواو: الورع، برقم: ۷۲۷۶، ۱۷۲/۳/۲)

اللہ تعالیٰ کے ہمنشین ہوں گے۔(۱۳٤)

۳۹۔ کلماتِ اذان کے معانی

حمد و صلوٰۃ کے بعد جاننا چاہئے کہ اذان نماز کے کلمات سات ہیں، "اَللّٰہُ اَکْبَر، اَللّٰہُ اَکْبَر"، یعنی، اُس کو کسی عابد کی عبادت کی ضرورت نہیں ہے، اپنی مُہتم بالشان معنی کے لئے یہ کلمہ چار بار دوہرایا گیا۔ "اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ"، یعنی، میں شہادت دیتا ہوں کہ حق تعالیٰ اپنی کبریائی اور مستغنی از عبادت ہونے کے باوجود عبادت کا مستحق بھی وہی حق سبحانہ تعالیٰ ہے، اُس کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ "اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰہ"، یعنی، میں شہادت دیتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول اور اُس کی طرف سے طریق عبادت پہچانتے والے ہیں اور حق تعالیٰ کی بارگاہ کے لائق بھی وہی عبادت ہے جو آنحضرت ﷺ کی تبلیغ کی جہت سے حاصل ہوئی ہے۔ "حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاح" یہ دو کلمے دو ہیں جن کے ذریعہ نمازی کو فرض نماز ادا کرنے کے لئے بلایا جاتا ہے، جس کا ادا کرنا فلاح و نجات کا باعث ہے۔ "اَللّٰہُ اَکْبَر" یعنی، کسی کی عبادت اُس کی پاک جناب کے لائق نہیں ہے، "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" یعنی، وہی حق تعالیٰ عبادت کا مستحق ہے، اگرچہ کسی سے اُس کی جناب پاک کے لائق عبادت ہو نہیں سکتی، شانِ نماز کی بزرگی اللہ تعالیٰ کی بزرگی سے جو نماز کے اظہار کے لئے موضوع ہیں سمجھنی چاہئے۔(۱۳۵)

٤۰۔ محبتِ اہلِ بیت

ابن عبدالبر نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، "جس نے علی کو دوست رکھا اُس نے مجھے دوست رکھا، اور جس نے اُس سے بُغض رکھا اُس نے مجھ سے بُغض رکھا اور جس نے علی کو ایذا دی اُس نے مجھے ایذا دی، جس نے مجھے ایذا دی اُس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی"۔(۱۳٦)

۱۳٤۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر دوم، حصہ ہفتم، مکتوب نمبر ٦٦، ص ۳۸، ۳۹

۱۳۵۔ مکتوبات امام ربانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ پنجم، مکتوب نمبر ۳۰۳، ص ۱٤۹

۱۳٦۔ المسند للإمام أحمد: ۳/٤۸۳۔
أیضاً المستدرك للحاكم، كتاب معرفة الصّحابة رضى الله عنهم باب من أطاع عليّاً
التح برقم: ٤٦٧۷، ٤/۸۹۔
أیضاً نقله الهيثمى فى "المجمع" برقم: ١٤٧٣٦، ١٢٢/٩

طبرانی اور حاکم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، "علی کی طرف دیکھنا عبادت ہے"۔(۱۳۷)

ترمذی نے اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ امام حسن، حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما آپ کی مبارک ران پر ہیں اور آپ فرمارہے ہیں "یہ دونوں میرے بیٹے میری بیٹی کے بیٹے ہیں، یا اللہ! میں اِن کو دوست رکھتا ہوں تو بھی اِن کو دوست رکھ، اور جو لوگ اِن سے محبت رکھیں اُن کو بھی دوست رکھ"۔(۱۳۸)

ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اہلِ بیت میں سے کون کون سے آپ کو زیادہ عزیز ہیں، تو آپ نے فرمایا: "حسن اور حسین" (رضی اللہ تعالیٰ عنہما)۔(۱۳۹)

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، "فاطمہ میرے جگر کا گوشہ ہے، جس نے اُس سے بُغض رکھا اُس نے مجھ سے بُغض رکھا"۔(۱٤۰)

۱۳۷۔ المعجم الكبير للطّبراني، برقم: ١٠٠٠٦، ١/٧٦، ٧٧
أيضاً المستدرك للحاكم، كتاب معرفة الصّحابة رضى الله عنهم، النَّظَرُ إلى عَلِيٍّ عِبَادَةٌ، برقم: ٤٦٧٢ عن عمران بن حصين رضى الله عنه و برقم: ٤٧٣٧، ٤٧٣٨ عن عبدالله بن مسعود رضى الله عنه، ٤/١١٨، ١١٩
أيضاً نقله الهيثمى فى "مجمع الزوائد" برقم: ١٤٦٩٤، ١٤٦٩٥، ٩/١٠٩

۱۳۸۔ سُنَن الترمذى، كتاب المناقب، باب مناقب الحسن و الحسين رضى الله عنهما، برقم: ٣٧٦٩، ٤/٤٩٦
أيضاً مشكاة المصابيح، كتاب المناقب، باب مناقب أهل بيت رضى الله عنهم، الفصل الثّانى، برقم: ٦١٦٥، ٣_٤/٤٤٠

۱۳۹۔ سُنَن التّرمذى، كتاب المناقب، باب مناقب الحسن و الحسين رضى الله عنهما برقم: ٣٧٧٢، ٤/٤٩٧
أيضاً مشكاة المصابيح، كتاب المناقب، باب مناقب أهل بيت رضى الله عنهم، الفصل الثّانى، برقم: ٦١٦٧، ٣_٤/٤٤

۱٤۰۔ صحيح البخارى، كتاب فضائل الصّحابة، باب مناقب قرابة رسول الله ﷺ، برقم: ٣٧١٤، ٢/٢٦٩، ٤٧٠
أيضاً نقله الدّيلمى فى "فردوس الأخبار"، برقم: ٤٢٨٢، ٢/١١١
أيضاً نقله التّبريزى فى "مشكاة"، كتاب المناقب، باب مناقب أهل بيت رضى الله عنهم، برقم: ٦١٣٩، ٣_٤/٤٣٦

اور ایک روایت میں ہے کہ ''جو چیز اس کو متردّد کرے وہ مجھے بھی متردّد کرے اور جس چیز سے اس کو ایذا پہنچے مجھے بھی پہنچتی ہے''۔(۱۴۱)

حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا: ''فاطمہ مجھے تجھ سے زیادہ پیاری ہے، اور تو میرے نزدیک اُس سے زیادہ عزیز ہے''۔(۱۴۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دن تحائف و ہدایا لے آتے تھے اور اِس سبب سے رسول اللہ ﷺ کی رضامندی طلب کرتے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ازواج دو گروہ تھیں، ایک گروہ میں حضرت عائشہ، حفصہ، سودہ اور صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن تھیں اور دوسرے گروہ میں حضرت اُمِ سلمہ اور باقی ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن تو حضرت اُمّ سلمہ والے گروہ نے حضرت اُمّ سلمہ سے کہا کہ آپ ﷺ سے عرض کریں کہ آپ لوگوں سے کہہ دیں کہ جہاں میں ہوا کروں وہیں تحائف لایا کریں پس حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں یہ بات عرض کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''اُمّ سلمہ اِس بارے میں مجھے ایذا نہ دو کیونکہ عائشہ کے کپڑے کے سوا کسی اور عورت کے کپڑے میں میرے پاس وحی نہیں آئی''۔

حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ بات سُن کر عرض کی یا رسول اللہ! میں اس بات سے توبہ کرتی ہوں، پھر حضرت اُمِ سلمہ کے گروہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو

۱۴۱۔ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصّحابة رضی الله نعهم، باب فضائل فاطمة رضی الله عنها الخ، برقم: ۹۳/۶۳۸۸ ـ(۲۴۴۹)، ص ۱۱۸۸
أیضاً سُنَن أبی داود، کتاب النّکاح، باب ما یکره أن یجمع بینهنّ من النّساء برقم: ۲۰۷۱، ۳۸۵/۲
أیضاً سُنَن التّرمذی، کتاب المناقب، باب ماجاء فی فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، برقم: ۳۸۶۷، ۵۳۷/٤
أیضًا سُنَن ابن ماجة، کتاب النّکاح، باب الغیرة، برقم: ۱۹۹۸، ۴۹۲/۲
أیضاً نقله التّبریزی فی "مشکاته"، برقم: ۶۱۳۹، ۳ـ۴۳۶/٤
۱۴۲۔ إنّ النّبیّ ﷺ قال لِعَلِیٍّ: فاطِمَةُ أحَبُّ مِنْكَ وَ أنْتَ أعَزُّ عَلَیَّ مِنْهَا

بلایا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا، تا کہ وہ یہی بات رسول اللہ ﷺ سے کہیں، جب حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''اے میری بیٹی! کیا تو اِس چیز کو دوست نہیں رکھتی جس کو میں دوست رکھتا ہوں''، عرض کیا کہ کیوں نہیں، پھر فرمایا کہ ''اِس کو یعنی عائشہ کو دوست رکھو''۔(۱۴۳)

حضرت عائشہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی عورتوں میں سے کسی پر اتنی غیرت نہیں کی کہ جتنی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر کی، حالانکہ میں نے اُن کو دیکھا نہیں لیکن رسول اللہ ﷺ اکثر اُن کا ذکر فرمایا کرتے تھے اور بسا اوقات بکری ذبح کرکے اُس کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو بھیج دیا کرتے تھے، اور جب کبھی میں کہتی کہ کیا خدیجہ رضی اللہ عنہا جیسی عورت دنیا میں نہیں ہوئی تو رسول اللہ ﷺ فرماتے کہ ''وہ تھی جیسی کہ تھی اور اُس سے میری اولاد تھی''۔(۱۴۴)

۱۴۳۔ صحیح البخاری، کتاب الهبة، باب من أهدی إلی صاحبه و تحرّی بعض نسائه دون بعض الخ، برقم: ۲۵۸۱، ۱۵۰/۲، ۱۵۱
أیضاً صحیح مسلم، کتاب فضائل الصّحابة رضی الله عنهم، باب فی فضائل عائشة رضی الله عنها برقم: ۲۴۴۲، ص ۹۵۰، ۹۵۱
أیضاً سُنَن التّرمذی، کتاب المناقب، باب فضل عائشه رضی الله عنها، برقم: ۳۸۷۹، ۵۴۱/٤، ۵۴۲
أیضاً نقله التّبریزی فی "مشکاته" برقم: ۶۱۸۹، ۳ـ۴۴۴/٤
۱۴۴۔ صحیح البخاری، کتاب مناقب الأنصار، باب تزویج النّبیّ ﷺ خدیجة الخ، برقم: ۳۸۱۸، ۴۹۲/٤
أیضاً صحیح مسلم، کتاب فضائل الصّحابة رضی الله عنهم، باب فضائل خدیجة أمّ المؤمنین رضی الله عنها، برقم: ۶۳۵۹/ ۷۵ـ (۲۴۳۵)، ص ۱۱۸۲
أیضاً سُنَن التّرمذی، کتاب المناقب، باب فضل خدیجة رضی الله عنها برقم: ۳۸۷۵، ۵۴۰/٤
أیضًا سُنَن ابن ماجة کتاب النّکاح، باب الغیرة، برقم: ۱۹۹۷، ۴۹۱/۲
أیضاً المسند للإمام أحمد ۲۰۲/۶
أیضاً مشکاة المصابیح کتاب المناقب، باب مناقب أزواج النّبیّ ﷺ و رضی الله عنهنّ، برقم: ۶۱۸۶، ۳ـ۴۴۴/٤

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلْعَبَّاسُ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْہُ (۱۴۵)

''عباس میرا ہے اور میں عباس کا ہوں''۔

دیلمی نے ابوسعید سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''اللہ تعالیٰ اس شخص پر سخت غضب فرماتا ہے جس نے مجھے میری اولاد کے حق میں ایذا دی''۔(۱۴۶)

حاکم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''تم میں سے اچھا وہ شخص ہے جو میرے بعد میرے اہلبیت کے ساتھ بھلائی کرے''۔(۱۴۷)

۱۴۵۔ سُنَنِ التِّرمذی، کتاب المناقب، باب مناقب العباس بن عبد المطلب رضی الله عنه، برقم: ۳۷۵۹، ۴۹۲/٤
أیضاً مشکاۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب أھل بیت النبیّ ﷺ ورضی اللہ عنھم، الفصل الثّانی، برقم: ۶۱۵۷، ۳_۴۳۹/٤
أیضاً فردوس الأخبار، برقم: ۴۰۶۵، ۸۶/۲

۱۴۶۔ امام حاکم نے اپنی ''مستدرک'' (برقم: ۴۷۱۷) میں روایت کیا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کوئی ہم اہلِ بیت سے بغض نہیں رکھے گا مگر اللہ تعالیٰ اُسے آتشِ جہنم میں داخل فرمادے گا''۔ اور ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' (الإحسان، برقم: ۶۹۷۸) میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں بغض رکھے گا ہم اہلِ بیت سے کوئی شخص مگر اللہ تعالیٰ اُسے آتشِ جہنم میں داخل فرمادے گا''۔ (استجلاب ارتقاء الغرف، باب التحذیر من بغضھم و عدواتھم الخ، ص ۱۶۴، ۱۶۵) اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے میری عترت میں مجھے ایذا دی تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے''
(استجلاب ارتقاء الغرف، باب التحذیر من بغضھم الخ، ص ۱۶۷)

۱۴۷۔ المستدرك للحاکم، کتاب معرفة الصحابة رضی الله عنهم باب (۲۱۶۷) ترکیة المال بإضافة الضیف و إطعام المسکین غیره، برقم: ۵۴۱۰، ۳۶۹/٤، و افقه الذھبی فی التّلخیص: علی شرط مسلم (کتاب تلخیص المستدرك، تابع کتاب معرفة الصّحابة، ذکر مناقب عبد الرحمن بن عوف الزّھری رضی الله عنه برقم: ۵۴۳۷، ۲۶/٤۔
أیضاً فردوس الأخبار، برقم: ۲۶۷۴، ۳۶۱/۱۔
أیضاً السُّنّة لابن أبی عاصم، باب فی فضل عبد الرحمن بن عوف، برقم: ۱۴۵۱، ص ۳۲۲
أیضاً کنز العمّال، کتاب الفضائل، الباب الخامس، الفصل الأول، برقم: ۳۴۱۴۱، ۴۴/۱۲/۶
أیضاً الصّواعق المحرقه، الباب الحادی عشر، الفصل الثّانی، الحدیث الرّابع، ص ۱۸۶

ابن عساکر نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''جس نے میرے اہلِ بیت کے ساتھ احسان کیا میں قیامت کے دن اُسے اِس کا بدلہ دوں گا''۔(۱۴۸)

ابن عدی اور دیلمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''تم میں سے صراط پر وہ شخص زیادہ ثابت قدم ہوگا جس کو میرے اہلِ بیت اور اصحاب کے ساتھ زیادہ محبت ہوگی''۔ (۱۴۹)

الٰہی بحقِ بنی فاطمہ   کہ بر قولِ ایمان کُنی خاتمہ
اگر دعوتم رَدکُنی ور قبول   من ودست و دامانِ آلِ رسول

خُدایا بحقِ بنی فاطمہ   کہ ایمان پر ہو مرا خاتمہ
دُعا کو مری رَدّ کر یا قبول   مجھے بس ہے دامانِ آلِ رسول

وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ عَلَیْہِمْ وَ عَلٰی جَمْعِ اِخْوَانِہٖ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ وَ الْمَلٰئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَ عَلٰی سَآئِرِ عِبَادَ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَجْمَعِیْنَ (۱۵۰)

اب میں اپنی اِس تحریر کو حضور نبی کریم ﷺ کے اوصافِ حمیدہ اور آپ کے حلیہ مبارک ﷺ کے بیان پر ختم کرتا ہوں۔

حضور ﷺ تمام اوصاف کے جامع تھے۔

اس ذاتِ اقدس ﷺ کے بارے میں تمہارا کیا اندازہ ہوسکتا ہے جس میں یہ تمام کے تمام محاسن و خصائل علی وجہِ الکمال اِس طرح مجتمع ہوں کہ جن کی کوئی انتہا نہ ہو اور نہ وہ احاطۂ بیان میں لائے جاسکتے ہوں، اور نہ کسب و حیلہ کی گنجائش، صرف اللہ عزّ وجلّ ہی کسی کو یہ خاص

۱۴۸۔ تاریخ مدینة دمشق، ترجمة: عمر بن علی بن أبی طالب، برقم: ۵۲۵۴، ۳۰۳/۴۵
أیضاً کنز العمّال، کتاب الفضائل، الباب الخامس فی فضل أھل البیت، الفصل الأول فی فضلھم مجملاً، برقم: ۳۴۱۴۸، ۴۵/۱۲/۶
أیضاً الصّواعق المحرّقة الباب الحادی عشر، الفصل الثّانی، الحدیث التّاسع، ص ۱۸۷
أیضاً استجلابُ ارتقاء الغُرف للسّخاوی، باب ''الحثّ علی حُبّهم الخ''، ص ۱۰۲

۱۴۹۔ الکامل لابن عدی، ترجمة: (برقم: ۱۲۹۱/۱۷۰) محمد بن محمد بن الأشعث أبو الحسن الکوفی، ۵۶۶/۷

۱۵۰۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر دوم، حصہ ششم مکتوب نمبر ۳۴، ص ۹۱ تا ۹۵

طور پر مرحمت فرمادے۔

فضیلتِ نبوّت، رسالت، خُلّت (محبوبیت) محبت، برگزیدگی، اسریٰ (سیرِ ملکوت) رؤیت وقُرب ربّ تبارک وتعالیٰ، وحی، شفاعت، وسیلہ، بزرگی، بلند درجہ، مقامِ محمود، براق، معراج، (عرب وعجم) سرخ وسیاہ کی طرف بعثت، انبیاء کے ساتھ نماز پڑھنا اور امامت فرمانا، اُمَمِ سابقہ اور انبیاء کرام علیہم السّلام پر گواہی دینا، اولادِ آدم کی سرداری، لواءُ الحمد، خوشخبری دینا، ڈرسُنانا، اللہ عزّ وجلّ کی بارگاہ میں تمکّن وطاعت، امانت، ہدایت، رحمۃ للعالمین، مقام رضا کا پانا، سوال کا قبول ہونا، کوثر، سماعِ قول، اِتمامِ نعمت، عفوِ گزشتہ وآئندہ، وضعِ وزر (بوجھ کا اٹھانا)، ذکر کی بلندی، مدد سے سرفراز فرمانا، نزولِ سکینہ، ملائکہ سے تائید، کتاب وحکمت، سبع مثانی اور قرآن عظیم دینا، تزکیۂ اُمت، اللہ عزّ وجلّ کی طرف بلانا، اللہ عزّ وجلّ اور فرشتوں کی جانب سے دُرود بھیجنا، لوگوں کو اس کا حکم دینا جس کا اللہ عزّ وجلّ نے مشاہدہ کرایا، ان سے تکلیف اور سخت وشدید عبادت کو دُور کرنا، آپ کے نام کی قسم بیان فرمانا، آپ ﷺ کی دعاؤں کا قبول فرمانا، پتھروں اور گونگوں کا کلام کرنا، مُردوں کا زندہ کرنا، بہروں کو سُنانا، آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہونا، کم کو زیادہ کرنا، کھارے پانی کو میٹھا کرنا، چاند کو دو ٹکڑے کرنا، سورج کو واپس لوٹانا، اشیاء کو منقلب [illegible] رُعب وہیبت سے مدد دیا جانا، غیب پر اطلاع دینا، بادلوں کا سایہ کرنا، کنکروں [illegible] تکلیفوں سے نجات دینا، لوگوں کے شر سے بچانا، (آپ کے خون وبول کا پاک ہونا اور [illegible])

یہاں تک کہ کوئی عقل ان کو نہیں گھیر سکتی اور آپ ﷺ کو ایسا علم عطا فرمایا [illegible] اس علم کے عطا کرنے والے، فضیلت دینے والے (خُدا) کے کوئی احاطہ نہیں کرسکتا، کہ جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ ہی ہے جس نے آپ ﷺ کے لئے آخرت میں بڑے بڑے مراتب اور مقدس درجات، سعادتِ حسنیٰ کے مرتبے میں وہ زیادتی مرحمت فرمائی کہ عقلیں اُن کے نیچے ہی ٹھہر جاتی ہیں، اور اُن کے ادراک سے وہم و خیال تک متحیر ہوجاتے ہیں۔ (۱۵۱)

۱۵۱۔ الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ، القسم الأول، الباب الثانی فی تکمیل اللہ تعالیٰ له المحاسن خَلقًا و خُلقًا الخ فصل: قال القاضی الخ ص ۴۶، ۴۷

آپ ﷺ کا حُلیہ مبارک

آپ ﷺ کی صورت اور اس صورت کا جمال اور آپ ﷺ کے اعضاء وقُویٰ کے متناسب ہونے میں تو بہت سی احادیث صحیحہ مشہورہ منقول ہیں، منجملہ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یعنی حضرت علی، حضرت انس بن مالک، حضرت ابو ہریرہ، حضرت براء بن عازب، اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت ابن ابی ہالہ، حضرت ابن ابی جُحیفہ، حضرت جابر بن سمرہ، حضرت اُمِ معبد، حضرت ابن عباس، حضرت مُعرِض بن مُعَیقیب، حضرت ابی طفیل، حضرت عداء بن خالد، حضرت خُریم بن فاتک، حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے یہ حدیث مروی ہے کہ حضور ﷺ کا گورا رنگ، سیاہ وکشادہ آنکھیں، سُرخ ڈورے والی لمبی پلکیں، روشن چہرہ، باریک ابرو، اُونچی بینی (ناک)، چوڑے دانت، گول چہرہ، فراخ پیشانی، گھنی ریش مبارک جو سینہ کو ڈھانپ لے، شکم وسینہ ہموار، چوڑا سینہ، بڑے کاندھے، بھری ہوئی ہڈی، موٹے بازو، [illegible] ہتھیلیاں فراخ، قدم چوڑے، ہاتھ پاؤں لمبے، بدن مبارک خوب چمکتا، سینہ سے ناف تک بالوں کی باریک لکیر، میانہ قد نہ زیادہ طویل نہ زیادہ قصیر، باوجود اس کے سب سے زیادہ لمبا شخص بھی اگر آپ کے برابر کھڑا ہوتا تو اس سے بلند معلوم ہوتے۔

آپ کے مبارک بال نہ بالکل سیدھے نہ بلدار، جب آپ ﷺ تبسم فرماتے تو دندان مبارک بجلی کی طرح چمکتے، بارش کے اولے کی طرح سفید وشفاف، جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ نور کی جھڑیاں آپ ﷺ کے دندان مبارک سے جھڑ رہی ہیں، گردن نہایت خوبصورت نہ آپ ﷺ کا چہرہ بہت بھرا ہوا تھا نہ بہت لاغر بلکہ بدن کے متناسب ہلکا گوشت تھا۔ (۱۵۲)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی بالوں والے کو کہ اس کے بال کندھوں تک لٹکتے ہوں، سرخ لباس میں حضور ﷺ سے زیادہ خوبصورت نہ دیکھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے زیادہ کسی کو

۱۵۲۔ الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ، القسم الأول، الباب الثانی: فی تکمیل اللہ تعالیٰ له المحاسن الخ، فصل: إن قلت الخ، ص ۴۷، ۴۸، ۴۹

خوبصورت نہ دیکھا، گویا آپ ﷺ کے رخسار مبارک میں سورج تیر رہا ہے، جب آپ ﷺ مسکراتے تھے تو دیواروں پر اُس کی چمک پڑتی تھی۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے کہا کہ آپ کا چہرہ تلوار کی طرح چمکتا تھا، آپ نے کہا نہیں بلکہ چاند و سورج کی طرح چمکتا تھا اور آپ کا چہرہ گول تھا۔

حضرت اُمِ مَعْبد رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی تعریف میں کہا کہ آپ ﷺ دُور سے بہت خوبصورت اور قریب سے نہایت شریں اور حسین معلوم ہوتے تھے۔

حضرت ابن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ آپ کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مثل چمکتا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ کی تعریف میں یہ آخری الفاظ بیان فرمائے کہ جو شخص اچانک آپ ﷺ کو دیکھتا وہ خوفزدہ ہو جاتا اور جو آپ ﷺ سے ملاقات کرتا وہ حضور ﷺ سے محبت کرتا۔(۱۰۳)

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ — ان سا انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں — ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ

(حدائقِ بخشش)

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اے اللہ! ہمارے رؤف و رحیم آقا پیارے رحمۃ للعالمین حبیب ﷺ کے صدقے اِن چند الفاظ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما اور اسے [illegible] اور قارئین کے لئے ذریعہ نجات بنا، اس میں جو بھی کمی یا غلطی ہوئی اُسے معاف فرما، اور خاتمہ بالخیر فرما کر شہادت کی موت مدینہ منورہ میں عطا فرما اور بقیع میں مدفن مقدر فرما دے۔

خداوندا دمِ آخر یہ عزرائیل فرمائیں
جمیل قادری ہوشیار ہو سرکار آتے ہیں

۱۰۳۔ الشفا بتعریف حقوق المصطفی، القسم الأول، الباب الثانی فی تکمیل اللہ تعالیٰ له المحاسن، فصل إن قلت الخ، ص۴۹

تو غنی از دو ہر عالم من فقیر — روزِ محشر عذر ہائے من پذیر
گر تو بینی کہ حسابم نہ گریز — از نگاہِ مصطفیٰ پنہاں بگیر

و آخرُ دعوانا اَنِ الحمدُلِلّٰہ ربِّ العالمین (۱۰۴)

خادم محمد اشرف نقشبندی مُجدّدی

۱۰۴۔ اس مفید تالیف کے مؤلف پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت حضرت خواجہ صوفی محمد اشرف نقشبندی مُجدّدی دامت برکاتہم العالیہ نے اس تحریر کے ذریعے اور کارکنانِ جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان) نے اس کی تحقیق و تخریج و تعلیق اور اس کی اشاعت کے ذریعے ترویجِ شریعت کی کوشش کی ہے جو موجودہ حالات میں یقیناً بہت بڑا سعادت کا کام ہے کیونکہ مسائلِ شرعیہ کو رواج دینا، مخلوقِ خُدا کے عقائد و اعمال کی اصلاح کرنا انبیاء علیہم السلام کی پیروی کرنا ہے، چنانچہ حضرت مُجدّد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں "سب سے اعلیٰ نیکی یہ ہے کہ ترویجِ شریعت کی کوشش کی جائے، کسی شرعی حکم کو جاری کرنا خصوصاً ایسے وقت میں جب کہ اسلامی شعائر مٹائے جا رہے ہوں۔ اللہ عز وجل کی راہ میں کروڑوں روپے خیرات کرنے سے بڑھ کر ہے کیونکہ مسائلِ شرعیہ کو رواج دینا انبیائے کرام کی پیروی کرنا ہے اور یہ حضرات ساری مخلوق سے افضل و اَعلیٰ ہیں۔ یہ بات مُسلّمہ ہے کہ اَعلیٰ نیکیوں کی توفیق انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو نصیب ہوتی ہے جب کہ دمڑی دولت خرچ کرنے کی سعادت تو غیر انبیاء کو بھی میسر آجاتی ہے" (مکتوبات امام ربانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ دوم، مکتوب نمبر ۴۸، ص ۲۱)

اور راقم حضرت مؤلف مدظلہٗ کا کہ جن سے احقر کا روحانی تعلق ہے اور احسان مند ہے کہ دینِ متین کی اس خدمت کا موقع مہیا فرمایا اور اراکین جمعیت خصوصاً بانی ادارہ حضرت علامہ محمد عرفان صاحب ضیائی مدظلہ اور مہتمم جامعۃ النور حضرت علامہ محمد مختار اشرفی مدظلہ کا جن سے ترویج و اشاعتِ دین کے سلسلے میں طویل عرصے کا ساتھ ہے، احسان مند ہے کہ ترویج و اشاعتِ دین میں معاون ہوئے، دعا ہے کہ اس تعلق کو اور ساتھ سلامت رکھے، آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین ﷺ

فقط

محمد عطاء اللہ نعیمی غفرلہ

مآخذ و مراجع

١۔ **آپ ﷺ زندہ ہیں واللّٰہ** ۔ للعلامة محمد عباس الرّضوی، مكتبة المدينة المنوّرة، حافظ آباد، الطّبعة الثّانية ٢٠٠٤م

٢۔ **الإبانة** عن شريعة الفِرقة النّاجيّة و مجانبة الفِرَق المَذْمُومة۔ لابن بطّة، الإمام أبى عبداللّٰه عبيد اللّٰه بن محمد الحنبلى (ت ٣٨٧ هـ)، تحقيق أحمد فريد المزيدى، دار الكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤٢٢ هـ۔ ٢٠٠٢م

٣۔ **إتحاف الأنام** بأوّل مولد فى الإسلام۔ للشيخ عيسى بن عبدالله بن مانع الحِمْيَرى (مترجم بنام اسلام کی تاریخ میں سب سے پہلا میلاد، علامہ ذاکر اللّٰہ النقشبندی) جمعيّة إشاعة أهل السّنّة (پاکستان)، کراتشی ٢٠٠٥م

٤۔ **إتحاف الخِيَرَةُ المَهَرة** بزوائد المسانيد العشرة۔ للبوصيرى الإمام أحمد بن أبى بكر ابن إسماعيل (ت ٨٤٠ هـ)، تحقيق أبى عبدالرّحمن وغيره، مكتبة الرّشد الرّياض، الطّبعة الأولىٰ ١٤١٩ هـ۔ ١٩٩٨م

٥۔ **إتحاف الزّائر** و أطراف المقيم للسّائر فى زيارة النّبى ﷺ۔ لابن عساكر الحافظ أبى اليمن عبدالصّمد بن عبدالوهّاب (ت ٦٨٦ هـ)، تحقيق حسين محمد على شكرى، مركز أهل السُّنّة بركات رضا، غجرات، الهند ١٤٢٤ هـ۔ ٢٠٠٣م

٦۔ **إتقان ما يحسن** مِنَ الأخبار الواردة عَلَى الألسن۔ للغزّى، نجم الدّين محمد بن محمد بن محمد (١٠٦١ هـ)، علّق عليه الدّكتور يحيىٰ مراد، دار الكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤٢٥ هـ۔ ٢٠٠٤م

☆ **أحاديث لَوْلَاك** کاثبوت= تنوير الأفلاك بِحَلال أحاديثِ لَوْلَاك

☆ **الأحاديث المختارة**= المختارة

٧۔ **الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان**، رتّبه الأمير علاؤالدين على بن بلبان الفاسى (ت ٧٣٩ هـ)، دار الكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الثّانيّة ١٤١٧ هـ۔ ١٩٩٤م

٨۔ **إحياءُ علوم الدين**۔ للغزالى، حجّة الإسلام أبى حامد محمد بن محمد الطّوسى (ت ٥٠٥ هـ)، دار الخير، بيروت، دمشق، الطّبعة الثّانيّة ١٤١٣ هـ۔ ١٩٩٣م

٩۔ **أخلاق النّبى ﷺ و آدابه**۔ لأبى الشّيخ، الحافظ أبى محمد بن جعفر الأصبهانى (ت ٣٦٩ هـ)، تحقيق الدّكتور السّيد الجميلى، دار الكتاب العربى، بيروت، الطّبعة الرّابعة ١٤٢٣ هـ۔ ٢٠٠٢م

١٠۔ **الأدَبُ المُفْرَد**۔ للبخارى، الإمام أبى عبداللّٰه محمد بن إسماعيل الجُعفى (ت ٢٥٦ هـ)، دار المعرفة، بيروت، الطّبعة الثّانيّة ١٤٢٠ هـ۔ ١٩٩٩م

١١۔ **ارمغان امام ربّانى**۔ للصّوفى غلام سرور النّقشبندى المجدّدى، شبير ربّانى پبلى كيشنز، لاهور ١٤٢٧ هـ۔ ٢٠٠٧م

١٢۔ **إزالة الخفاء** عن خلافة الخُلفاء۔ للدّهلوى، الإمام المحدّث قطب الدّين أحمد بن عبدالرّحيم الشّهير بشاه ولى اللّٰه الحنفى (ت ١١٧٦ هـ)، نور محمد كارخانه تجارت، كراتشى

١٣۔ **أسباب نُزول القُرآن**۔ للواحدى، الإمام أبى الحسن على بن أحمد (ت ٤٦٩ هـ)، تحقيق كمال بسيونى زغلول، دار الكتب العلمية، بيروت ١٤٢٢ هـ۔ ٢٠٠١م

١٤۔ **استجلاب ارتقاء الغُرف** بحبّ أقرباء الرّسول ﷺ وذوى القُربى۔ للسّخاوى، شمس الدّين محمد بن عبدالرّحمن الشّافعى (ت ٩٠٢ هـ)، تحقيق حسين محمد بن على شكرى، مكتبة الملك فهد الوطنيّة بالرّياض، الطّبعة الأولىٰ ١٤٢١ هـ۔ ٢٠٠١م

١٥۔ **الاستيعاب فى مَعْرِفَةِ الأصْحاب**۔ لابن عبد البرّ، الحافظ أبى عمر يوسف بن عبداللّٰه بن محمد القرطبى الأندلسى المالكى (ت ٤٦٣ هـ)، تحقيق الشّيخ على محمد معوّض والشّيخ عادل أحمد عبد الموجود، دار الكتب العلمية، بيروت الطّبعة الثّانيّة ١٤٢٢ هـ۔ ٢٠٠٢م

۱۶۔ **أُسْدُ الغَابَة** فی مَعْرِفَة الصَّحَابَة۔ لابن الأثیر الجزری، عز الدین أبی الحسن علی بن محمد الشَّیبانی (ت ۶۳۰ ھ)، دارالفکر بیروت ۱۴۲۳ھ۔ ۲۰۰۳م

۱۷۔ **الإشارة فی أصول الفقه**۔ للباجی، القاضی أبی الولید سلیمان بن خلف الأندلسی، القرطبی، الذَّهبی (ت ۴۵۰ ھ)، تحقیق عادل أحمد عبدالموجود و علی محمد عوض، مکتبة نزار مصطفیٰ الباز، مکة المکرمة، الطَّبعة الثَّانیة ۱۴۱۸ھ۔ ۱۹۹۷م

۱۸۔ **أشِعَّةُ اللَّمعات** (شرح مشکاة المصابیح)۔ للدّھلوی، الشَّیخ عبدالحق بن سیف الدِّین المحدِّث الحنفی (ت ۱۰۵۲ ھ)، المکتبة النُّوریة الرَّضویة، سکھر، پاکستان ۱۹۷۶م

۱۹۔ **أقوالُ التَّابعین** فی مسائل التَّوحید والإیمان، جمعه و حقَّقه عبدالعزیز بن عبدالله المبدل، دارالتَّوحید والنَّشر، الرِّیاض، الطَّبعة الأولیٰ ۱۴۲۴ھ۔ ۲۰۰۳م

۲۰۔ **الإکتفا**۔ بما تضمَّنه من مغازی رسول الله ﷺ والثَّلاثة الخلفاء۔ للکلاعی، أبی الرَّبیع سلیمان بن موسیٰ الحُمیری الأندلسی (ت ۶۳۴ ھ)، تحقیق محمد عبدالقادر عطار، دارالکتب العلمیة، بیروت، الطَّبعة الأولیٰ ۱۴۲۰ھ۔ ۲۰۰۰م

۲۱۔ **الإکْلیل** فی استنباط التَّنزیل۔ للسّیوطی، الحافظ جلال الدین أبی بکر الشَّافعی (ت ۹۱۱ ھ)، مکتبة إسلامیة، کوئٹه

۲۲۔ **إلقام الحجر** لمن زکّی سابّ أبی بکر و عمر۔ للسّیوطی، الحافظ جلال الدِّین أبی بکر الشَّافعی (ت ۹۱۱ ھ)، تحقیق وتعلیق مرزوق علی إبراهیم، دار اللواء للطِّباعة و النَّشر و التَّوزیع، القاهرہ، الطَّبعة الأولی ۱۴۱۱ھ۔ ۱۹۹۱م

۲۳۔ **إنباء الأذکیاء** فی حیاة الأنبیاء۔ لأبی الحسن الصَّغیر، العلّامة غلام حسین ابن المخدوم محمد صادق السِّندی الحنفی، تحقیق أبی سعید غلام مصطفی السِّندی، آکادمیة الشّاہ ولی اللّٰه، حیدر آباد ۱۳۹۸ھ

۲۴۔ **إنباء الأذکیاء** بحیاة الأنبیاء۔ للسّیوطی، الحافظ جلال الدِّین أبی بکر الشَّافعی (ت ۹۱۱ ھ)، تحقیق و تعلیق و تخریج المفتی محمد عطاء الله النَّعیمی، و

العلامة محمد قرحان القادری، جمعیّة إشاعة اهل السّنّة، میٹادر، کراتشی، الطَّبعة الأولی ۱۴۲۶ھ۔ ۲۰۰۵م

۲۵۔ **إنباء الأذکیاء** بحیاة الأنبیاء فی ضمن الحاوی للفتاوی۔ للسّیوطی، الحافظ جلال الدِّین أبی بکر الشَّافعی (ت ۹۱۱ ھ)، تصحیح عبداللطیف حسن عبد الرحمٰن، دارالکتب العلمیة، بیروت، الطبعة الأولیٰ ۱۴۲۱ھ۔ ۲۰۰۰م

۲۶۔ **الانتصار و التَّرجیح** للمذهب الصَّحیح (فی ضمن الفقه و أصول الفقه من أعمال الإمام محمد زاهد الکوثری، رتَّبه أحمد الخیری (ت ۱۳۸۷ھ))۔ لسبط ابن الجوزی، المحدِّث الفقیه المؤرِّخ أبی المظفر جمال الدِّین یوسف بن مزمل الحنفی (ت ۶۵۴ ھ)، تحقیق العلامة زاهد الکوثری (ت ۱۳۷۱ ھ) دار الکتب العلمیة، بیروت، الطَّبعة الأولی ۱۴۲۵ھ۔ ۲۰۰۴م

۲۷۔ **الانتقاء** فی فضائل الأئمّة الثَّلاثة الفُقَهاء۔ لابن عبدالبرّ، الحافظ أبی عمر یوسف بن عبد الله بن محمد القرطبی الأندلسی المالکی (ت ۴۶۳ ھ)، اعتنی به الشَّیخ عبدالفتاح أبوغدة، المکتبة الغفوریّة العاصمیّة، کراتشی

۲۸۔ **الأنوار فی شمائل المُخْتار**۔ للبغوی، مُحْیِیّ السُّنَّة الحسین بن مسعود (ت ۵۱۶ ھ)، تحقیق العلامة إبراهیم الیعقوبی، دار المکتبی، دمشق، الطَّبعة الأولیٰ ۱۴۱۶ھ۔ ۱۹۹۵م

۲۹۔ **الأنوارُ اللَّمعَة** فی الجمع بین مفردات الصِّحاح السَّبعة۔ لابن الصَّلاح، الحافظ أبی عمرو عثمان بن عبد الرَّحمن الکردی الموصلی الشَّافعی (ت ۶۴۳ ھ)، تحقیق سید کسروی حسن، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطَّبعة الأولی ۱۴۲۷ھ۔ ۲۰۰۶م

۳۰۔ **الأنوارُ المُحَمَّدیَّة** من المواهب اللَّدنیَّة۔ للنَّبهانی، الشَّیخ یوسف بن إسماعیل الشَّافعی (ت ۱۳۵۰ ھ)، تصحیح الشَّیخ عبدالوارث محمد علی، دارالکتب العلمیة، بیروت، الطَّبعة الأولیٰ ۱۴۱۷ھ۔ ۱۹۹۷م

٣١ـ **أهوال القبور** وأحوال أهلها ـ لابن رجب، العلامة أبي الفرج زين الدّين عبدالرّحمٰن أحمد الحنبلي (ت ٧٩٥ هـ)، تعليق خالد عبداللطيف السّبع العلمي، دار الكتاب العربي، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤٢٥هـ ـ ٢٠٠٤م

٣٢ـ **أهوال القبور** وأحوال أهلها إلى النُّشور ـ لابن رجب، العلامة أبي الفرج زين الدّين عبدالرّحمٰن بن أحمد الحنبلي (ت ٧٩٥هـ)، تحقيق بشير محمد عيون، مكتبة المؤيّد، الرّياض، و مكتبة دار البيان، دمشق، وبيروت، الطّبعة الثّانية ١٤١٤هـ ـ ١٩٩٤م

٣٣ـ **الباعث** على إنكار البدع والحوادث ـ لأبي شامة، العلامة عبدالرّحمٰن بن إسماعيل الشّافعي (ت ٦٦٠ هـ)، تحقيق عادل عبدالمنعم أبي العباس، مكتبة السّاعي، الرّياض

٣٤ـ **البحرُ الزّخّار** ـ للبزّار، للحافظ الإمام أبي بكر أحمد بن عمرو العتكي (ت ٢٩٢هـ)، تحقيق عادل بن سعد، مكتبة العلوم و الحكم المدينة المنورة، الطّبعة الأولى ١٤٢٤هـ ـ ٢٠٠٣م

٣٥ـ **البحرُ العَميق** في مناسك المُعتمر والحاجّ إلى بيت الله العتيق، لابن الضياء الإمام أبي البقاء محمد بن أحمد المكي الحنفي (ت [illegible]هـ)، تحقيق عبدالله نذير أحمد عبدالرّحمٰن مزی، مؤسّسة الرّيان، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤٢٧هـ ـ ٢٠٠٦م

٣٦ـ **البداية والنّهاية** ـ لابن كثير، الحافظ أبي الفداء إسماعيل بن عمر (ت ٧٧٤هـ)، تحقيق يوسف الشّيخ محمد البقاعي، دار الفكر بيروت، الطّبعة الثّالثة ١٤١٩هـ ـ ١٩٩٨م

٣٧ـ **بغية المُلتمس** في سُباعيات حديث الإمام مالك بن أنس ـ للعلائي، الحافظ صلاح الدّين أبي سعيد خليل بن الأمير سيف الدّين الدّمشقي الشّافعي (ت ٧٦١هـ)، تحقيق و تعليق حمدي عبدالمجيد السّلفي، عالم الكتب، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤٠٥هـ ـ ١٩٨٥م

٣٨ـ **بُغية النّاسك** في أحكام المناسك ـ للبهوتي، الشّيخ محمد بن أحمد بن علي الحنبلي (ت ١٠٨٨ هـ)، تحقيق و تعليق الدّكتور عبدالله بن محمد بن أحمد الطّريقي، الرّياض ١٤٢٥هـ

٣٩ـ **بلوغ الأماني** من أسرار الفتح الرّبّاني شرح ترتيب مُسند الإمام أحمد بن حنبل الشّيباني ـ للسّاعاتي، الشّيخ أحمد عبدالرّحمٰن البنّا (ت ١٣٧٨ هـ)، أُعتني به حسّان عبدالمنّان، بيت الأفكار الدّولية، الأردن

٤٠ـ **بوستان سعدی** ـ الإمام شرف الدّين بن عبدالله (٦٩١ هـ)، انتشارات عالمكيري از نسخه محمد علي فروغي (ذكاء الملك) المطبع الإيران

٤١ـ **بوستان** ـ للسّعدي، شرف الدّين بن عبدالله (٦٩١ هـ)، مير محمد كتب خانه كراتشي

٤٢ـ **بهار شريعت** ـ للأعظمي، العلامة أمجد علي، صدر الشّريعة الحنفي (ت ١٣٦٧ هـ)، مكتبة إسلامية، لاهور ـ

٤٣ـ **تاج العروس** من جَوَاهِر القَامُوس ـ للزُّبيدي، السيّد محمد مرتضىٰ بن محمد الحسيني الحنفي (ت ١٢٠٥ هـ)، دار الكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤٢٨هـ ـ ٢٠٠٧م

٤٤ـ **تاريخ أصبهان** ـ للأصبهاني، الإمام أبي نعيم أحمد بن عبدالله بن أحمد (ت ٤٣٠هـ)، تحقيق سيد كسروي حسن، دار الكتب العلمية بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤١٠هـ ـ ١٩٩٩م

٤٥ـ **تاريخ الإسلام** ووفيات المشاهير والأعلام ـ للذّهبي، المُورّخ شمس محمد بن أحمد (ت ٧٤٨ هـ)، تحقيق الدّكتور عبدالسّلام، دار الكتب العربي، بيروت، الطّبعة الثّانية ١٤١٩هـ ـ ١٩٩٨م

٤٦ـ **تاريخ بغداد** (مدينة الإسلام) ـ للبغدادي، الإمام أبي بكر أحمد بن علي الخطيب (ت ٤٦٣ هـ)، تحقيق صدقي جميل العطّار، دار الفكر، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤٢٤هـ ـ ٢٠٠٤م

٤٧۔ **تاریخ جُرجان**۔ للسّهمی، الحافظ حمزة بن یوسف السّهمی (ت ٤٢٧ھ)، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢٥ھ۔ ٢٠٠٤م

٤٨۔ **تاریخ خلیفة بن خیاط**۔ أبی عمرو العصفری البصری (ت ٢٤٠ھ) بروایة مفتی بن خالد تحقیق الأستاذ الدّکتور سهیل زکّار، دار الفکر، بیروت ١٤١٤ھ۔ ١٩٩٣م

☆ **التّاریخ الکبیر للبخاری** = کتاب التّاریخ الکبیر

٤٩۔ **تَارِیْخُ مَدِیْنَةِ دِمَشْق**۔ لابن عساکر، الحافظ أبی القاسم علی بن الحسن ابن هبة اللّه بن عبد اللّه الشّافعی (ت ٢٣٠ھ)، تحقیق علی شیری، دار الفکر، بیروت ١٤٢١ھ۔ ٢٠٠٠م

٥٠۔ **تَارِیْخُ مکّة المُشَرّفة** والمسجد الحرام والمدینة الشّریفة والقبر الشّریف۔ لابن الضّیاء، الإمام أبی البقاء محمد بن أحمد بن محمد المکّی الحنفی (ت ٨٥٤ھ)، تحقیق العلامة إبراهیم الأزهری وأیمن نصر الأزهری، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الثّانیّة ١٤٢٤ھ۔ ٢٠٠٤م

٥١۔ **تأویل مُختلفِ الحدیث** ۔ لابن قُتیبة، الإمام أبی محمد عبد اللّه بن مسلم الدّینَوری (ت ٢٧٦ھ)، تحقیق محمد عبد الرحیم، دار الفکر، بیروت ١٤١٥ھ۔ ١٩٩٥م

٥٢۔ **تَبْیِیْضُ الصَّحِیْفَة** مناقبِ أبی حَنِیْفَة۔ للسّیوطی، الحافظ جلال الدّین عبد الرّحمٰن الشّافعی (ت ٩١١ھ)، إدارة القرآن والعلوم الإسلامیة، کراتشی، الطّبعة الثّانیّة ١٤١٨ھ

٥٣۔ **التَّحْرِیْر وَالتَّنْوِیْر**۔ لابن عاشور، الشّیخ محمد الطّاهر، مؤسّسة التّاریخ، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢١ھ۔ ٢٠٠٠م

٥٤۔ **تُحْفَة درود شریف**۔ للخیری، العلامة حبیبُ البشر الرّنگونی، دار القرآن پبلشرز، بمبئی

٥٥۔ **تُحْفَةُ الأَشْرَاف** بمعرفة الأطراف۔ للمِزّی، الحافظ جمال الدّین أبی الحجّاج یوسف بن عبد الرّحمٰن (ت ٧٤٢ھ)۔ تعلیق عبد الصّمد شرف الدّین، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢٠ھ۔ ١٩٩٩م

٥٦۔ **تحفة المُخلصین** بشرح عُدّة الحِصْن الحَصِیْن من کلام سیّد المرسلین۔ للفاسی، المحدّث أبی عبد اللّه محمد بن عبد القادر (ت ١١١٦ھ)، تحقیق و تعلیق الدّکتور محمد بن عزّوز، دار ابن حزم، بیروت، الطّبعة الأولی ١٤٢٨ھ۔ ٢٠٠٨م

٥٧۔ **تحقیق روح المعانی**۔ للمحقّق محمد أحمد الأمد، وعمر عبد السّلام السّلامی، دار إحیاء التّراث العربی، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢١ھ۔ ٢٠٠٠م

٥٨۔ **تحقیق محمود** محمد نصّار علی السُّنَن التّرمذی، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولی ١٤٢١ھ۔ ٢٠٠٠م

٥٩۔ **تدریب الرّاوی** فی شرح تقریب النّووی، للسّیوطی، الحافظ جلال الدّین عبد الرحمٰن بن أبی بکر الشّافعی (ت ٩١١ھ)، تحقیق و تعلیق الدّکتور أحمد عمر هاشم، دار الکتاب العربی، بیروت ١٤١٩ھ۔ ١٩٩٩م

التّذکرة فی أحوال الموتٰی وأُمورِ الآخرة۔ للقرطبی، الإمام شمس الدّین أبی عبد اللّه محمد بن أحمد الأنصاری (ت ٦٧١ھ)، دار المنار، القاهرة، المکتبة التّجاریة بمکّة المکرّمة

٦١۔ **ترجمة قرآن فارسی**۔ للدّهلوی، المحدّث قطب الدّین أحمد بن عبد الرّحیم الشّهیر بشاه ولیّ اللّٰه الحنفی (ت ١١٧٦ھ)، تاج کمپنی، کراتشی

٦٢۔ **تَسْهِیلُ الوُصُوْل** إلی معرفةِ أسبابِ النُّزُوْل (الجامع بین الرّوایات الطّبری والنّیسابوری، وابن الجوزی، والقرطبی، وابن کثیر، والسّیوطی)، للشّیخ خالد عبد الرحمن العک، دار المعرفة، بیروت، الطّبعة الثّانیّة ١٤٢٠ھ۔ ٢٠٠٠م

٦٣۔ **التّشویق** إلی البیت العتیق، للطّبری، العلامة جمال الدّین محمد بن محب الدّین أحمد المکی الشّافعی (ت ٦٩٠ھ)، تحقیق أبی عبد اللّه محمد حسن محمد حسن إسماعیل، دار الکتب العلمیة بیروت، الطّبعة الأولی ١٤١٩ھ۔ ١٩٩٨م

٦٤۔ **تطهیر الجنان و اللّسان**۔ للهیتمی، الإمام المحدّث أحمد بن محمد بن علی بن

حجر المکی الشّافعی (ت ٩٧٤ھ)، علّق علیه عبد الوهاب عبد اللطیف، مکتبة القاهرة، مصر

٦٥۔ تعلیق سُنَن أبی داؤد۔ لعزّت عبید الدّعاس و عادل السّید، دار ابن حزم، بیروت، الطّبعة الأولی ١٤١٨ھ۔ ١٩٩٧م

٦٦۔ تفسیر ابن أبی حاتم۔ للرّازی، الإمام الحافظ عبد الرحمٰن بن أبی حاتم محمد التّمیمی الحنظلی (ت ٣٢٧ھ)، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولی ١٤٢٧ھ۔ ٢٠٠٦م

☆ تفسیرُ ابن جَریر = تفسیر الطّبری

☆ تفسیر ابن عاشور = التّحریر و التّنویر

٦٧۔ تفسیرُ ابن کثیر، للعلامة عماد الدّین أبی الفداء إسماعیل بن کثیر الدّمشقی (ت ٧٧٤ھ)، دار الأرقم، بیروت

☆ تفسیرُ البَغَوی = مَعَالم التّنزِیل

٦٨۔ تفسیر الجیلانی۔ للسّیّد الشّریف، محی الدّین أبی محمد عبد القادر الجیلانی الحسنی الحسینی (ت ٥٦١ھ)، تحقیق السّیّد الشّریف الدّکتور محمد فاضل، مرکز الجیلانی، استنبول، الطّبعة الأولی ١٤٣٠ھ۔ [illegible]م

٦٩۔ تفسیرُ الحَسَنَات۔ لأبی الحسنات، السّیّد محمد أحمد [illegible] الحنفی، ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاهور

☆ تفسیرُ الخَازِن = لُباب التّأویل فی معانی التّنزیل

☆ تفسیر روح المعانی = روح المعانی فی تفسیر القران العظیم والسّبع المثانی

٧٠۔ تفسیرُ الطّبری۔ لابن جریر، الإمام أبی جعفر محمد بن جریر (ت ٣١٠ھ)، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الرّابعة ١٤٢٦ھ۔ ٢٠٠٥م

٧١۔ تفسیرُ عَرَائِس البَیَان فی حَقَائِق القُرآن۔ للبَقْلی، أبی محمد صدر الدّین رُوزبهان بن أبی النّصر (ت ٦٠٦ھ)، تحقیق الشّیخ أحمد فرید المزیدی، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢٩ھ۔ ٢٠٠٨م

٧٢۔ تفسیرُ عَزِیزی۔ للدّهلوی، الشّاه المحدّث عبد العزیز بن الشّاه ولیّ اللّٰه الحنفی (ت ١٢٣٩ھ)، کتب خانه رحیمیه، دیوبند، یو پی، ١٣٨٨ھ

٧٣۔ تفسیر غرائب القرآن ورغائب الفرقان۔ للنّیسَابُوری، العلامة نظام الدّین الحسین بن محمد بن حسین القمی (علی هامش جامع البیان)، المطبعة الکبریٰ الأمیریة ببولاق، مصر، الطّبعة الأولیٰ ١٣٢٩ھ

☆ تفسیرُ فَتحُ العَزیز = تفسیر عزیزی۔

☆ تفسیرُ القُرطُبی = الجَامع لأحکام القُران۔

٧٤۔ التّفسیرُ الکَبِیر۔ للرّازی، الإمام فخر الدّین محمد بن عمر الشّافعی (ت ٦٠٦ھ)، دار إحیاء التّراث العربی، بیروت، الطّبعة الثّالثة ١٤٢٠ھ۔ ١٩٩٩م

٧٥۔ تفسیرُ الکَشّاف عن حَقَائِق غَوَامِضِ التّنزِیل وعُیون الأقاویل فی وُجُوه التّأویل۔ للزمخشری، جار اللّٰه محمد بن عمر (ت ٥٣٨ھ)، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الرّابعة ١٤٢٧ھ۔ ٢٠٠٦م

٧٦۔ تفسیرُ المَظهَری۔ للقاضی محمد ثناء اللّٰه العثمانی الحنفی النّقشبندی (ت ١٢[illegible]ھ)، تحقیق محمد عزّو عنایة، دار إحیاء التّراث العربی، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢٥ھ۔ ٢٠٠٤م

٧٧۔ تفسیر المنار۔ للعلامة محمد رشید رضا، دار الفکر، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢٨ھ۔ ٢٠٠٧م

٧٨۔ تَفسِیرُ النّسَفی۔ للإمام حافظ الدّین أبی البرکات أحمد بن محمود الحنفی (ت ٧١٠ھ)، دار الفکر، بیروت

☆ تفسیر النّیسابوری = تفسیر غرائب ورغائب الفرقان

٧٩۔ تفسیرُ نُورُ العِرفَان۔ للنّعیمی، المفتی أحمد یار خان البدایونی الحنفی (ت ١٣٩١ھ)، إدارة کُتُبِ إسلامیة، گجرات، پاکستان

٨٠۔ تفسیر هاشمی (منظوم)۔ للتّتوی، العلامة المخدوم محمد هاشم بن عبد الغفور الحارثی السّندی الحنفی (ت ١١٧٤ھ)، سندی أدبی بورد،

جامشورو، حیدرآباد، طبع اوّل ۱۴۰۷ھ ۔ ۱۹۸۷م

۸۱۔ **تقریبُ البُغیَة** بترتیب أحادیثِ الحلیّة۔ للإمام نورالدین علی الهیثمی (ت۸۰۷ھ)، وأتمّه الحافظ أبوالفضل أحمدبن علی ابن حجر العسقلانی الشّافعی (ت۷۵۲ھ)، تحقیق محمد حسن إسماعیل، دارالکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱۴۲۰ھ ۔ ۱۹۹۹م

۸۲۔ **تقریبُ التَّهذیب** ۔ للعسقلانی، الحافظ شهاب الدّین أبی الفضل أحمدبن علی ابن حجر الشّافعی (ت۸۵۲ھ)، مؤسّسة الرّسالة بیروت، ۱۴۱۷ھ ۔ ۱۹۹۷م

۸۳۔ **تقیید العلم** ۔ للبغدادی، الإمام أبی بکر أحمدبن علی الخطیب (ت ۴۶۳ھ)، اعتنی به الدّانی منیر آل زهوی، الکمتبة العصریّة، بیروت ۱۴۲۶ھ ۔ ۲۰۰۵م

۸۴۔ **تَلْخِیْصُ الحَبِیْر** فی تخریج أحادیثِ الرّافعی الکبیر۔ للعسقلانی، الحافظ شهاب، أبی الفضل أحمدبن علی ابن حجر الشّافعی (ت ۸۵۲ھ)، مؤسّسة قرطبة، والمکتبه المکّیّة، مکّة المکرمة، الطّبعة الثّانیّة ۱۴۲۶ھ ۔ ۲۰۰۶م

۸۵۔ **التّنبیه والرّدّ** علی أهل الأهواء والبدع للعلامة أبی الحسین محمدبن أحمدبن عبدالرّحمٰن الشّافعی (۳۷۷ھ)، تحقیق یمان بن سعد الدین، رمادی للنشر دمام

۸۶۔ **تنویر الأفلاك** بحلال أحادیثِ لولاك۔ للعلامة أبی [illegible] محمد نعمان شیرازی الحنفی، المکتبة الشّیرازیه، کراتشی

۸۷۔ **التّوسّل بالنّبیّ ﷺ** وأفکار جهلة الوهّابیین وتکفیرهم لعامّة المسلمین بالتّوسّل به ﷺ ۔ للعلّامة أبی حامد بن مرزوق، مرکز أهل السّنّة برکات رضا غجرات، الهند، الطّبعة الأولیٰ ۱۴۲۷ھ ۔ ۲۰۰۶م

۸۸۔ **تهذیبُ التَّهذیب** ۔ للعسقلانی، الحافظ شهاب الدین أبی الفضل أحمدبن علی ابن حجر الشّافعی (ت۸۵۲ھ)، تحقیق الشّیخ خلیل مامون شیحا وغیره، دارالمعرفة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱۴۱۷ھ ۔ ۱۹۹۶م

۸۹۔ **تهذیب سیرة ابن هشام** ۔ لعبد السّلام هارون، دارالبحوث العلمیة، بیروت، الطّبعة الخامسة ۱۳۹۷ھ ۔ ۱۹۷۷م

۹۰۔ **التّیسیر** بشرح الجامع الصّغیر، للمناوی، الحافظ زین الدّین محمد عبدالرّؤوف (ت ۱۰۳۱ھ)، مکتبة الإمام الشّافعی، الرّیاض، الطّبعة الثّالثة ۱۴۰۸ھ ۔ ۱۹۸۸م

☆ **جامعُ البیان** وتأویل القرآن= تفسیرُ الطّبری

۹۱۔ **جامع بیان العلم وفضله** ومایبنغی فی روایته وحمله۔ لابن عبدالبرّ، الحافظ أبی یوسف بن عبدالله النّمری القرطبی المالکی (ت ۴۶۳ھ)، تحقیق أبی عبدالرحمٰن فواز أحمد زمرلی، دارابن حزم مؤسّسة الرّیان، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱۴۲۴ھ ۔ ۲۰۰۳م۔

۹۲۔ **الجامعُ الصّحیح** هو سُنن التّرمذی۔ للإمام أبی عیسی محمدبن عیسی التّرمذی (ت۲۷۹ھ)، دار الکتب العلمیه بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱۴۲۱ھ ۔ ۲۰۰۰م

۹۳۔ **الجامعُ الصّغیر** من حدیثِ البشیرُ النّذیر۔ للسّیوطی، جلال الدّین أبی الفضل عبدالرحمٰن بن أبی بکر الشّافعی (ت ۹۱۱ھ)، تحقیق حمدی الدّمرداش، مکتبة نزار مصطفیٰ الباز، مکة المکرمة، الطّبعة الثّانیّة ۱۴۲۰ھ ۔ ۲۰۰۱م

۹۴۔ **الجامع لأحکام القرآن** ۔ للقرطبی، الإمام أبی عبدالله محمد بن أحمد الأنصاری المالکی (۶۶۸ھ)، دار إحیاء التّراث العربی، بیروت، الطّبعة الأولی ۱۴۱۶ھ ۔ ۱۹۹۵م

۹۵۔ **الجامعُ لِشُعَبِ الإیمان** ۔ للبیهقی، الإمام أبی بکر أحمد بن الحسین (ت ۴۵۸ھ)، تحقیق الدّکتور عبد العلی عبدالحمید حامد، مکتبة الرّشد، الرّیاض، الطّبعة الأولیٰ ۱۴۲۳ھ ۔ ۲۰۰۳م

۹۶۔ **جلاءُ الأفهام** فی الصّلاة والسّلام علی خیر الأنام۔ لابن القیّم، العلامة شمس الدّین محمد بن أبی بکر (ت ۷۰۱ھ)، تصحیح وتعلیق طٰه یوسف شاهین، المکتبة الرّضویّة، لائلفور، پاکستان۔

۹۷۔ **الجوهر المنظّم** فی زیارة القبر المکرّم۔ للهیتمی، المحدّث أحمد بن محمد بن علی بن حجر المکّی (ت ۹۷۴ھ)، عُنِیَ به قصّی محمد نورس الحلّاق، دار

الحلوی، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢٧ھ ـ ٢٠٠٧م

٩٨ـ **الجَوهَرُ المُنظّم** فی زیارة القبر الشّریف النّبویّ المکرّم المعظّم ـ للهیتمی، المحدّث أحمد بن محمد بن علی بن حجر المکّی (ت ٩٧٤ھ)، المکتبة القادریة بالجامعة النّظامیّة الرّضویّة لاهور

٩٩ـ **حاشیة السّندی** علی السُّنَنِ لابن ماجة ـ لأبی الحسن الکبیر، الإمام نور الدّین محمد بن عبد الهادی الحنفی (ت ١١٣٨ھ)، دار الکتب العلمیه بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤١٧ھ ـ ١٩٩٦م

١٠٠ـ **حاشیة السّندی** علی السُّنَن للنّسائی ـ لأبی الحسن الکبیر، الإمام نور الدّین محمد بن عبد الهادی الحنفی (ت ١١٣٨ھ)، دار الکتب العلمیه بیروت، الطّبعة الثّالثة ١٤٢٤ھ ـ ٢٠٠٣م

١٠١ـ **حاشیة العلّامة** ابن حجر الهیتمی (علی شرح الإیضاح فی مناسك الحج)، للعلامة أحمد بن محمد بن علی المکی الشّافعی (ت ٩٧٤ھ)، تحقیق عبد المنعم إبراهیم، مکتبة نزار مصطفیٰ الباز، مکة المکرمة، الطّبعة الثانیة ١٤٢٧ھ ـ ٢٠٠٦م

١٠٢ـ **حاشِیَةُ العَلّامة الصّاوی** (علی التّفسیر الجَلالَین) [illegible] بن محمد المصری المالکی (ت ١٢٤١ھ)، دار إحیاء التُّراث العربی، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤١٩ھ ـ ١٩٩٩م

١٠٣ـ حاشیه مکتوبات إمام ربّانی، للعلامة نور أحمد البسروی، مکتبه أحمدیه محمّدیه، کوئٹه

١٠٤ـ **حُجّةُ اللّٰهِ عَلَی العٰلَمِین** فی مُعجزاتِ سیّدِ المُرسَلین صلی اللّٰه علیه وسلم ـ للنّبهانی، الشّیخ یوسف بن إسماعیل الشّافعی (ت ١٣٥٠ھ)، تحقیق الشّیخ عبد الوارث محمد علی، دار الکتب العلمیه بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤١٧ھ ـ ١٩٩٦م

١٠٥ـ **حِلْیَةُ الأَوْلِیاء** وطَبَقاتُ الأصفیاء ـ للأصبهانی، الإمام أبی نعیم أحمد بن عبد اللّٰه بن أحمد (ت ٤٣٠ھ)، دار الکتب العربی، الطّبعة الخامسة ١٤٠٧ھ ـ ١٩٨٧م

١٠٦ـ **حَیاةُ الأنبیاء** صَلَوَاتُ اللّٰه علیهم بعد وفاتهم ـ للبیهقی، الإمام أبی بکر أحمد بن الحسین (ت ٤٥٨ھ)، تحقیق الدّکتور أحمد بن عطیة الغامدی، مکتبة العلوم والحکم، المدینة المنوّرة الطّبعة الثّانیة ١٤٢٢ھ ـ ٢٠٠١م

١٠٧ـ **حیات القلوب** فی زیارة المحبوب ـ للتّتوی، الإمام المخدوم محمد هاشم بن عبد الغفور الحارثی السّندی الحنفی (ت ١١٧٤ھ)، إدارة المعارف، کراتشی ١٣٩١ھ

١٠٨ـ **خزائن العرفان** ـ لصدر الأفاضل، السّیّد محمد نعیم الدّین الحنفی (ت ١٣٦٧ھ)، المکتبة الرّضویة، کراتشی

١٠٩ـ **خصائص الأمّة المحمّدیة** ـ للعلامة السیّد محمد بن علوی المالکی، المکتبة العصریّة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢٧ھ ـ ٢٠٠٦م

١١٠ـ **الخَصَائصُ الکُبریٰ** ـ للسّیوطی، جلال الدّین أبی الفضل عبد الرّحمٰن بن أبی بکر الشّافعی (ت ٩١١ھ)، دار الکتب العلمیه، بیروت

[illegible] محمدی، للدّکتور محمد مسعود أحمد، إداره مسعودیة، کراتشی [illegible]ھ ـ ٢٠٠٥م

[illegible]ر الثّمین فی مُبشّرات النّبیّ الکریم ـ للدّهلوی، المحدّث قُطب الدّین أحمد بن عبد الرّحیم، الشّهیر بشاه ولی اللّٰه (ت ١١٧٦ھ)، مع الحواشی للشّاه محمد إسحاق الدّهلوی، سُنّی دار الإشاعة علویّة رضویّة، فیصل آباد

١١٣ـ **در حبیب ﷺ کی حاضری جنت کی ضمانت ہے**، از افاضات المفتی محمد أشفاق القادری الرّضوی، تحریك إتحاد أهلسنّت (پاکستان) کراتشی ٢٠٠٢م

١١٤ـ **الدُّرر السَّنِیّة** فی الرّدّ علی الوهّابیّة، للعلامة أحمد بن زینی دحلان المکی (ت ١٣٠٤ھ)، المکتبة الحقیقة، استانبول، ترکیة ١٤٠٢ھ ـ ١٩٨٢م

١١٥ـ **الدُّرُّ المُختار** شرح تَنویرِ الأبْصار ـ للحصکفی، العلامة محمد بن علی الحنفی (ت ١٠٨٨ھ)، تحقیق عبد المُنعم خلیل إبراهیم، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢٣ھ ـ ٢٠٠٢م

۱۱۶۔ **الدّرر المنتثرة** فی الأحادیث المشتهرة۔ (علی هامش الفتاوی الحدیثیة) للسّیوطی، الإمام جلال الدّین عبد الرّحمٰن الشافعی (ت ۹۱۱ ھ)، مطبعة مصطفی البابی الحلبی و أولاده، بمصر، الطّبعة الأولیٰ ۱۳۵۶ھ۔ ۱۹۳۷م

۱۱۷۔ **الدُّرُّ المنثور** فی التّفسیر بالمأثور، للسّیوطی، الإمام جلال الدّین عبد الرحمٰن بن أبی بکر الشّافعی (ت ۹۱۱ ھ)، دار احیاء التراث العربی، بیروت، الطّبعة الأولی ۱٤۲۱ھ۔ ۲۰۰۰م

۱۱۸۔ **الدُّرُّ المنضود** فی الصّلاة والسّلام علی صاحب المقام المحمود۔ للهیتمی، الإمام المحدّث أحمد بن محمد بن علی بن حجر المکّی الشّافعی (ت ۹۷٤ھ)، عنی به بوجمعة عبدالقادر مکری و محمد شادی مصطفیٰ عربش، دار المنهاج، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱٤۲٦ھ۔ ۲۰۰۵م

۱۱۹۔ **دفاع عن معاویة** رضی اللّٰه عنه۔ لزید بن عبد العزیز الفیاض (ت ۱٤۱٦ ھ)، مؤسّسة الرّسالة، الطّبعة الثّانیة ۱٤۲٦ھ۔ ۲۰۰۵م

۱۲۰۔ **دلائل الخیرات** فی ذکر الصّلاة علی النّبی المختار صلی اللّٰه علیه وسلم۔ للإمام أبی عبداللّٰه محمد بن سلیمان الجزولی السّملالی الحسنی (ت ۸۷۰ ھ)، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱٤۲۷ھ۔ [illegible]م

۱۲۱۔ **دَلَائِلُ النُّبُوَّةِ** لابن کثیر، أبی الفداء عماد الدّین إسماعیل بن عمر (ت ۷۷٤ ھ)، مرکز أهل السُّنّة برکات رضا، فوربندر، غجرات، الهند، الطّبعة الأولی [illegible]

۱۲۲۔ **دَلَائِلُ النُّبُوَّةِ** للأصبهانی، الإمام أبی نعیم أحمد بن عبد اللّٰه بن أحمد (ت ٤۳۰ ھ)، تحقیق الدّکتور محمد رواس قلعه جی و عبد البرّ عبّاس، دار النّفائس

۱۲۳۔ **دَلَائِلُ النُّبُوَّةِ** و معرفةُ أحوالِ صاحبِ الشّریعة۔ للبیهقی، الإمام أبی بکر أحمد بن الحسین الشّافعی (ت ٤۵۸ ھ)، تعلیق الدّکتور عبد المعطی قلعجی، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱٤۲۳ھ۔ ۲۰۰۲م

۱۲٤۔ **دلیل النّاسك** ۔ للعلامة عبد الغنی بن یاسین اللّبدیّ الحنبلی (ت ۱۳۱۹ ھ)، عُنی به راشد بن عامر، دار الزّمان، المدینة المنوّرة، ۱٤۲۸ھ۔ ۲۰۰۷م

۱۲۵۔ **دِیْوَان حَسَّان بن ثابت** الأنصاری مع شرحه۔ ضبطه و صحّحه عبدالرحمٰن البرقوتی، دار الکتاب، بیروت ۱٤۱۰ھ۔ ۱۹۹۹م

۱۲٦۔ **الذَّخَائِرُ القدسیّة** فی زیارة خیر البریة ﷺ۔ للعلامة عبدالحمید بن محمد علی بن عبدالقادر قُدس المکی الشّافعی (ت ۱۳۳۵ ھ) عُنیَ به قصیّ محمد نورس الحلاّق، دار الحاوی، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱٤۲۸ھ۔ ۲۰۰۷م

۱۲۷۔ **الذّکر المحمود** فی بیان المولد المسعُود۔ للعلّامة محمد إمام الدّین الحنفی القادری الرّضوی، کِرِدْهر سسٹم پریس، لاهور۔

۱۲۸۔ **ذوقِ نعت**۔ للعلامة حسن رضا بن نقی علی خان البریلوی القادری الحنفی، نوریّه رضویّه پبلی کیشنز، فیصل آباد، ۱۹۹٦م

۱۲۹۔ **الرّحیقُ المختوم** شرح قلائد المنظوم (لابن عبدالرّزاق الحنفی فی ضمن رسائل ابن عابدین)۔ لابن عابدین، العلامة السیّد محمد أمین الآفندی الشّامی الحنفی (ت ۱۲۵۲ ھ)، المکتبة الهاشمیة فی دمشق ۱۳۲۱ھ

[illegible] علی الدّرّ المختار۔ لابن عابدین، العلامة السیّد محمد أمین الآفندی الشّامی الحنفی (ت ۱۲۵۲ ھ)، دار المعرفة بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱٤۲۰ھ۔ ۲۰۰۰م

رسائل ابن عابدین= مجموعة رسائل ابن عابدین

۱۳۱۔ رسالة فی إثبات کرامات الأولیا ۔ للسّجاعی، العلامة شهاب الدّین أحمد بن محمد المصری الأزهری الشّافعی (ت ۱۱۹۷ ھ)، المکتبة الحقیقة استانبول، ترکیة، ۱٤۰۲ھ۔ ۱۹۸۲م

۱۳۲۔ **رفعت شان** وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِکْرَكَ، للنّوری، العلامة محب اللّٰه، فقیه اعظم پبلی کیشنز، بصیر پور، اوکاره ۱٤۳۱ھ۔ ۲۰۱۰م

۱۳۳۔ **رُوْحُ البَیَان**۔ للحقّی، الشّیخ إسماعیل البروسی الحنفی (ت ۱۱۳۷ ھ)، تعلیق الشّیخ أحمد عزو عنایة، دار إحیاء التّراث العربی، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱٤۲۱ھ۔ ۲۰۰۰م

۱۳٤۔ **الرّوح** فی الکلام علی أرواح الأموات والأحیاء۔ لابن القیّم شمس الدّین أبی

عبد اللّٰہ محمد بن أبی بکر الزُّرعیّ الدّمشقی (ت ۷۰۱ ھ)، تحقیق یوسف علی بدیوی، دار ابن کثیر، دمشق، بیروت، الطّبعة السّادسة ۱٤۲۵ ھ۔۲۰۰۵م

۱۳۵۔ **الرُّوح** فی الکلام علی أرواح الأموات والأحیاء۔ لابن القیّم، شمس الدّین أبی عبد اللّٰہ محمد بن أبی بکر الزُّرعیّ الدّمشقی (ت ۷۰۱ ھ)، تعلیق محمد خالد العطّار، دار الفکر، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱٤۲٤ ھ۔۲۰۰۳م

۱۳٦۔ **الرُّوح** فی الکلام علی أرواح الأموات والأحیاء۔ لابن القیّم، شمس الدّین أبی عبد اللّٰہ محمد بن أبی بکر الزُّرعیّ الدّمشقی (ت ۷۰۱ ھ)، دار القلم بیروت، الطّبعة الثانیّة ۱٤۰۳ ھ۔ ۱۹۸۳م۔

۱۳۷۔ **رُوحُ المَعَانِیْ** فی تفسیر القرآن و سبع المثانی۔ للآلوسی، العلامة أبی الفضل شهاب الدین السیّد محمود البغدادی الحنفی (ت۱۲۷۹ ھ)، صحّحه محمد أحمد الأمد، وعمر عبد السّلام السّلامی، دار إحیاء التُّراث العربی، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱٤۲۰ ھ۔ ۱۹۹۹م

۱۳۸۔ **الرَّوضُ الأُنُف** فی تفسیر السّیرة النّبویّة لابن هشام۔ للسّهیلی، الفقیه أبی القاسم عبد الرحمٰن بن أبی الحسن الخثعمی (ت۵۸۱ ھ)، دار الفکر بیروت ۱٤۰۹ ھ۔ ۱۹۸۹م

۱۳۹۔ **الرِّیاضُ النَّضِرة** فی مناقب العشرة۔ للإمام أبی العبّاس أحمد بن عبد الله الشهیر بالمُحبّ الطّبری (٦۹٤ ھ)، دار المنار، القاهرة، الطّبعة الأولی [illegible]

۱٤۰۔ **زادُ المَسِیر** فی علم التّفسیر۔ لابن الجوزی، جمال الدّین عبد الرّحمن بن علی (ت ۵۹۷ ھ)، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الثّانیّة ۱٤۲۲ ھ۔ ۲۰۰۲م

۱٤۱۔ **زادُ المَعَاد** فی هدی خَیْرِ العباد۔ لابن القیّم، شمس الدّین أبی عبد اللّٰہ محمد أبی بکر الزُّرعیّ الدّمشقی (ت ۷۵۱ ھ)، دار إحیاء التُّراث العربی، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱٤۲۱ ھ۔ ۲۰۰۱م

☆ **الزُّبدة العُمدة** فی شرح البُردة = شرح قصیدة البردة

۱٤۲۔ **زبدة المقامات** ۔ للبدخشانی، العارف محمد هاشم الکشمی (ت۱۰۵۸ ھ)،

مـنشی نول کشور، کانپور ۱۳۰۷ ھ، و مکتبة الحقیقة، استانبول ۱٤۰۸ ھ۔ ۱۹۸۸م

۱٤۳۔ **الزُّهد والرَّقائق**۔ لابن المبارك، الإمام شیخ الإسلام عبد اللّٰہ بن المبارك المروزی (ت ۱۸۱ ھ)، تحقیق و تعلیق أحمد فرید، دار العقیدة، القاهرة، الطّبعة الاولیٰ ۱٤۲۵ ھ۔ ۲۰۰٤م

۱٤٤۔ **سبع سنابل**۔ للعارف عبد الواحد بلگرامی، (مترجم)، حامد اینڈ کمپنی، لاهور، الطّبعة الثّانیة ۱۹۹۹م

۱٤۵۔ **سُبُل الهُدیٰ** والرّشاد فی سیرة خیرِ العباد۔ للصّالحی الشّامی، الإمام محمد بن یوسف الدّمشقی الشّافعی (ت۹٤۲ ھ)، تحقیق و تعلیق الشّیخ عادل أحمد عبد الموجود والشّیخ علی محمد معوض، دار الکتب العلمیة، بیروت الطّبعة الأولیٰ ۱٤۱٤ ھ۔۱۹۹۳م

۱٤٦۔ **السِّراجُ المُنیر** شرح الجامع الصّغیر۔ للعزیزی، العلّامة علی بن أحمد (ت ۱۰۷۰ ھ)، مکتبة الإیمان، المدینة المنوّرة

۱٤۷۔ **سرورِ عالَم ﷺ کی غلامی پر اللہ تعالیٰ کا انعام**۔ للتُّرابی، محمد شهزاد القادری، زاویه پبلشرز، لاهور، ۲۰۰٦م

۱٤۸۔ **سَعَادَةُ الدَّارَیْن** فی الصّلاة علی سیّد الکونین ﷺ۔ للنّبهانی، یوسف بن إسماعیل القاضی الشّافعی (ت ۱۳۵۰ ھ)، تخریج و تصحیح عبد الوارث محمد علی، مرکز أهلِ السُّنّة برکات رضا، فوربندر گجرات، الطّبعة الأولیٰ ۱٤۲۵ ھ۔۲۰۰٤م

۱٤۹۔ **السُّنّة**۔ لابن أبی عاصم الإمام أبی بکر أحمد بن عمرو (ت ۲۸۷ ھ)، دار ابن حزم، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱٤۲٤ ھ۔ ۲۰۰٤م

۱۵۰۔ **السُّنّة**۔ للإمام عبد اللّٰہ بن أحمد ابن حنبل (ت ۲۹۰ ھ)، تحقیق أبی هاجر محمد السعید بن بسیونی زغلول، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الرّابعة ۱٤۲٤ ھ۔ ۲۰۰۳م

۱۵۱۔ سنت کی آئینی حیثیت۔ للعلامة بدر القادری، جمعیّة إشاعة أهل السُّنّة (پاکستان) کراتشی، ۱۴۳۰ھ۔ ۲۰۰۹م

۱۵۲۔ سُنَن ابن مَاجَة۔ للإمام أبی عبد الله محمد بن یزید القَزْوِینی (ت ۲۷۳ھ)، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱۴۱۹ھ۔ ۱۹۹۸م

۱۵۳۔ سُنَن أبی داوٗد۔ للإمام سلیمان بن أشعث السّجستانی (ت ۲۷۵ھ)، دار ابن حزم، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱۴۱۸ھ۔ ۱۹۹۷م

☆ سُنَن التِّرمذی = الجامع الصّحیح

۱۵۴۔ سُنَن الدّارقطنی۔ للإمام علی بن عمر البغدادی (ت ۳۸۰ھ)، تعلیق مجدی بن منصور، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱۴۱۷ھ۔ ۱۹۹۶م

۱۵۵۔ سُنَن الدّارمیّ۔ للإمام أبیْ محمد عبدالله بن عبدالرّحمٰن (ت ۲۵۵ھ)، تخریج الشّیخ محمد عبدالعزیز الخالدی، دار الکتب العلمیة بیروت

۱۵۶۔ السُّنَنُ الکُبْرىٰ۔ للبیهقی، الإمام أبی بکر أحمد بن الحسین الشّافعی (ت ۴۵۸ھ)، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱۴۲۰ھ۔ ۱۹۹۹م

۱۵۷۔ السُّنَنُ الکُبْرىٰ۔ للنّسائی، الإمام أبی عبدالرحمٰن أحمد بن شعیب الخراسانی (ت ۳۰۳ھ)، تحقیق حسن عبدالمُنعِم شبلی، مؤسسة الرسالة، بیروت الطّبعة الأولیٰ ۱۴۲۱ھ۔ ۲۰۰۱م

☆ سُنَن المُجتبیٰ = سُنَن النّسائی

۱۵۸۔ سُنَنُ النّسائی۔ للإمام أبی عبد الرّحمن أحمد بن شعیب الخراسانی (ت ۳۰۳ھ)، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الثّانیّة ۱۴۲۴ھ ۔ ۲۰۰۳م

۱۵۹۔ سِیَر أعلام النُّبلاء۔ للذّهبی، الإمام شمس الدین محمد بن أحمد (ت ۷۴۸ھ)، دار الفکر، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱۴۱۷ھ۔ ۱۹۹۷م

۱۶۰۔ السِّیرة الحلبیّة۔ للحلبی، العلامة علی بن برهان الدّین الشّافعی (ت ۱۰۴۴ھ)، ضبطهٗ و صحّحه عبدالله محمد الخصیلی، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الثّانیة ۱۴۲۷ھ۔ ۲۰۰۶م

۱۶۱۔ السِّیرة النّبویّة لابن هشام۔ لأبی محمد عبدالملک المعافری (ت ۲۱۳ھ) (مع الرّوض الأُنف)، تعلیق طٰه عبدالرّؤف سعد، دار الفکر، بیروت ۱۴۰۹ھ۔ ۱۹۸۹م

۱۶۲۔ شانِ حبیبُ الرّحمٰن۔ للنّعیمی، المفتی أحمد یار خان البدایونی الحنفی (ت ۱۳۹۱ھ)، مکتبة إسلامیة، لاهور۔

۱۶۳۔ شانِ مصطفیٰ بزبانِ مصطفیٰ ﷺ، للعلامة المفتی غلام حسن القادری، مشتاق بك كارنر، لاهور

۱۶۴۔ الشّذرة فی الأحادیث المشتهرة۔ لابن طُولُون، أبی عبدالله محمد بن علی بن محمد الصّالحی (ت ۹۵۳ھ)، تحقیق کمال بن بسیونی زغلول، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱۴۱۳ھ۔ ۱۹۹۳م

☆ شرح الخربوتی علی البُردة = عصیدة الشّهدة

۱۶۵۔ شرح أُصول إعتقاد أهل السّنّة و الجماعة۔ للطّبری اللالکائی، الحافظ أبی القاسم هبة الله ابن الحسن الشّافعی (ت ۴۱۸ھ)، دار ابن حزم، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱۴۲۶ھ۔ ۲۰۰۵م

۱۶۶۔ شرح السّنّة۔ للبغوی، الإمام أبی محمد الحسین بن مسعود (ت ۵۱۶ھ)، تحقیق الشّیخ علی محمد معوّض و الشّیخ عادل أحمد عبدالموجود، دار الکتب العلمیة بیروت، الطّبعة الثّانیّة ۱۴۲۴ھ۔ ۲۰۰۳م

۱۶۷۔ شرحُ الشّفا۔ للقاری، الإمام علی بن سلطان محمد الحنفی المعروف بالملا علی القاری (ت ۱۰۱۴ھ)، صحّحه عبدالله محمد الخلیلی، دار الکتب العلمیة، بیروت۔

۱۶۸۔ شرح صحیح مسلم۔ للنّووی، الإمام أبی زکریا یحی بن شرف الشّافعی (ت ۶۷۶ھ)، تحقیق محمد فواد عبدالباقی، دار الکتب العلمیة، بیروت ۱۴۲۱ھ۔ ۲۰۰۰م

۱۶۹۔ شرح الطّیبی (علی مشکاة المصابیح)۔ للامام شرف الدّین الحسین بن محمد

(ت ۷۴۳ھ)، تعلیق أبی عبدالله محمد علی سمك، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطبعة الأولیٰ ۱٤۲۲ھ۔ ۲۰۰۱م

۱۷۰۔ **شرح العقائد النسفیة** ۔ للتفتازانی، الإمام سعد الدین مسعود بن عمر (ت ۷۹۱ھ)، قدیمی کتب خانه کراتشی

۱۷۱۔ **شرح العلامة الزرقانی** علی المواهب اللدنیة۔ للعلامة محمد بن عبد الباقی الزرقانی، المالکی (ت ۱۱۲۲ھ)، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطبعة الأولیٰ ۱٤۱۷ھ۔ ۱۹۹۶م

۱۷۲۔ **شرح قصیدة البردة**۔ للقاری، الإمام علی بن سلطان محمد الحنفی (ت ۱۰۱٤ھ) مخطوط مصوّر مخزون فی دار الکتب للمفتی محمد أحمد النعیمی الواقع فی غریب آباد ملیر کراتشی، وفی دار الکتب لجمعیة إشاعة أهل السنّة الواقع بجوار نور مسجد میتها در، کراتشی

۱۷۳۔ **شرح قصیدة البردة** ۔ للعلامة محیّ الدین محمد بن مصطفیٰ بشیخ زاده (علی هامش عصیدة الشهدة)، نور محمد أصح المطابع، کراتشی۔

۱۷٤۔ **شرح معانی الآثار**۔ للطحاوی، الإمام أبی جعفر أحمد بن محمد المصری الحنفی (ت ۳۲۱ھ)، تحقیق محمد زهری النجار ومحمد سید جاد الحق عالم الکتب، بیروت، الطبعة الأولیٰ ۱٤۱٤ھ۔ ۱۹۹٤م

۱۷۵۔ **شرف المصطفیٰ ﷺ**۔ للنیسابوری، الإمام الحافظ أبی سعد عبدالملك بن أبی عثمان محمد (ت ٤۰٦ھ)، تحقیق أبی عاصم، دار البشائر الإسلامیة، بیروت، الطبعة الأولیٰ ۱٤۲٤ھ۔ ۲۰۰۳م

۱۷٦۔ **الشفا** بتعریف حقوق المصطفیٰ۔ للقاضی أبی الفضل عیاض بن موسی بن عیاض الیحصبی المالکی (ت ٥٤٤ھ)، دار إحیاء التراث العربی، بیروت، الطبعة الأولیٰ ۱٤۲٤ھ۔ ۲۰۰۳م

۱۷۷۔ **شفاء السقام** فی زیارة خیر الأنام۔ للسبکی، الإمام المحدث تقی الدین علی الشافعی (ت ۷٥٦ھ)، نوریه رضویة پبلی کیشنز، لاهور۔

۱۷۸۔ **الشمائل المحمدیة**۔ للترمذی، الإمام أبی عیسیٰ محمد بن عیسیٰ (ت ۲۷۹ھ)، تحقیق عبده علی کوشك، الیمامة للطباعة والنشر والتوزیع، بیروت الطبعة الأولیٰ ۱٤۲۳ھ۔ ۲۰۰۲م

۱۷۹۔ **شواهد النبوة** لتقویة یقین أهل الفتوة۔ للجامی، نور الدین عبد الرحمن الحنفی (ت ۸۹۸ھ)، حاجی محمد رفیق وحاجی نعمت الله تاجران کتب، قندهار، أفغانستان

۱۸۰۔ **شهید عشق امام محمد ﷺ**۔ للأویسی، العلامة أبی صالح محمد فیض أحمد الحنفی القادری، مکتبة أویسیة، بهاولفور ۱٤۰٥ھ۔ ۱۹۸٥م

۱۸۱۔ **صدائے نوی** شرح مثنوی مولوی ومعنوی۔ للأویسی، العلامة أبی صالح محمد فیض أحمد، مکتبة أویسیة، بهاولفور، ۱۹۸۱م

۱۸۲۔ **صحیح ابن خزیمة**۔ للإمام أبی بکر محمد بن إسحاق بن خزیمة النیسابوری (ت ۳۱۱ھ)، تحقیق وتعلیق الدکتور محمد مصطفیٰ الأعظمی، المکتب الإسلامی، بیروت، الطبعة الثالثة ۱٤۲٤ھ۔ ۲۰۰۳م

۱۸۳۔ **صحیح البخاری**۔ للإمام أبی عبد الله محمد بن إسماعیل الجعفی (ت ۲٥٦ھ)، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطبعة الأولیٰ ۱٤۲۰ھ۔ ۱۹۹۱م

۱۸٤۔ **صحیح مسلم**۔ للإمام أبی الحسین مسلم بن الحجاج القشیری (ت ۲٦۱ھ)، دار الأرقم، بیروت، الطبعة الأولیٰ ۱٤۲۱ھ۔ ۲۰۰۱م

۱۸٥۔ **الصواعق المحرقة** فی الرد علی أهل البدع والزندقة۔ للهیثمی، الإمام المحدث أحمد بن محمد بن علی ابن حجر المکی الشافعی، (ت ۹۷٤ھ)، علق علیه عبد الوهاب عبداللطیف، مکتبة القاهرة، مصر

۱۸٦۔ **الضعفاء الکبیر**۔ للعقیلی، الحافظ أبی جعفر محمد بن عمر المکی (ت ۳۲۲ھ)، تحقیق الدکتور عبدالمعطی أمین قلعجی، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطبعة الأولیٰ ۱٤۰٤ھ۔ ۱۹۸٤م

۱۸۷۔ **ضیاء القرآن**۔ للأزهری، پیر کرم شاه، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاهور

☆ طَبَقَاتُ ابنِ سعد= الطَّبقات الكُبرى

۱۸۸۔ الطَّبقاتُ الكُبرىٰ۔ لابن سعد، محمد (ت ۲۳۰ ﮪ)، تعليق سهيل كيّالى، دار الفكر، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ۱٤۱٤ﮪ۔ ۱۹۹٤م

۱۸۹۔ الطَّريقةُ المُحمَّديّة والسِّيرة الأحمديّة۔ للبركلى، الإمام محمد بن بير على بن إسكندر الرّومى التّركى (ت ۹۸۱ ﮪ)، تحقيق الدّكتور محمد حسينى مصطفىٰ، دار القلم العربى، حلب، سورية، الطّبعة الأولىٰ ۱٤۲۳ﮪ۔ ۲۰۰۲م

۱۹۰۔ العُجاب فى بيان الأسباب۔ للعسقلانى، الحافظ شهاب الدّين أبى الفضل أحمد بن على ابن حجر الشّافعى (ت ۸۰۲ﮪ)، تحقيق عبدالكريم محمد إنيس، دار ابن الجوزى، الطّبعة الثّانية ۱٤۲٦ﮪ

۱۹۱۔ عُدّة الحِصن الحصين من كلام سيّد المرسلين۔ للجزرى، الإمام شمس الدّين محمد بن محمد (ت ۸۸۳ﮪ)، دار الكتب العلمية، بيروت

۱۹۲۔ عَصِيْدةُ الشُّهدة شرح قصيدة البُردة، للخربوتى، العلامة عمر بن أحمد، نور محمد أصح المطابع كراتشى

۱۹۳۔ العَطايا النّبويّة فى الفتاوى الرّضويّة = الفتاوىٰ الرّضوية

۱۹٤۔ عُقُود الجمان فى مناقب الإمام الأعظم أبى حنيفة النّعمان للصالحى الشّامى۔ الإمام محمد بن يوسف الدّمشقى الشّافعى (ت ۹٤۲ﮪ) مكتبة الإيمان السّماحية، المدينة المنوّرة

۱۹٥۔ عَلمى سرگرمياں عہد رسالت اور عہد صحابه ميں (التّراتيب الإدارية، القسم العاشر)۔ للكتانى، العلامة محمد عبدالحىّ بن عبدالكبير الحسنى، (ت ۱۳۸۲ﮪ)، مترجم العلامة الحافظ محمد إبراهيم الفيضى، مكتبة فيض القرآن، كراتشى ۱٤۲۸ﮪ۔ ۲۰۰۷م

۱۹٦۔ عُمدة الرِّعاية فى حلّ شرح الوقاية۔ للكنوى، العلامة أبى الحسنات عبدالحىّ الحنفى (ت ۱۳۰٤ﮪ)، دار الكتب العلمية بيروت ۲۰۰۹م و مكتبة إمدادية ملتان

۱۹۷۔ عُمدة القارى شرح صحيح البخارى۔ للعينى، الإمام بدرالدين أبى محمد

محمود بن أحمد الحنفى (ت ۸٥٥ﮪ)، دار الفكر، بيروت، الطّبعة الأولى ۱٤۱۸ﮪ۔ ۱۹۹۸م

۱۹۸۔ عمل اليوم و اللّيلة (مع عُجالة الرّاغب)۔ لابن السُّنّى، الحافظ أبى بكر أحمد بن محمد الدّينورى (ت ۳٦٤ ﮪ)، دار ابن حزم، بيروت، الطّبعة الأولى ۱٤۲۲ ﮪ۔ ۲۰۰۱م

۱۹۹۔ عَمَلُ اليوم واللّيلة۔ للنّسائى، الإمام أبى عبدالرحمن أحمد بن شعيب الخُراسانى (ت ۳۰۳ ﮪ)، دار الكتب العلمية بيروت، الطّبعة الأولىٰ ۱٤۰۸ﮪ۔ ۱۹۸۸م

۲۰۰۔ عيد ميلادالنّبىﷺ كا بنيادى مقدمه۔ للعلامة أبى الفتح نصرالله خان، كراتشى

۲۰۱۔ الغَمّاز على اللُّمّاز فى الموضوعات المشهورات۔ للسّمهوى، الإمام نورالدين أبى الحسن الشّافعى (ت ۹۱۱ ﮪ)، تحقيق محمد عبدالقادر عطا، دار الكتب العلمية، بيروت الطبعة الأولىٰ ۱٤۰٦ﮪ۔ ۱۹۸٦م

۲۰۲۔ غوث العباد ببيان الرّشاد۔ للشّيخ مصطفى أبى يوسف الحمامى من علماء الأزهر، دار إحياء الكتب العربيّة، مصر ۱۳٥۰ ﮪ

۲۰۳۔ فتاوىٰ ابن صلاح۔ للإمام تقى الدّين أبى عمرو عثمان بن صلاح الشّافعى (ت ٦٤۳ ﮪ)، دار المعرفة، بيروت

۲۰٤۔ فتاوىٰ أمجدية۔ للأعظمى، العلّامة أمجد على، صدر الشّريعة الحنفى (ت ۱۳٦۷ ﮪ)، رتّبه عبد المنّان الكليمى، و علّق عليه المفتى محمد شريف الحق الأمجدى، المكتبة الرّضوية، كراتشى، الطّبعة الأولى ۱٤۱۷ﮪ۔ ۱۹۹۷م

۲۰٥۔ الفتاوىٰ البزازية۔ (على هامش الفتاوىٰ الهندية) للكردرى، حافظ الدّين محمد بن محمد الحنفى (ت ۸۲۷ﮪ)، دار المعرفة، بيروت، الطّبعة الثّالثة ۱۳۱۳ﮪ۔ ۱۹۷۳م

۲۰٦۔ الفتاوىٰ الرّضويّة۔ مع التّخريج، لإمام أهل السّنّة، الإمام أحمد رضا بن تقى على خان الحنفى (ت ۱۳٤۰ ﮪ)، رضا فاؤنڈيشن، لاهور

۲۰۷۔ فتاوىٰ الرّملى۔ فى فروع الفقه الشّافعى، للإمام شهاب الدّين أحمد بن حمزة

الرّملی (ت۹۰۷ھ)، وجمع شمس الدّین محمد بن أحمد الرّملی (ت۱۰۰٤ھ)، تحقیق محمد عبدالسّلام شاهین، دار الکتب العلمیة، بیروت الطّبعة الأولیٰ ۱٤۲٤ھ۔ ۲۰۰٤م

۲۰۸۔ **فتاویٰ مہریة**۔ للعلامة السیّد پیر مہر علی شاہ الگیلانی، رتّبه العلامة فیض أحمد فیض، طبع فی پاکستان انترنیشنال پرنترز، لاهور ۱٤۱۷ھ۔ ۱۹۹۸م

۲۰۹۔ **فتح الباری** شرح صحیح البخاری۔ للعسقلانی، الحافظ أحمد بن علی بن حجر الشّافعی (ت۸۵۲ھ)، تحقیق الشّیخ عبدالعزیز بن عبدالله، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الثّالثة ۱٤۲۱ھ۔ ۲۰۰۰م

۲۱۰۔ **الفتح الکبیر** فی ضمّ الزّیادة إلی الجامع الصّغیر۔ للسّیوطی، جمعه و رتّبه الشّیخ یوسف بن إسماعیل النّبهانی الشّافعی (ت۱۳۵۰ھ)، دار الفکر، بیروت، الطبعة الأولی ۱٤۲۳ھ۔ ۲۰۰۳م

۲۱۱۔ **فتح المتعال** فی مدح النّعال (وصف نعال النّبیّ ﷺ)، للتّلمسانی، الإمام أبی العباس شهاب الدّین أحمد بن محمد بن أحمد المقری المالکی (ت۱۰٤۱ھ)، ضبطه أحمد فریدی المزیدی دار الکتب العلمیة بیروت الطبعة الأولیٰ ۱٤۲۷ھ۔ ۲۰۰٦م

۲۱۲۔ **فتوی فی کرامات اولیاء** (ملحق الدّرر السّنیة)۔ للشّوبری العلامة شمس الدین محمد أحمد الشّافعی (ت۱۰٦۹ھ)، المکتبة الحبیبیة، استانبول، ترکیة

۲۱۳۔ **فردوس الأخبار** بمأثور الخطاب المخرّج علی کتاب الشّهاب۔ للدّیلمی، الحافظ شیرویه بن شهردار بن شیرویه (ت۵۰۹ھ)، دار الفکر، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱٤۱۸ھ۔ ۱۹۹۷م

۲۱٤۔ **فصل الخطاب** بوصل الأحباب۔ للعارف الإمام المحدّث، المفسّر محمد بن محمد بن محمد البخاری الشّهیر بخواجه محمد پارسا، دار الإشاعة العربیة، کوئٹة

۲۱۵۔ **فضل الصّلاة** علی النّبیّ ﷺ، للجهضمی، الحافظ القاضی إسماعیل بن

إسحاق الأزدی البصری (ت۲۸۲ھ)، تحقیق أسعد بن تیم، دار العلوم عمان، الأردن، الطّبعة الأولیٰ ۱٤۲۳ھ۔ ۲۰۰۳م

۲۱٦۔ **فضل الصّلاة** علی النّبیّ صلی الله علیه وسلم۔ للحُبیشی، السیّد عبدالله سراج الدّین، مکتبة دار الفلاح

۲۱۷۔ **فوائد العراقیین**۔ للحافظ أبی سعید النّقاش، الحنبلی (ت٤١٤ھ)، تحقیق و تعلیق مجدی السیّد إبراهیم، مکتبة القرآن، القاهرة

۲۱۸۔ **فیض القدیر** (شرح الجامع الصّغیر من أحادیث البشیر النّذیر)۔ للمناوی، العلامة زین الدّین محمد عبدالرّؤف (ت۱۰۳۱ھ)، دار الکتب العلمیة، بیروت ۱٤۲۲ھ۔ ۲۰۰۱م

۲۱۹۔ **فیوض الحرمین**۔ للدّهلوی، المحدّث شاه قطب الدّین أحمد بن عبدالرّحیم الحنفی، الشّهیر بشاه ولیّ الله (ت۱۱۷٦ھ)، مطبع أحمدی، دهلی

۲۲۰۔ **القاموس المحیط**۔ للفیروز آبادی، مجد الدین محمد یعقوب (ت۸۱۷ھ)، دار إحیاء التّراث العربی، بیروت، الطّبعة الثّانیة ۱٤۲۰ھ۔ ۲۰۰۰م

۲۲۱۔ **القربة إلی ربّ العالمین** بالصّلاة علی محمد سیّد المرسلین ﷺ۔ للإمام خلف بن عبدالملک بن بشکوال (ت۵۷۸ھ)، تحقیق سیّد محمد سیّد و خلاف محمود عبدالسمیع، دار الکتب العلمیة، بیروت الطّبعة الأولیٰ ۱۹۹۹م

۲۲۲۔ **قرّة العینین** فی تفضیل الشّیخین رضی الله تعالیٰ۔ للدّهلوی، المحدّث أحمد بن عبدالرّحیم الحنفی، الشّهیر بشاه ولیّ الله (۱۱۷٦ھ)، المکتبة السّلفیة، لاهور، تصویر المطبوع مطبع مجتبائی دهلی ۱۳۱۰ھ

۲۲۳۔ **القری** لقاصد أمّ القری۔ للطّبری، الحافظ أبی العباس أحمد بن عبدالله الشّهیر بمحب الدّین الطّبری (ت٦۹٤ھ)، تحقیق مصطفی السّقا، المکتبة العلمیة، بیروت

۲۲٤۔ **قطب الإرشاد**۔ للعلوی، العلامة فقیر الله بن عبدالرحمٰن النّقشبندی الحنفی (ت۱۱۹۵ھ)، مکتبة إسلامیة، کوئٹة

٢٢٥۔ **قصیدۃ البردۃ**۔ للبوصیری، الإمام شرف الدّین أبی عبداللّٰہ محمد بن سعید بن حمّاد الصّنهاجی المصری (ت٦٩٦ھ)، جمعیّة إشاعة أهل السُّنّة (باکستان)، الواقع بجوار نور مسجد میتادر، کراتشی

٢٢٦۔ **القول البدیع** فی الصّلاۃ علی الحَبِیبِ الشَّفِیْعِ۔ للسّخاوی، الحافظ شمس الدّین محمد بن عبدالرحمٰن الشّافعی (ت٩٠٢ھ)، دارالکتاب العربی، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤٠٥ھ۔ ١٩٨٥م

٢٢٧۔ **الکامل** فی ضُعَفاء الرِّجال۔ لابن علی، الحافظ أبی أحمد عبداللّٰہ الجرجانی (ت ٣٦٠ھ)، تحقیق الشّیخ عادل أحمد والشّیخ علی محمد معوّض، دارالکتب العلمیة، بیروت الطّبعة الأولیٰ ١٤١٨ھ۔ ١٩٩٧م

٢٢٨۔ **کتاب الأذکار**۔ للنّووی، الإمام أبی زکریا یحییٰ بن شرف الشّافعی (ت٦٧٦ھ)، تحقیق بشیر محمد عیون، مکتبة دارالبیان، دمشق، الطّبعة الثّالثة ١٤٢٤ھ۔ ٢٠٠٣م

٢٢٩۔ **کتابُ الإعتِصَام**۔ للشّاطبی، الإمام أبی إسحاق إبراهیم بن موسی اللّخمی الغرناطی (ت٧٩٠ھ)، دارالفکر، بیروت ١٤٢٤ھ۔ ٢٠٠٣م

٢٣٠۔ **کتاب الإیضاح** فی مناسك الحجّ والعمرة، للنّووی، الإمام أبی زکریا یحیٰ بن شرف الشّافعی (ت٦٧٦ھ)، دارالبشائر الإسلامیة، بیروت، الطّبعة الثّالثة ١٤١٧ھ۔ ١٩٩٧م

٢٣١۔ **کتابُ البِدع والنّهی عنها**۔ لابن وضّاح، العلامة أبی عبداللّٰہ محمد بن وضّاح القُرطبی (ت٢٨٧ھ)، تخریج أبی عمیر مجدی بن محمد المصری، مکتبة عبدالمصور بن محمد، القاهرة، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢٦ھ

٢٣٢۔ **کتابُ التّاریخ الکبیر**۔ للبُخاری، الإمام محمد بن إسماعیل الجُعفی (ت٢٥٦ھ)، تحقیق مصطفی عبدالقادر أحمد عطا، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢٢ھ۔ ٢٠٠١م

٢٣٣۔ **کِتَابُ التَّعرِیْفَات**۔ للشّریف الجرجانی، الإمام علی بن محمد بن علی الحسینی

الحنفی (ت٨١٦ھ)، دار الفکر، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤١٨ھ۔ ١٩٩٧م

٢٣٤۔ **کتاب تلخیص المستدرك**۔ للذّهبی، الإمام شمس الدّین أبی عبداللّٰہ (ت٧٤٨ھ)، تحقیق الدّکتور محمود مطرجی، دارالفکر، بیروت ١٤٢٢ھ۔ ٢٠٠٢م

٢٣٥۔ **کتاب التّهجّد**۔ للأشبیلی، الحافظ أبی محمد عبد الحق عبد الرحمٰن (ت٥٨١ھ)، تحقیق و تعلیق مسعد عبد الحمید السّعدنی وغیره، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤١٥ھ۔ ١٩٩٤م

٢٣٦۔ **کتاب الدّعاء**، للطّبرانی، الإمام أبی القاسم سلیمان بن أحمد (ت٣٦٠ھ)، تحقیق مصطفی عبد القادر عطا، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢١ھ۔ ٢٠٠١م

٢٣٧۔ **کتاب الشّریعة**۔ للآجری، الإمام أبی بکر محمد بن الحسین (ت٣٦٠ھ) تحقیق الدّکتور عبداللّٰہ بن عمر بن سلیمان الدّمیجی، دارالوطن، الرّیاض، الطّبعة الثّانیة ١٤٢٠ھ۔ ١٩٩٩م

٢٣٨۔ **کتاب الصّمت** (فی ضمن موسوعة ابن أبی الدّنیا)۔ لابن أبی الدّنیا، الإمام الحافظ أبی بکر عبداللّٰہ بن محمد القرشی (ت٢٨١ھ)، المکتبة العصریّة، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢٦ھ۔ ٢٠٠٦م

٢٣٩۔ **کتاب الفتوح**۔ للعلامة أبی محمّد أحمد بن أعثم الکوفی (ت ٣١٤ھ)، تحقیق علی شیری، دارالأضواء، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤١١ھ۔ ١٩٩١م

٢٤٠۔ **کتابُ القدر**۔ للفریابی، الحافظ أبی بکر جعفر بن محمد (ت ٣٠١ھ)، تحقیق سعد عبدالغفّار علی، دار أضواء السّلف المصریّة، القاهرة، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢٩ھ۔ ٢٠٠٨م

٢٤١۔ **کِتَابُ المَغَازِی**۔ للواقدی، أبی عبداللّٰہ محمد بن عمر (ت ٢٠٧ھ)، تحقیق محمد عبدالقادر أحمد عطا، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢٤ھ۔ ٢٠٠٤م

☆ كتابُ المُتّقى = المُنتقى

☆ الكرماني شرح صحيح البخاري = كواكب الدّراري

٢٤٢۔ كشف الأستار عن زوائد البزّار على الكُتُب السِّتّة۔ للهيثمي، الحافظ نور الدين علي بن أبي بكر (ت ٨٠٧ هـ)، تحقيق حبيب الرّحمٰن الأعظمي، مؤسّسة الرّسالة، الطّبعة الأولىٰ ١٤٠٤هـ۔ ١٩٨٤م

٢٤٣۔ كشفُ الخفاء ومُزيل الألباس عمّا اشتهر من الأحاديث على ألسنةِ النّاس۔ للعجلواني، الشّيخ إسماعيل بن محمد العراحي الشّافعي (ت ١١٦٢ هـ)، ضبطه و صحّحه الشّيخ محمد عبدالعزيز الخالدي، دار الكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤١٨هـ۔١٩٩٧م

٢٤٤۔ كشفُ الغُمّة عن جميع الأمّة۔ للشّعراني، الإمام عبدالوهاب بن أحمد بن علي المصري (ت ٩٧٣هـ)، دارالفكر، بيروت، ١٤٠٨هـ۔ ١٩٨٨م

٢٤٥۔ الكلامُ الأوضح في تفسير سورة "الم نشرح" للعلامة نقي علي خان الحنفي (ت ١٢٩٧هـ)، ضياء الدّين پبلی کیشنز، کراتشی

٢٤٦۔ كنزالإيمان في ترجمة القران، لإمام أهل السنّة، الإمام أحمد الرضا بن نقي علي خان القادري الحنفي (ت ١٣٤٠هـ)، مكتبة رضويه، كراتشي

٢٤٧۔ كنزُ العمّال في سُنَن الأقوال والأفعال۔ للمتقي الهندي، العلامة علاء الدين علي المتقي بن حسام الدين (ت ٩٧٥هـ)، تحقيق محمود عمر الدمياطي، دارالكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الثّانية ١٤٢٢هـ۔ ٢٠٠٤م

٢٤٨۔ كواكبُ الدّراري (شرح صحيح البخاري)۔ للكرماني، الإمام شمس الدّين محمد بن يوسف بن علي الشّافعي (ت ٧٩٦هـ)، دار إحياء التّراث العربي، بيروت، الطّبعة الثّالثة ١٤٠٥هـ۔ ١٩٨٥م

٢٤٩۔ كوثرُ النّبيّ وزلال حوضه الرّوي۔ للفرهاروي، العلامة عبدالعزيز بن أحمد مخطوط مصوّر مخزون في دارُالكُتُب للمفتي محمد أحمد النّعيمي الواقع في ملير كراتشي، و دارالكتب لجمعيّة إشاعة أهل السُّنّة و الجماعة (باكستان)

الواقع بجوار نور مسجد، ميٹادر كراتشي

٢٥٠۔ گلدستہ درود شریف۔ للعلامة السّيّد سعادت علي القادري (ت ١٤٣٠ هـ)، جمعية إشاعة أهل السُّنّة (باكستان)، كراتشي ٢٠٠٤م

٢٥١۔ لُبابُ التّأويل في معاني التّنزيل، للعلامة علاء الدين علي بن محمد البغدادي (ت ٧٢٥هـ)، مطبعة مصطفى البابي الحلبي و أولاده بمصر، الطّبعة الثّالثة ١٣٧٥هـ۔ ١٩٥٥م

٢٥٢۔ لُبابُ النّقول في أسباب النّزول، للسّيوطي، الإمام جلال الدّين عبد الرّحمٰن بن الكمال أبي بكر الشّافعي (ت ٩١١هـ)، تحقيق محمد الفاضل، مركز أهل السُّنّة بركات رضا، الهند الطّبعة الأولىٰ ١٤٢٥هـ ۔ ٢٠٠٤م

٢٥٣۔ لِسانُ العَرَب۔ لابن منظور، أبي الفضل جمال الدّين محمد بن كرم المصري (ت ٧١١هـ) دارالفكر، بيروت، الطّبعة الثّالثة ١٤١٤هـ۔ ١٩٩٤م

٢٥٤۔ لسانُ الميزان۔ للعسقلاني، الحافظ شهاب الدّين أبي الفضل أحمد بن علي ابن حجر الشّافعي (ت ٨٥٢هـ) تحقيق الشّيخ عادل أحمد عبد الموجود، و الشّيخ علي محمد معوض، دار الكتب العلميه بيروت، الطّبعة الأولى ١٤١٦هـ۔ ١٩٩٦م

٢٥٥۔ لواقح الأنوار القُدسيّة في العُهود المحمّديّة۔ للشّعراني، الإمام عبد الوهاب بن أحمد بن علي المصري (ت ٩٧٣هـ)، تحقيق نوّاف الجرّاح، دار اقرأ، دمشق، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤٢٥هـ۔ ٢٠٠٤م

٢٥٦۔ لَمَعاتُ التّنقيح شرح مشكاة المصابيح۔ للدّهلوي، الشّيخ عبدالحق بن سيف الدّين، المحدّث (ت ١٠٥٢ هـ)، تحقيق محمد عبد اللّٰه المفتي، و تخريج عبد الرحمن الجوهري، مكتبة المعارف العلميه، لاهور، الطّبعة الثّانيّة ١٣٩٢هـ۔ ١٩٧٢م

٢٥٧۔ مبدء و معاد ۔ للمجدّد الألف الثّاني، الشّيخ أحمد بن عبد الأحد الفاروقي، السّرهندي الحنفي (ت ١٠٣٤ هـ)، ترتيب و ترجمة للعلامة إقبال أحمد

الفاروقی، مکتبۃ نبویۃ لاھور

٢٥٨ـ **المجالسة** و جواهر العلم۔ للدّينوری، الإمام أبی بكر أحمد بن مروان المالكی (ت ٣٣٣ھ)، تحقيق السيّد يوسف أحمد، دار الكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢١ھ۔ ٢٠٠٠م

٢٥٩ـ **مَجْمَعُ الْبَحْرَيْن** فی زوائد المعجمَين (المُعجم الأوسط، المُعجم الصّغير للطّبرانی)۔ للهيثمی، الحافظ نورالدين أبی الحسن علی بن أبی بكر (ت ٨٠٧ھ)، تحقيق محمد حسن إسماعيل الشّافعی، دار الكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤١٩ھ۔ ١٩٩٨م

٢٦٠ـ **مَجْمَعُ الزَّوَائِد** ومنبع الفوائد۔ للهيثمی، نورالدين علی بن أبی بكر المصری (ت ٨٠٧ھ)، تحقيق عبد القادر عطاء، دار الكتب العلمية، بيروت الطّبعة الأولیٰ ١٤٢٢ھ۔ ٢٠٠١م

٢٦١ـ **مجموعة رسائل** ابن عابدين۔ للشّامی، العلامة السيّد محمد أمين الآفندی الحنفی (ت ١٢٥٢ھ)، المكتبة الهاشميّة، فی دمشق ١٣٢١ھ

٢٦٢ـ **المُحدّث الفاصل** بين الرّاوی و الواعی۔ للرّامهرمزی، القاضی الحسن بن عبد الرّحمن (ت ٣٦٠ھ)، تحقيق الدّكتور محمد عجاج الخطيب، دار الفكر، بيروت، الطّبعة الأولی ١٣٩١ھ۔ ١٩٩٧م

٢٦٣ـ **محقّ التّقوّل** فی مسئلة التّوسّل (فی ضمن مقالات الكوثری)۔ للكوثری، العلامة محمد زاهد بن حسن الحنفی (ت ١٣٧١ھ)، ايچ ايم سعيد كمپنی، كراتشی، الطّبعة الأولیٰ ١٣٧٢ھ

٢٦٤ـ **المختارة**۔ للضّياء المقدسی، الإمام ضياء الدين أبی عبدالله محمد بن عبدالواحد الحنبلی (ت ٦٤٣ھ)، تحقيق معالی أ۔د۔ عبدالملك بن عبدالله دهيش، مكتبة الأسری، مكة المكرمة، الطّبعة الخامسة ١٤٢٩ھ۔ ٢٠٠٨م

٢٦٥ـ **مُختَصر زَوَائِد مُسنَد البزّار** علی الكُتُب السّتّةِ ومُسند أحمد۔ للعسقلانی، الحافظ شهاب الدّين أبی الفضل أحمد بن علی ابن حجر (ت ٨٥٢ھ)، تحقيق

صبری بن عبدالخالق أبی ذر، مؤسّسة الكتب الثّقافة۔ بيروت، الطّبعة الثّالثة ١٤١٤ھ۔ ١٩٩٣م

٢٦٦ـ **مختصر كتاب الموافقة** بين أهل البيت و الصّحابة۔ للحافظ إسماعيل بن علی ابن زنجويه الرّازی السّمان (ت ٤٤٥ھ) و اختصره جار الله أبو القاسم محمود بن عمر الزّمخشری (ت ٥٣٨ھ) تحقيق: السّيد يوسف أحمد، دار الكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولی ١٤٢٠ھ۔ ١٩٩٩م

٢٦٧ـ **مَدَارِجُ النُّبُوّة** و درجات الفتوة۔ للدّهلوی، الشّيخ عبدالحق بن سيف الدّين، المُحدّث (ت ١٢٥٢ھ۔ ١٦٤٢م)، المكتبة النُّوريّة الرّضويّة، سكهر، الطّبعة الأولیٰ ١٣٩٧ھ۔ ١٩٧٧م

☆ **مَدَارِكُ التّنزِيل** و حَقَائِق التّأوِيل= تَفْسِيرُ النّسَفی

٢٦٨ـ **مراقی الفلاح** شرح نور الإيضاح كلاهما۔ للشرنبلالی، الإمام أبی الإخلاص حسن بن عمّار الحنفی (ت ١٠٦٩ھ)، تحقيق و تعليق بشار بكری عرابی، مكتبة مرزوق، دمشق

٢٦٩ـ **مِرقَاةُ المَفَاتِيح** (شرح مشكلة المصابيح)۔ للقاری، الإمام علی بن سلطان محمد الحنفی المعروف بالملّاعلی القاری (ت ١٠١٤ھ)، تحقيق الشّيخ جمال عيتانی، دار الكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢٢ھ۔ ٢٠٠١م

٢٧٠ـ **مُزِيل الخفا** عن ألفاظ الشّفاء (علی هامش الشّفا) للشُّمُنّی، العلامة أحمد بن محمد الحنفی (ت ٨٧٢ھ)، دار إحياء التّراث العربی، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢٤ھ۔ ٢٠٠٣م

٢٧١ـ **مَسَالِكُ الحُنَفَاء** إلی مشارع الصّلاة علی المصطفی ﷺ۔ للقسطلانی، الحافظ أبی العباس أحمد بن محمد (ت ٩٢٣ھ)، تحقيق حسين محمد علی شكری، دار الكتب العلمية، بيروت، ١٤٢٦ھ۔ ٢٠٠٥م

٢٧٢ـ **المسامرة** (شرح المسايرة فی العقائد المنجية فی الآخرة الجامعة لاصطلاحات السّلف و الماتريدية و الأشاعرة)۔ لابن أبی شريف، الإمام كمال الدّين محمد

بن محمد الشّافعی المقدسی (ت ۹۰۶ھ) تحقیق کمال الدّین قاری و عزّ الدین معمبش، المکتبة العصریّة، بیروت، الطّبعة الأولی ۱۴۲۵ھ۔ ۲۰۰۴م

۲۷۳۔ **المسایرة فی العقیدة المنجیة فی الآخرة**، لابن الهمام، الإمام کمال الدّین محمد بن عبد الواحد الحنفی (ت ۸۶۱ھ)، تحقیق کمال الدّین قاری و عزّ الدّین معمیش، المکتبة العصریة، بیروت، الطّبعة الأولی ۱۴۲۵ھ۔ ۲۰۰۴م

☆ **المستخرج من الأحادیث المختارة ممّا لم یُخرجه البخاری ومسلم فی صحیحیهما**= المختارة

۲۷۴۔ **المستدرک علی الصّحیحین**۔ للحاکم الإمام أبی عبدالله محمد بن عبدالله النّیسابوری (ت ۴۰۵ھ)، دارالمعرفة، بیروت، الطّبعة الثّانیة ۱۴۲۷ھ ۲۰۰۶م

۲۷۵۔ **المُسند** للإمام أحمد بن حنبل (ت ۲۴۱ھ)، المکتب الإسلامی، بیروت

۲۷۶۔ **مُسنَد ابن الجَعد** للحافظ الثّبت أبی الحسن علی الجوهری (ت ۲۳۰ھ)، دارالکتب العلمیة، بیروت، ۱۴۱۷ھ۔ ۱۹۹۶م

۲۷۷۔ **مُسنَد أبی یعلیٰ**۔ للإمام أبی یعلی أحمد بن علی الموصلی (ت ۳۰۷ھ) تحقیق الشّیخ خلیل مأمون شیحا، دار المعرفة، بیروت، الطّبعة الأولی ۱۴۲۶ھ۔ ۲۰۰۵م

۲۷۸۔ **مُسنَد إسحاق بن راهویه**۔ للإمام إسحاق بن إبراهیم الحنظلی المروزی (ت ۲۳۸ھ)، تحقیق فهد مختار ضرار المفتی، دارالکتب العربی، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱۴۲۳ھ۔ ۲۰۰۲م

☆ **مُسند البزّار**= البحر الزّخار

۲۷۹۔ **مُسنَد الحُمَیدی**، للإمام الحافظ عبدالله بن الزّبیر (ت ۲۱۹ھ)، تحقیق الشّیخ حبیب الرحمٰن الأعظمی، دارالکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولی ۱۴۰۹ھ۔ ۱۹۸۸م

۲۸۰۔ **مسند الرّویانی**، للإمام أبی بکر محمد بن هارون الرّازی، الطّبری (ت ۳۰۷ھ)،

دارالکتب العلمیة، بیروت الطّبعة الأولیٰ ۱۴۱۷ھ۔ ۱۹۹۷م

۲۸۱۔ **مُسنَد عبد بن حُمید** (المنتخب)، للإمام الحافظ أبی محمد عبد بن حُمید (ت ۲۴۹ھ)، تحقیق السیّد صبیحی البدری السّامرائی ومحمود محمد خلیل الصّعیدی، عالم الکتب، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱۴۰۸ھ۔ ۱۹۸۸م

۲۸۲۔ **المسند المستخرج علی الصحیح الإمام مسلم**۔ للأصبهانی، الحافظ أبی نعیم أحمد بن عبدالله بن أحمد (ت ۴۳۰ھ)، تحقیق محمد حسن محمد حسن إسماعیل الشّافعی، دارالکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱۴۱۷ھ۔ ۱۹۹۶م

۲۸۳۔ **مِشْکاةُ الْمَصَابِیح**۔ للتّبریزی، الشّیخ ولیّ الدّین أبی عبدالله محمد بن عبدالله الخطیب (ت ۷۴۱ھ)، تحقیق الشّیخ جمال عیتانی، دارالکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱۴۲۴ھ۔ ۲۰۰۳م

۲۸۴۔ **مصباح الظّلام** فی المستغیثین بخیر الأنام وعلیه الصّلاة والسّلام فی الیقظة والمنام۔ للمراکشی، الإمام أبی عبدالله محمد بن موسیٰ (ت ۶۸۳ھ)، اعتنی حسین محمد علی شکری، دارالکتب العلمیة، بیروت

۲۸۵۔ **المصنّف** لابن أبی شیبة، الإمام أبی بکر عبدالله بن محمد العبسی الکوفی (ت ۲۳۵ھ)، تحقیق محمد عوّامة، المجلس العلمی، دارقرطبة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱۴۲۷ھ۔ ۲۰۰۶م

۲۸۶۔ **المطالب العالیة** بزوائد المسانید الثّمانیة۔ للعسقلانی، الحافظ شهاب الدّین أبی الفضل أحمد بن علی بن محمد ابن حجر الشّافعی (ت ۸۰۲ھ)، تحقیق محمد حسن محمد حسن إسماعیل، دارالکتب العلمیة، بیروت الطّبعة الأولیٰ ۱۴۱۴ھ۔ ۲۰۰۳م

۲۸۷۔ **مطالع المسرّات** بجلاء دلائل الخیرات۔ للفاسی، الإمام محمد المهدی بن أحمد بن علی بن یوسف، شرکة مکتبة ومطبعة مصطفی البابی وأولاده مصر، الطّبعة الثّانیة ۱۳۷۷ھ۔ ۱۹۵۸م

٢٨٨۔ مَعَارِجُ النُّبُوَّة في مدارج الفتوة۔ للكاشفي، العلامة معين الهروي (من علماء قرن التّاسع)، نوراني كتب خانه، بشاور

٢٨٩۔ مَعَارِجُ النُّبُوَّة في مدارج الفتوة، للكاشفي المذكور مترجم از پیرزاده العلامة اقبال أحمد الفاروقي، مكتبة نبويّة، لاهور ١٩٧٨م

٢٩٠۔ مَعَالِمُ التَّنزِيل (على هامش تفسير الخازن)۔ للبغوي، أبي الحسين بن محمود بن الفراء (ت ٥١٦ هـ)، شركه مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر، الطّبعة الثّانيّة ١٣٧٥هـ۔ ١٩٥٥م

٢٩١۔ مَعَالِمُ السُّنَن۔ للخطابي، الإمام محمد بن إبراهيم (ت ٣٨٨ هـ)، تعليق عزّت عبيد الدّعاس وعادل السيّد، دار الحديث، حمص، سورية، الطّبعة الأولى ١٣٩٣هـ ـ ١٩٧٣م

٢٩٢۔ المُعتَقَدُ المُنتَقَد۔ للبدايوني، العلامة فضل الرّسول القاري الحنفي (ت ١٢٨٩هـ)، بركاتي پبلشرز، كراتشي، باكستان ١٤٢٠هـ۔ ١٩٩٩م

٢٩٣۔ المُعْجَمُ الأَوْسَط۔ للطّبراني، للإمام أبي القاسم سليمان بن أحمد (ت [illegible]هـ)، تحقيق محمد حسن محمد حسن الشّافعي، دار الفكر، ودار الكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولى ١٤٢٠هـ ـ ١٩٩٩م

٢٩٤۔ المُعْجَمُ الصَّغِير۔ للطّبراني، الإمام أبي القاسم سليمان بن أحمد (ت ٣٦٠هـ)، دار الكتب العلمية، بيروت، ١٤٠٣هـ۔ ١٩٨٣م

٢٩٥۔ المُعْجَمُ الكَبِير۔ للطّبراني، الإمام أبي القاسم سليمان بن أحمد (ت ٣٦٠هـ)، تحقيق حمدي عبد المجيد السّلفي، دار إحياء التُّراث العربي، بيروت، الطّبعة الثّانيّة ١٤٢٢هـ۔ ٢٠٠٢م

٢٩٦۔ مَعْرِفَةُ الصَّحَابَة۔ للأصبهاني، الإمام أبي نعيم أحمد بن عبدالله بن أحمد (ت ٤٣٠هـ)، تحقيق محمد حسن محمد حسن إسماعيل وسعد عبد الحميد السّعدني، دار الكتب العلمية الطّبعة الأولى ١٤٢٢هـ

٢٩٧۔ مُفْرَدَاتُ أَلْفَاظِ القُرآن۔ للأصبهاني، العلامة الرّاغب الحسين بن محمد (ت ٤٢٥هـ)، تحقيق صفوان عدنان داوودي، دار القلم، دمشق، الطّبعة الأولى ١٤٢٤هـ۔ ٢٠٠٣م

٢٩٨۔ مَكْتُوبَاتِ إمَامِ رَبَّانِي۔ للمجدّد الألف الثّاني، الشّيخ أحمد بن عبد الأحد الفاروقي السّرهندي الحنفي (ت ١٠٣٤هـ)، مكتبة أحمدية مجدّدية، كوئٹه

٢٩٩۔ مكتوبات معصومية۔ لعروة الوثقى محمد معصوم بن المجدّد الألف الثّاني الشّيخ أحمد الفاروقي السّرهندي الحنفي (ت ١٠٧٩هـ)، إدارة مجدّدية ناظم آباد، كراتشي ١٤٠٦هـ۔ ١٩٨٦م

٣٠٠۔ المقاصد الحسنة في بيان كثير من الأحاديث المشتهرة على الألسنة۔ للسّخاوي، شمس الدّين محمد بن عبدالرّحمٰن الشّافعي (ت ٩٠٢هـ)، صحّحه وعلّق حواشيه عبدالله محمد الصّدّيق، دار الكتب العلمية بيروت، الطّبعة الأولى ١٤٠٧هـ۔ ١٩٨٧م

٣٠١۔ مقالات كاظمي۔ للعلامة السّيّد أحمد سعيد الحنفي (ت ١٤٠٦هـ)، المكتبة [illegible] راوالبندي ٢٠٠١م

٣٠٢۔ [illegible] الكوثري، للعلامة محمد زاهد بن حسن الحنفي (ت ١٣٧١هـ)، ايچ ايم سعيد كمپني، كراتشي الطبعة الأولى ١٣٧٢هـ

٣٠٣۔ [illegible]۔ للفيضي، العلامة أبي المحسن محمد منظور أحمد الحنفي (ت ١٤٢٧هـ) سبزواري پبلشرز، كراتشي، الطّبعة السّادسة ١٤٢٠هـ۔ ١٩٩٩م

٣٠٤۔ المُنتقى۔ لابن الجارود، أبي محمد عبدالله بن علي النّيسابوري (ت ٣٠٧هـ)، تحقيق سعد بن عبدالحميد بن محمد السّعدني، دار الكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولى ١٤١٧هـ۔ ١٩٩٦م

٣٠٥۔ المُوَطّأ۔ للإمام مالك بن أنس (ت ١٧٩هـ) برواية يحيى بن يحيى المصمودي، دار إحياء التُّراث العربي، بيروت، الطّبعة الأولى ١٤١٨هـ۔ ١٩٩٧م

٣٠٦۔ مُوَطّاء الإمام مَالِك رواية محمد بن حسن الشّيباني (ت ١٨٩هـ)، تحقيق

وتعليق عبدالوهّاب عبد اللطيف، المكتبة العلمية

۳۰۷۔ **موارد الظّمآن** إلى زوائد ابن حبّان۔ للهيثمي، الحافظ نورالدين علي بن أبي بكر، (۸۰۷ھ)، تحقيق محمد عبدالرّزاق حمزه، دارالكتب العلمية، بيروت

۳۰۸۔ **مواعظ نعيميه** للنّعيمي، المفتي أحمد يارخان البدايوني الحنفي (ت ۱۳۹۱ھ)، ضياء القرآن پبلی کیشنز، لاهور

۳۰۹۔ **المواهب اللّدنية** بالمنح المحمّديّة، للقسطلاني، العلامة أحمد بن محمد (ت ۹۲۳ھ)، تعليق مأمون بن محيّ الدين الجنّان، دارالكتب العلميّة، بيروت، الطّبعة الأولى ۱۴۱۶ھ۔ ۱۹۹۶م

۳۱۰۔ **موسوعة السِّيَر**۔ للصّلّابي، الدّكتور علي بن محمد، دارابن كثير، دمشق، الطّبعة الثّانية ۱۴۲۹ھ۔ ۲۰۰۹م

۳۱۱۔ **ميزان الاعتدال** في نقد الرّجال۔ للذهبي، الإمام شمس الدين محمد بن أحمد (ت ۷۴۸ھ) دارالفكر، بيروت، الطّبعة الأولى ۱۴۲۰ھ۔ ۱۹۹۹م

۳۱۲۔ **الميزان الكبرى** الشّعرانيّة المدخلة لجميع أقوال الأئمّة المجتهدين ومقلديهم في الشّريعة المحمّديّة۔ للشّعراني، الإمام عبدالوهّاب بن أحمد بن علي المصري (ت ۹۷۳ھ)، ضبطه وصحّحه الشيخ عبدالوارث محمد علي، دارالكتب العلمية، بيروت الطّبعة الأولى ۱۴۱۸ھ۔ ۱۹۹۸م

۳۱۳۔ **نزهة المجالس** ومنتخب النّفائس۔ للصّفوري، عبد الرحمن بن عبد السّلام الشّافعي (من علماء القرن التّاسع الهجري)، تحقيق صبري موسى فتح الله، دار الفجر التّراث، القاهرة، الطّبعة الثّانية ۱۴۲۵ھ۔ ۲۰۰۴م

۳۱۴۔ **نور النّور**۔ مسمّی به مجموعه مغازی الرّسول وفتوح العجم والعراق وفتوح الشّام والمصر (فارسی) مترجم العلامة عبدالله الهراتي، نوراني كتب خانه، پشاور

۳۱۵۔ **نسيم الرّياض** في شرح شفاء القاضي عياض۔ للخفاجي، العلامة شهاب الدّين أحمد بن محمد المصري (ت ۱۰۶۹ھ)، علّق عليه محمد عبدالقادر عطاء، دار

الكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولى ۱۴۲۱ھ۔ ۲۰۰۱م

۳۱۶۔ **نماز میں تعظیم مصطفیٰ ﷺ**۔ للسّيالوي، المفتي شوكت علي الحنفي، مكتبة أهل السُّنّة، فيصل آباد ۲۰۰۸م

۳۱۷۔ **نوادر الأصول** في معرفة أحاديث الرّسول ﷺ، للحكيم التّرمذي، أبي عبدالله محمد بن علي (ت ۲۸۵ھ)، تحقيق أحمد عبد الرحيم السّايح و السّيّد الجميلي، دار الرّيان للتّراث، القاهرة، الطبعة الأولى ۱۴۰۸ھ۔ ۱۹۸۸م

۳۱۸۔ **نوادر الأصول** في معرفة أحاديث الرّسول ﷺ، للحكيم التّرمذي، أبي عبدالله محمد بن علي (ت ۲۸۵ھ)، تحقيق توفيق محمود تكله، دار النّور، دمشق، الطّبعة الأولى ۱۴۳۱ھ۔ ۲۰۱۰م

☆ **نور العرفان** = تفسير نور العرفان

۳۱۹۔ **نور الإيمان** بزيارة آثار حبيب الرّحمن۔ للعلّامة عبد الحليم الفرنگي المحلّي (ت ۱۲۸۵ھ)، مترجم: (المولانا إفتخار أحمد المصباحي)، مكتبة بركات المدينة، كراتشي، الطّبعة الرّابعة ۱۴۲۸ھ۔ ۲۰۰۷م

۳۲۰۔ **وسيلة الإسلام** بالنّبيّ عليه الصّلاة والسّلام۔ للقسطلاني، أبي العباس أحمد بن الخطيب (ت ۸۱۰ھ)، تعليق سليمان المحامي، دارالغرب الإسلامي، الطّبعة الأولى ۱۴۰۴ھ۔ ۱۹۸۴م

۳۲۱۔ **وفاء الوفاء** بأخبار دار المصطفى۔ للسّمهودي، العلامة نور الدّين علي بن أحمد (ت ۹۱۱ھ)، اعتنى به خالد عبدالغني محفوظ، دار الكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولى ۱۴۲۷ھ۔ ۲۰۰۶م

۳۲۲۔ **الهداية** شرح بداية المبتدئ۔ للمرغيناني، برهان الدّين أبي الحسن علي بن أبي بكر الحنفي (ت ۵۹۳ھ)، تعليق محمد عدنان درويش، دار الأرقم، بيروت

۳۲۳۔ **هداية السّالك** إلى المذاهب الأربعة في المناسك۔ لابن جماعة، الإمام عزالدّين بن جماعة الكناني (ت ۷۶۷ھ)، تحقيق الدّكتور نور الدّين، دار البشائر الإسلامية بيروت، الطّبعة الأولى ۱۴۱۴ھ۔ ۱۹۹۳م

٣٢٤ـ **يادين مثالى ته جائين**، للعلّامة مشتاق أحمد النّظامي، جمعيّة إشاعة أهل السُّنّة (باكستان)، الواقع بجوار نور مسجد، ميثادر، كراتشي

٣٢٥ـ **اليواقيت والجواهر** في بيان عقائد الأكابر ـ للشّعراني، للإمام عبدالوهّاب بن أحمد بن علي بن أحمد (ت ٩٧٣ھ)، مطبع الأزهرية المصريّة ١٣٠٥ھ

٣٢٦ـ **اليواقيت والجواهر** في بيان عقائد الأكابر ـ للشّعراني، الإمام عبدالوهّاب بن أحمد بن علي بن أحمد (ت ٩٧٣ھ)، ضبطه وصحّحه الشّيخ عبدالوارث محمد علي، دار الكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤١٩ھ ـ ١٩٩١م